UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222644
UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—880—5-8-74—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱ sd ۳۱d Accession No. U 1498

Author برہان الدین برہنہ شاہ

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَّ اِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا

باغ شاداب

۱۳۱۱ھ

مصنفہ حضرت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین شاہ برہان الدین صاحب
عرف میاں برہنہ شاہ حیدرآبادی المتخلص
بہ بشر و مرتبہ جناب سید نظام الدین صاحب
متخلص بہ نظام بمطابع
ریاست بھوپال بموجب
اصل طبع
گردید

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بشر خاموش ہی حمد خدا مین	کہان طاقت زبان انبیا مین
نظام دم بخود کی اصل کیا ہے	کہ خود احمدؐ نے لا احصی کہا ہے

اللہ اکبر کیا جبروتی سرکار ہے - جل جلالہ کیسا دربار عظمت بار ہے - اوسکی کنہ وحدانیت تک رسائی محال ہی - اس راہ دشوار گذار مین بشر قدم کہہ سکی کیا مجال ہی - جبتک کہ جناب خیر البشر علیہ السلام سا پیشوا نہو - اور کوئی مرشد کامل منزل مقصد کا رہنما نہو - ایہا الناس شاہراہ شریعت سی عبور کرکے کوچۂ طریقت تک پہونچ جانا اور دروازۂ معرفت مین داخل ہوکر ایوان حقیقت مین بار پانا ہر ایک کا کام نہین - جہان عام طور پر ہر کس و ناکس کا گذر ممکن ہو یہ وہ مقام نہین -

نظم

جب سی ہم آئی ہین ایجان تری کوچہ مین	ہو گئی بی سر و سامان تری کوچے مین

کچھہ عجب طرح کا کوچہ ہی ترا کوچۂ عشق | کہ رہا کفر نہ ایمان تری کوچے مین

جو اس کوچے سے خبردار ہوا۔ وہی کچھہ محرم اسرار ہوا۔ اور یہ مدارج اعلی اوسکو حاصل ہوتا ہی۔ جسپر فیضان مرشد کامل ہوتا ہی صحبت فقرا مین خاصیت اکسیر ہے۔ اونکی ہر بات مین خداداد تاثیر ہے۔

نظم

چشم ارباب بصیرت مین ہی جای درویش | ہر دو عالم بخدا تخت قبای درویش
دیدۂ دل مین جگہ دو کہ ہو عرفان حاصل | سرمۂ طور ہی خاک کف پای درویش

امابعد ہرزہ گرد کوے وحشت و آوارگی۔ پابزنجیر حلقۂ بندگی و بیچارگی۔ احقر الانام سید نظام الدین نظام حال مہتمم مطبع احتشام المطابع جاورہ و سابق اڈیٹر اخبار رتن پرکاش رتلام گزارش گر مدعا ہے۔ کہ اس کمترین عقیدت گزین کو ہمیشہ خدمت فقرای اہل صفا و صحبت درویشان باخدا سے شوق دلی پیدا ہے۔ کیا خوب قول حافظ شیراز ہے۔ فی الحقیقت کرامت ہی اعجاز ہے۔

نظم

انچہ زر میشود از پرتو آن قلب سیاہ | کیمیائیست کہ در صحبت درویشانست
روی مقصود کہ شاہان بدعا می طلبند | مظہرش آئنۂ طلعت درویشانست

چنانچہ دربنولا ایک بزرگ نامور۔ عارف باخبر۔ سرخیل زمرۂ فقرای کرام سرحلقۂ درویشان عالیمقام۔ شریعت پناہ۔ طریقت دستگاہ۔ معرفت شناس حقیقت آگاہ۔ الموسوم بہ حاجی سید برہان الدین حسینی

رضوی **بشر** تخلص عرف **میاں برہنہ شاہ** حیدر آبادی مرید خاص
با اخلاص حضرت سراپا کرامت زبدۃ العارفین۔ قدوۃ الکاملین۔
شاہ معین الدین صاحب حسینی چشتی صابری قدوسی ثم القادری المعروف
بہ جناب شاہ خاموش صاحب متخلص بہ خاموش آفتاب دکن
رحمۃ اللہ علیہ نے بتاریخ نوزدہم ماہ ذی الحجہ سنہ یکہزار
و سہ صد و یازدہ ہجریۃ المقدسہ ریاست اندور ملک مالوہ میں
بزم کثرت سے خلوتکدۂ وحدت کی طرف منہ موڑا۔ اور
اپنا کلام فیوضات التزام صفحہ ہستی پر یادگار چھوڑا۔

نظم

نہیں ہیں زندہ اگرچہ ہم مگر ہیں ہم زندہ
ملینگے تجھسے جو ڈھونڈیگا یار تو ہمکو
نہاں ہم اپنے سخن میں ہیں صورت معنی
کلام گل ہے سمجھ ہمیں مثل بو ہمکو

جناب شاہ صاحب موصوف صاحب وجد و حال تھے۔ علوم و فنون
صوری و معنوی میں لائق و فائق اور باکمال تھے۔ شعر گوئی میں اعلیٰ
درجے کا مذاق عارفانہ حاصل تہا۔ کسیکے شاگرد نہ تھے مگر فیضان پیر و مرشد
بہرحال شامل تہا۔ خوشنویسی اور خط ناخن میں بہی مشق عمدہ بہم
پہونچائی تہی۔ بمصداق سِیرُوا فِی الاَرضِ قدیم الایام سے سیر
و سیاحت پسند آئی تہی۔ اکثر سفر میں رہے کبہی بحر میں کبہی بر میں ہے

شعر

درویش رہ وان رہے تو بہتر | آب دریا ہے تو بہتر

شاہ صاحب مبرور و مغفور جب کبھی حسب اتفاق شہر جاؤرہ مین آتے تھے۔ تو بروقت ملاقات راقم آثم کو تصنیفات تازہ سناکر ہمیشہ زبان الہام بیان سے یہی ارشاد فرماتے تھے۔ کہ ابتر و پریشان ہمارا درویشانہ کلام ہے۔ اسکو فراہم کرنا اور ترتیب دینا تمہارا کام ہے

شعر

ہم اوسی درویش کے ہین معتقد | جسنے جو کچھ منہ سے کہا ہوگیا

الحاصل اس نیازمند درگاہ بے نیاز نے جسوقت یہ خبر جانگداز پائی۔ کہ میان برہنہ شاہ صاحب نے داعی اجل کو لبیک کہکر اس دارناپائدار سے رحلت فرمائی۔ احقر نگارشگر کو سخت رنج و ملال ہوا۔ اور اس حادثہ جانگزا و سانحہ روح فرسا کا غم دل خراش و صدمہ جگر شگاف بدرجہ کمال ہوا بیساختہ دل بھر آیا۔ اور یہ قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات زبان پر آیا۔

قطعہ

روشن ضمیر و عارف کامل برہنہ شاہ | رحمت ہوا وس بشر پہ خدای غفور کی
بزم جہان سے محفل جنت کو چل دیا | صحبت پسند آئی جو غلمان و حور کی
خاموش زیر خاک تھی مدت سے منتظر | کیا پوچھتے ہو حسرت اہل قبور کی
دریا مین وہ گہر صفت قطرہ گم ہوا | کھولی گرہ حباب نے نزدیک و دور کی
روز وفات آہ قیامت سے کم نہ تھا | صورت نظر مین پھر گئی یوم النشور کی
بیخود ہین اوسکے غم مین مریضان معتقد | حالت بگڑ رہی ہے دل ناصبور کی

ہر پردہ پوش مصرع تاریخ ای نظام
پہنی برہنہ شاہ نے پوشاک نور کی
۱۳۱۵ھ

مقام اندور مین حاجی شیخ عبد اللہ صاحب داروغہ پتلی گہر جناب شاہ صاحب ممدوح الصدر کے نہایت عقیدت مند تہے۔ اور آپ بہی اونسے از حد محظوظ و خرسند تہے۔ جب کبہی حسب اتفاق اندور تشریف لیجاتی تہے تو داروغہ مسبوق الذکر کے مکان پر قیام فرماتی تہے واقعی داروغہ صاحب نے سچی عقیدت و ارادت قابل صد آفرین ہے۔ اور سلوک خدمت لائق ہزار تحسین ہے۔ جین حیات شاہ صاحب مین خلوص و عبودیت کا دم بہرتی رہے۔ اور زمانہ بیماری مین جان و دل سے تیمارداری مین ہمت صرف کرتی رہے۔ کئی ماہ تک مرض کی تکلیف اوٹہائی۔ آخر کار اذیت جسمانی سے نجات پائی

شعر

کل جو کہتی تہے کہ ہم بستر سے اوٹہہ سکتی نہین	او ٹہہ گئے دنیا سے آج اونمین طاقت آگئی

جب شاہ صاحب خلد آرامگاہ نے جانب دار الآخرت عزم سفر مصمم کیا۔ اور سرای فانی سے عالم جاودانی کا راستہ لیا تو داروغہ صاحب نے بعد ادا سے مراسم تجہیز و تکفین بذریعہ خطوط جابجا اطلاع دی اور تاریخ معینہ پر مریدون کو جمع کر کے دہوم دہام سے محفل عرس شریف منعقد کی

شعر

رفتیم وصد ہزار تمنا گذاشتیم	دنیا برای مردم دنیا گذاشتیم

چنانچہ ریاست جاورہ سے بہی اکثر اہل بیعت وہان جاکر شامل بزم عزا ہوے

اور شریک مجلس فاتحہ خوانی ہوکر مغفرت کے لیے دست بدعا ہوئے

نظم

نہ مال و دولت نہ جاہ و حشمت نہ دور لیل و نہار ہوگا
فقط یہ بہ چار دن کی ہستی ہم اور کنج مزار ہوگا
یہ رات بھر کو ہیں ساری جلسے جہان ہوئی صبح پھر تو صفدر
نہ شیشہ ہوگا نہ جام ہوگا نہ شمع ہوگی نہ یار ہوگا

منشی علی حسین خان ملازم رسالہ سواران ریاست گلشن آباد عرف جاورہ کہ جو جناب شاہ صاحب خلد آرامگاہ کے ایک مرید خاص عقیدت نہاد ہین اور صدق نیت سے ہمہ تن وداد وسراپا اتحاد ہین۔ داروغہ صاحب کے پاس سے جسقدر مسودات متفرقہ تصنیف لطیف دستیاب ہوسکے ہمراہ لائے۔ اور راقم آثم سے ملکر کہا کہ اگر انکی درستی ممکن ہو تو اشاعت عمل مین آئے۔ اوسدم محرر سطور کو شاہ صاحب مغفور کی وہ پیشینگوئی فوراً یاد آگئی۔ اور دل صفا منزل پر صورت آئینہ حیرت چھا گئی۔

شعر

خاصان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند

چنانچہ وہ اوراق متبرک اون سے لیکر غزلیات کو ردیف وار ترتیب دیا۔ اور مخمس و مسدس و ترجیع بند وغیرہ کو موقع بموقع فراہم کیا۔ جب اِس کوشش بلیغ و سعی موفور نے حسن انجام پایا۔ تو بیساختہ یہ قطعہ تاریخ زبان پر آیا۔

قطعہ

نظم بشر بحسن ترتیب شد فراہم | این دفتر پریشان شد سر بسر مرتب

ہنگام اختتامش کلک نظام محزون
بنوشت سال ہجری قول البشر مرتب

۱۳ ۱۱

جو کوئی اس دیوان خزینۃ العرفان کی سیر سے دل شاد کرے۔ خاکسار سراپا انکسار کو دعاے خیر سے یاد کرے۔ کمترین نے سات ماہ تک شب و روز اسکی درستی و صحت سے کام رکھا۔ اور تیار رہی و تکمیل کے بعد اس گلشن سیراب کا **باغ شاداب** نام رکھا۔

قطعۂ تاریخ ترتیب دیوان ہذا

وہ برہنہ شہ برہان الدین
معرفت کیش و حقیقت آگاہ
اونکا دیوان فصاحت عنوان
ہوگیا فضل الٰہی سے درست
طرفہ میخانۂ توحید ہے یہ
فی الحقیقت سخن درویشان

حاجی و سید پاکیزہ جناب
صوفی صاف و کرامات مآب
جسکا ہر شعر ہے دُرِّ نایاب
پاکے ترتیب یہ امید ثواب
جسکی ہر سطر ہے اک موج شراب
معرفت کا ہے عجب لُبِّ لباب

بلبل قدس یہ کہتا ہے نظام
نام و تاریخ ہے باغ شاداب
۱۳ ۱۱ ھ

باغ شاداں

۱۳۱۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یار کو وصل کی شب غیر سے پایا تنہا
بلکہ مین بھی نہ رہا یار جو آیا تنہا

زلفِ جانان بھی مری غم مین پریشان رہی
غمِ جدائی کا فقط دل نے نہ کھایا تنہا

یہی تا عمر رہی آرزو دل مین باقی
نہ بلایا مجھے تنہا نہ خود آیا تنہا

ساتھہ جانان کا تصور رہا مرقد مین بھی
گور مین گرچہ مجھے سب نے سلایا تنہا

ایسی وحدت کی تصور کی ہوئی ہے کثرت
کہ ہر اک ذات سے اپنی نظر آیا تنہا

بین الاثنین ہے آفات بقولِ صادق
رکھہ خودی سے مجھے ہر آن خدایا تنہا

وصل فرقت مین ہے فرقت ہے بشر وصل مین یہہ
یار کے ساتھہ ہون مین صورتِ سایا تنہا

آج کوٹھے پہ نہین وہ بتِ رعنا اپنا
تا لبِ بام اوچھلتا ہے کلیجا اپنا

بادشاہونکو ہوس ہے تو قناعت ہمکو
کچھہ اجارہ نہین حصہ ہے یہہ اپنا اپنا

رزق تقدیر مین ہوگا تو ہمین پہونچیگا
پاؤن آگے نہ بڑہا او سگِ دنیا اپنا

اپنا اپنا ہے پرایا ہی پرایا اے دل
اپنا ہوتا ہے پرایا نہ پرایا اپنا

جب تلک ہم رہی اوسکا نہ ملا ہمکو سراغ
جب نشان اوسکا ملا کھوج نہ پایا اپنا

کسی دشمن کو بھی اللہ نہ دے درد فراق
یاد آتا ہی ہمین دل کا لگانا اپنا

شب کو تشریف کہان لیگئے تھے خیر تو ہی
آئنہ لیکے ذرا دیکھیے چہرا اپنا

وقت رخصت کی جو اوس دلبر رعنا سے کہا
دیجیے کوئی نشانی ہمین چہلا اپنا

ہنسکے کہنے لگے کیا داغ جدائی کم ہے
دل کے آیئنے مین رہجائیگا نقشا اپنا

کام بالکل نہ رہا سود و زیان سے ہمدم
اس طرح زور پہ ہے اندنون سودا اپنا

حج کی تکلیف اوٹھاتا ہی تو کیا ای حاجی
دل جسے کہتے ہین بس ہے یہی کعبا اپنا

صدر آرا ای نبی جو ہی خدا کا ہمنام
وہی آقا وہی مختار ہے مولا اپنا

جبر او رقدر کی فہمید بشر ہے مشکل
ہم نے دیکھا تو نہ مرنا ہے نہ جینا اپنا

خود کھوی گئے پر یہہ تماشا نظر آیا
ہر شان مین وہ دلبر زیبا نظر آیا

آنکھین جو کھلین اپنی تو پھر کیا نظر آیا
ہر ذرے مین اوس مہر کا جلوا نظر آیا

جب وہ بت گلفام سراپا نظر آیا
اپنا نظر آیا نہ پرایا نظر آیا

جو بھید کھلا معنئ فی انفسکم کا
بندہ جسے سمجھے تھے وہ مولا نظر آیا

گہ بزم خرابات مین دیکھا اوسی ہمنے
گہ کعبے مین گاہے بہ کلیسا نظر آیا

مکتوب وجود دو جہان شان ہی اوسکی
ہر لفظ مین وہ صورت معنے نظر آیا

مانند حباب آنکھہ کھلی اپنی جو دم بھر
ہر قطرہ ہمین صورت دریا نظر آیا

یہہ راہ تعشق ہے بشر دیکھہ سنبھل کر

بیان عالم بالاتہ و بالا نظر آیا

کیون نہو مرتبہ اعلا اونکا — کہ ہے بیمار مسیحا اونکا
سوے گلشن ہے ارادا اونکا — چلو دیکھے آئین تماشا اونکا
سر مین ہر ایک کے سودا اونکا — ہے ہر ایک شہر مین شہرا اونکا
بول بالا نہوا اوس کا کیونکر — دیکھ لے جو قد بالا اونکا
مثل یوسف کہون کیونکر اونکو — کہ ہے یوسف بہی تو بندا اونکا
منفعل مانی و بہزاد ہوے — کہنچ سکا خاک نہ خاکا اونکا
قیس و فرہاد کا قصہ سن لو — ایک افسانہ ہے میرا اونکا
سارا عالم ہے تصدق اونپر — شیفتہ مین نہین تنہا اونکا
تم بہی تو جانتے ہو اے ناصح — حال اخفا نہین میرا اونکا
ہین بہی وہ عقدہ کشاے عالم — کیون نہو سارا زمانا اونکا
تارکین دیتے ہین دم جو اون پر — کچہہ تو ہے ناز نرالا اونکا
تہ کہیا کہنا کام اے واعظ — یہ تو فرمانا ہے بیجا اونکا
وہ تو بے پردہ ہین ہر جا لیکن — کون ہے دیکھنے والا اونکا
حال معلوم ہے ذرہ ذرہ — محرم راز ہے بندا اونکا
ہوتا در پردہ دکہا کر صورت — یہ بہی اک راز ہے اخفا اونکا

جانتا ہے اسے سارا عالم
ہے بشر چاہنے والا اونکا

یہ نہو کس طرح سے بہ نیاز و ناز ہوتا — جو تجہہ نہ ناز ہوتا نہ مجہے نیاز ہوتا

تجہی کہلتی جب حقیقت مری سوز دلکی پہلی
کہ برنگ شمع دل مین تری کچہہ گداز ہوتا

مجہی خواب نیستی سے تری شوق نی جگایا
جو نہ آنکہہ اپنی کہلتی نہ یہہ امتیاز ہوتا

کیا عبد مجہکو رب نی ہین وگر نہ ایک دونون
کہ نشیب گر نہ ہوتا تو کہان فراز ہوتا

ہمہ تن بتون کا جلوہ کہ ہی شکل شوق بنگر
یہہ صدے آتے کہان تہی جو نہ نی نواز ہوتا

ترے نازنی بنایا ہے نیاز مند مجہکو
تجہے ناز گر نہوتا مجہے کیون نیاز ہوتا

ہوی ہوتے آشنا لب جو یہ رنگ خاک گل سے
تو کہان سے فخر رازی کنو اہل راز ہوتا

ترا قلب عرش بنتا تجہے کعبہ سجدہ کرتا
جو حضور قلب نے ابد تجہے در نماز ہوتا

یہہ مسائل تصوف یہہ بشیر بیان تیرا
تجہی ہم ولی سمجہتے جو نہ پاکباز ہوتا

مین کون ہون اور کیا ہون سمجہہ مین نہین آتا
اتنا تو سمجہتا ہون سمجہہ مین نہین آتا

پیتا ہون مین کیون خون جگر کچہہ نہین کہلتا
غم کسلیے کہاتا ہون سمجہہ مین نہین آتا

صورت مری مجہکو نظر آتی نہین یارب
کس ڈہب کا معما ہون سمجہہ مین نہین آتا

رونیکا سبب کچہہ نہین معلوم کہ کیا ہے
کسواسطے ہنستا ہون سمجہہ مین نہین آتا

منہہ میرا زبان میری نہ گفتار ہی میری
سنتا ہون سو کہتا ہون سمجہہ مین نہین آتا

جاتا ہی کہان کونسی اب سے مری منزل
کسجا سے مین آیا ہون سمجہہ مین نہین آتا

اے عارف حق دیکہا جہان کا جو تماشا
خود آپ تماشا ہون سمجہہ مین نہین آتا

حاجی بہی ہون حافظ بہی مفسر ہون محدث
سیکہا سو سکہاتا ہون سمجہہ مین نہین آتا

گہہ عالم و عادل ہون گہہ ظالم و جاہل
گہہ زاہد تنہا ہون سمجہہ مین نہین آتا

گہ فرش نشین ہون مین گہہ عرش نشین ہون
بندہ گہے مولا ہون سمجہہ مین نہین آتا

ہندی ہون بشر گاہے عراقی ہون گاہے
ایسا ہون نہ ویسا ہون سمجھہ مین نہین آتا

پیش ابروخم محراب دعا کیا کرتا
گر نہ کرتا تجھے سجدہ تو بھلا کیا کرتا

خون دل کا جو ہوا دست نگارین پہ ثبوت
چور کے ہاتھہ بندہے دزد حنا کیا کرتا

تیر آیا جو ادہر سینے بٹھایا دل مین
اوسکی خاطر جو نکرتا تو بھلا کیا کرتا

بت کی تصویر جو رکھہ لیتا بغل مین اپنی
مین بھلا کعبے مین جاتا تو برا کیا کرتا

رات جاتی یونہین ہوتا نہ مجھے کچھہ حاصل
مین شب وصل مین فرقت کا گلا کیا کرتا

بوی گل سے جو لگا اوس گل رعنا کا پتا
مین بجز جان مدارات صبا کیا کرتا

آبہی جاتا سر بالین جو مسیحا لیکن
تیرے بیمار محبت کی دوا کیا کرتا

جان دیتا کبھی اوس بت پہ تصدق ہوکر
وصل کی شب ملی ہاے مین کیا کیا کرتا

موت ہی بھول گئی اوسنے بھلایا جو بشر
مشق رونیکا نہ کرتا تو بھلا کیا کرتا

نہین ٹہیرا ٹہیرا کبھی ٹہیرا ٹہیرا
جی نہ چاہا نہین ٹہیرا کبھی چاہا ٹہیرا

جب ہی ترے لب شمع پہ نطق مضمر آمین
پہر تو مولا یہ ہوا کا ہیکو بند ٹہیرا

آب شمشیر ہے ابرو مین ذقن مین ہے کنوان
قصد پہر حضرت دل کیجیے کہان کا ٹہیرا

اوسکو تنہائی سے رغبت ہے تو مجھکو اوس سے
یہ تو جھگڑا کہین ہر روز کا اچھا ٹہیرا

دل مین رہتا ہے تصور جو بتون کا شب و روز
کعبۂ دل نہ رہا اب یہہ کلیسا ٹہیرا

غیر سے چشم وفا ہم پہ جفا مین لاکہون
غیر اپنا ہوا اور اپنا پرایا ٹہیرا

آگئے ہین بعد مرے پوچھنے کو تیسرے دن
نان و حلوے کی جمی کہنے کو پرسا ٹہیرا

بولین چڑیا کے پڑا ہاتھ جو انگیا پہ مرا — میری چھاتی نہین چڑیا کا یہ بیضا ٹھیرا

جب مین آتا ہون نظر ایک نیا پڑتا ہے — یہہ تو الفت نہوئی جانکا سودا ٹھیرا

غم کو تیرے نہ ملی جائی دو عالم مین کہین — شادمان خانۂ دل مین مری آیا ٹھیرا

سر کٹا ایک پڑا ہی تو سسکتا ہی ایک — کوچۂ یار بہی قدرت کا تماشا ٹھیرا

بشر اونکی رخِ نیکو سے ہوئی جو الفت

سب مین بدنام ہوا خلق مین رسوا ٹھیرا

. .

سمجھہ مین آتا نہین الٰہی یہہ کیا طلسمات ہے بشر کا

کبہی تو مجبور ہے یہ بندہ کبہی ہے مختار خیر و شر کا

توئی ہے آتش ہمارے دل کی توئی ہے سودا ہمارے سر کا

نہ جلتا پائیگا ہم کو دلبر کبہی جو یرسے ہمارے سر کا

اسیر گیسوی پُرشکن ہون ہون شیفتہ اوسکی لعلِ تر کا

قسم ہی سنبل کے پیچ و خم کی کہ ہے بدخشان مراہی ترکا

دہانِ زخمِ جگر ہے خندان بیان کرون کیا مین حال پنہان

لگا یا جسنے کہ دل پہ نشتر وہ ایک لڑکا تہا ڈاکٹر کا

جہان نما کے طفیل ہمدم تماشا دونون جہان کا دیکھا

ہی منِ رّانی کا ایک جلوہ اودہر ادہر کا ادہر اودہر کا

باین حدوث و باین عوارض باین معاصی و سہو و نسیان

خلیفہ اپنا کیا خدا نے ہوا یہ رتبہ ابو البشر کا

جو چار دیوار عنصری مین ہوی ہین دم بہر اسیر تو کیا

عدم کی رہ لین گے ایک دن ہم ہی سیدہا رستہ ہماری گہ

ہر ایک دم مین ہی ایک منزل ہر اک قدم پر ہی ایک صحرا

وطن مین ہر دم سفر ہے اپنا نہ پوچھہ کچھہ حال اس سفر کا

نہان ہوئی جان سر حق تا عیان ہو مشت غبار آدم

ہزارون عالم بگڑ گئے جب ہوا ہے تیار دل کا نقشا

آب نعت نبوی سی جو نہ لب تر ہوگا ‏ العطش حشر تلک اوسکی زبان پر ہو

جو کوئی دل سے نہ قربان پیمبر ہوگا ‏ وہ تو مومن نہین ہوگا کوئی کافر ہو

جو مجھے آپ کا دیدار میسر ہوگا ‏ آپ کے ہون گے قدم اور مرا سر

جو کہ وابستۂ گیسوے پیمبر ہوگا ‏ غم کونین سے آزاد سراسر ہو

فخر دیہیم سلیمان و سکندر ہوگا ‏ پر نہ رتبہ سگ حضرت کے برابر ہو

زلف پر خم سے خجل سنبل پیچان ہوگا ‏ قد موزون سی خجل سرو و صنوبر ہو

شمع کی طرح سی تربت مین رہیگا روشن ‏ داغ عشق نبوی جو مرے دل پر

خوف کیا رحمت خورشید قیامت کا مجھی ‏ جلوہ گر حشر مین جب مہر پیمبر

شوق دیدار مبارک مین خدایا تا حشر ‏ سر مرا بر سر دہلیز پیمبر ہو

حدت مہر قیامت سی نہین خوف مجھے ‏ سایۂ رحمت حضرت مری سر پر ہو

تجھے وحدت نظر آئیگی اکبر کثرت مین
پر مے عشق پیمبر سے جو ساغر ہوگا

دردمند احمد مختار کا جو یان ہوگا ‏ اوسکا محشر مین نبی آپ ہی درما

جو نصیب الفت احمد مین نیستان ہوگا ‏ وہ نیستان مری حق مین چمنستا

قد بالا سے خجل سرو گلستان ہوگا
زلف پر خم سے خجل سنبل پیچان ہوگا

در دندان سے خجل گوہر غلطان ہوگا
لب رنگین سے خجل لعل بدخشان ہوگا

خندہ زن باغ میں گروہ گل خندان ہوگا
شاہد گل بخدا کیا ہی پشیمان ہوگا

شوق دیدار میں حضرت کی جو گریان ہوگا
چشم گریان سے روان چشمۂ جیحون ہوگا

کاہیکو ہوگا سیہ بختی سے اپنے نالان
جو تری زلف پریشاں کا پریشان ہوگا

باغ فردوس میں چشم و رخ پیغمبر سے
پھول شرمندہ خجل نرگس حیران ہوگا

مرچلا ہوں میں خیال قد پیغمبر میں
خاک تربت سے مری سرو نمایان ہوگا

غم نہیں حشر میں گر بخشے نہ خالق مجھکو
ہاتھ ہوگا مرا اور آپ کا دامان ہوگا

کوچۂ عشق پیمبر میں بشر چل سر سے
ہر قدم پر ترا اللہ نگہبان ہوگا

ابرو کا نہ آنکھوں کا نہ لب کا نہ دہن کا
عاشق ہوں میں اے گل تری بیساختہ پن کا

شاید کہ ہو جب پیش نظر آئنہ من کا
گردن کا جو ڈھل جاے تری ہجر میں من کا

سودائی کا کل کا ہی سودا سر بازار
بیعانہ کروں نافۂ چین مشک ختن کا

دوڑا ہوا منقتل گیا قاتل کی طلب میں
آیا جو کبھی مجھکو خیال اپنے وطن کا

تاثیر ہے یہ بلبل نالان کی فغان کی
اڑنا نظر آنے جو لگا رنگ چمن کا

تن گور ہے عریانی تن مجھکو کفن ہے
محتاج ہوا میں نہ کبھی گور و کفن کا

صدقہ بھی اگر دو تو مجھے از رہ انصاف
دو بوسے دو رخسار کے اک بوسہ دہن کا

یوسف نکل آئے سو وہ ہے اک چہ کنعان
ڈوبا کوئی نکلا ہی کہیں چاہ ذقن کا

گر ہوں تو بشر اپنی ہی صورت کا ہوں عاشق

اور شیفتہ سچ پوچھو تو ہون اپنے سخن کا

مونس ہے کوئی اور نہ غمخوار ہمارا
جز غم نہین دنیا مین کوئی یار ہمارا

سنتا ہی نہین کوئی بھی افسانہ ہمارا
ہم کس سے کہین حالِ دلِ زار ہمارا

ہے سر مین بھرا زلفِ گرہگیر کا سودا
دل بادۂ الفت سے ہے سرشار ہمارا

ہم دیکھ رہے ہین ملک الموت کی آمد
جینے سے ہے دل اندنون بیزار ہمارا

ہم منزلِ مقصود مین کھائین گے نہ ٹھوکر
ہے راہ نما حیدرؑ کرّار ہمارا

بوسے کا جو تھا وعدہ تو فرمایئے پھر کب
پورا بھی کبھی ہوگا یہ اقرار ہمارا

شبنم کی روش دیکھتے ہی وہ رخ روشن
جاتا رہا دل ہاتھ سے اِکبار ہمارا

جاتی رہی ہوش و خرد و تاب و توان سب
اِک غم ہی رہا ہجر مین غمخوار ہمارا

اچھا نہین اچھا نہین دل یان لے کہنا
کر نام نہ رسوا سرِ بازار ہمارا

خاموش کے صدقے سے بس اب شکر خدا کا
آسان ہوا راستہ دشوار ہمارا

کیا کہون حال دیدۂ نم کا
ہے یہ جام جہان نما جم کا

کھنچ گئی تیغِ یار مقتل مین
کٹ گیا سر قضا سے سیرم کا

کون پہچانے آپ کی باتین
کام حضرت کے نام آدم کا

دل ہے سیماب آتشین رخ پر
پیش خورشید حال شبنم کا

خون عاشق پیا ہے جو اس نے
تیرے خنجر کو ہے مرض دم کا

کشتۂ عشق کب ہوا زندہ
کیا گلہ اس مین ابن مریم کا

فیض سارا ہی یہ خدا کی قسم
شاہ خاموش قطبِ عالم کا

ہوں بشر میں غلام خواجہ چشت
شاہ اجمیر غوث الاعظم کا

محتاج غنی شاہ گدا ہو نہیں سکتا
لیکن جو خدا چاہے تو کیا ہو نہیں سکتا

تو جسکا برا چاہے بھلا ہو نہیں سکتا
اور جسکا بھلا چاہے برا ہو نہیں سکتا

کسطرح سے پہونچے خبر اپنی کہوں ان تک
جس جا گذر باد صبا ہو نہیں سکتا

تو چاہتا ہی وہیں بھی دنیا سے دنی بھی
یہہ عقل سے باہر ہی دلا ہو نہیں سکتا

یاد اوسکی نہو تجھسے تو اپنے کو بھلا دے
کام اتنا بھی کیا تجھسے بھلا ہو نہیں سکتا

تو چاہے تو نم بحر ہو ذرہ بنے خورشید
تجھسا کوئی خالق بخدا ہو نہیں سکتا

کچھہ ایسی ادا بھائی تری چشم بشر میں
جس کا سر مو شکر ادا ہو نہیں سکتا

کیا نہوتا کہوں کیا آپ سی اور کیا ہوتا
دل نہوتا مری پہلو میں تو اچھا ہوتا

خار صحرا کے گلے مل کے میں روتا دن رات
پا برہنہ کا اگر آبلہ پا ہوتا

بیوفا و ستم ایجاد ستمگر قاتل
میرے مرقد پہ کبھی تو بھی تو آیا ہوتا

جب میں کہتا کہ بجا کہتے ہو تم ای ناصح
زلف پر خم کا اگر تمکو بھی سودا ہوتا

وہ کمان ابرو جو آتا مری گوشے میں کبھی
کیا ہی قربان ہمارا دل شیدا ہوتا

صبر بھی کرتا میں اور درد بھی سہتا تا صبح
دل کی جا کاش غم مری پہلو میں ہوا ہوتا

ضبط گریہ نے بشر خشک کیا سیر کا باغ
داغ دل ہوتے ہرے ابر جو برسا ہوتا

درد دل ہونے لگا صورت عاشق پیدا
کاش کرتا نہ مجھے اسے مری خالق پیدا

جذب دل کھینچ کے لایا اوسے مرقد پہ مرے
جان بیکر یہ ہوا یار موافق پیدا

تا لب گور رہا مجھکو مرض ایک نہ ایک
سل ہستی جہانی سے بسدم ہوئی دق پیدا

داخل کعبۂ مقصود کی ہوئی کیونکر
ہان نہوتا جو در مصحف ناطق پیدا

فتح اسلام اگر ہوئی تو کیونکر ہوتی
گر نہوا ابن عم مخبر صادق پیدا

منع سے صحبت اغیار کے حاصل ہی یہی
عیب کچھہ تجھہ مین نکرے گر کوئی فاسق پیدا

تم جو بیزار رہو مجھسے تو مین تمسے بیزار
مین جو لائق نہین کر لو کوئی لائق پیدا

قہر نازل ہو ترا یا ہو ہدایت یارب
ہند مین ہوگئے کثرت سے منافق پیدا

اب تلک کوئی محقق نہوا تھا شاید
آج دہلی مین ہوئے ہین جو محقق پیدا

کہین ایسا نہو آخر کو ندامت کھینچو
پہلے کر لو تو **بشر** سا کوئی مشفق پیدا

سینے تیرے لیے بیگانہ یگانا چھوڑا
پاس غیرون کو نہ پر تونے بٹھانا چھوڑا

تمنے اغیار کی محفل مین نہ جانا چھوڑا
اور چھوڑا تو مرے پاس کا آنا چھوڑا

حرف مطلب نہ زبان پر کبھی آیا لیکن
چٹکیون مین نہ مجھے تم نے اڑانا چھوڑا

تم سمجھتے تھے تو ہم بھی تمہین سمجھاتے تھے
تم نہین مانتے تو ہمنے منانا چھوڑا

وہ بھی دن تھے کہ رہا کرتے تھے ہم تم ملکر
اب یہ نقشہ ہے کہ صورت بھی دکھانا چھوڑا

مثل پروانہ رہا آپ پہ قربان ہر دم
شمع کیطرح نہ پر تم نے جلانا چھوڑا

چھپ گئے گرچہ تہ خاک تمنا مین ہم
زلف مین تمنے مگر منہ نہ چھپانا چھوڑا

پوچھنا آپنے چھوڑا جو **بشر** کا احوال
حال دل آپ کو اوسنے بھی جتانا چھوڑا

جانتے تھے جسے مومن وہ برہمن نکلا
ہم جسے دوست سمجھتے تھے وہ دشمن نکلا

کھا گئی گل سیکڑون گلشن مین گلوبندی دلبر
اس روش سے وہ مرا غیرت گلشن نکلا

مسی مالیدہ کبھی لب نہ ہلے باتون مین
کہ نہ ارمانِ دل غنچۂ سوسن نکلا

ہم ضعیفون کے ستانے سے تجھے کیا حاصل
اور جوان بخت ترا اسمین لڑکپن نکلا

مرگیا حسرت دیدار مین تیرا عاشق
حوصلہ اب نہ ترا او بت پرفن نکلا

جسکو مین دوست سمجھتا تھا بشیر دنیا مین
خوب دیکھا تو وہی جان کا دشمن نکلا

ہاتھ آتا نہین مزاج اِس کا
دل نہین مانتا علاج اس کا

کردیا ہائے عشق نے غارت
ملکِ دل مین ہوا جو راج اِس کا

عشق وہ بادشاہ غازی ہے
کہ ہے کون و مکان خراج اسکا

وصل تھا کل تو آج ہے فرقت
کل تھا راج اوسکا اور آج اِسکا

رنج دیتا ہے اپنے راج مین عشق
کچھ اسی طور ہے رواج اسکا

اے بشیر عشق وہ ستمگر ہے
خونِ ناحق ہے سر پہ تاج اسکا

مرا نورِ نظر مرا لختِ جگر مرا دل مری جان نہین تیرے سوا
مرا قاتل و دلبر و زادِ سفر مری روح و روان نہین تیرے سوا
مرا نو گلِ گلشنِ ناز و ادا مری راحت دل مرا ہوش ربا
مرا رشک چمن مرا غنچہ دہن مرا سروِ روان نہین تیری سوا
مری داروی دردِ جگر ہے تو ہی مرے نخلِ مراد کا بر ہے تو ہی

مری دولت و عزت و جاه و حشم مری سیر جہان نہین تیرے سوا
مرا نخل مراد اور مقصد دل مرا عیش و طرب مری جان و جگر
بہلا کیون نہ رہے یہی شام و سحر مجہے ورد زبان نہین تیرے سوا
یہ ہی قول بشر مرے دل کا عدو مری جان کا دشمن تو ہی ہی تو
مجہے قتل تو کر کے چلا ہی کدہر تجہے ڈہونڈہ ہون کہان نہین تیرے سوا

ای دل خیال کاکل ہی کا وبال ہوگا — عشق بتان مین حاصل رنج و ملال ہوگا
تو نے جو مار ڈالا بیوجہ ہمکو قاتل — شاید کہ خون عاشق تجہپر حلال ہوگا
آہستہ پانون دہرنا ای نازنین زمین پہ — مثل حنا ہمارا دل پائمال ہوگا
تو کیا جواب دیگا اوس وقت ای ستمگر — محشر مین جب ہمارا تجہسے سوال ہوگا
فریاد رس جو ہوگا محشر مین آپ داور — تب داد خواہ میرا ہر بال بال ہوگا
دیکہین گے غیر تیرا وسدم نہ کچہہ جبدم — آئینہ تصور محو جمال ہوگا
جلدی سے اب خبر لو یا پیر شاہ خاموش — کون آپ بن ہمارا پرسان حال ہوگا
کاہیکو دل لگاتا اوس بیوفا سے یارو — معلوم گر یہ ہوتا آخر یہ حال ہوگا

یونہین تو رو مریگا سن ای بشر ولیکن
غیر از لحد نہ تجہکو حاصل وصال ہوگا

جو بہید کہلا معنی فی انفسکم کا — جہگڑا نہ رہا نام کو باقی ہم و تم کا
افشان ہی یہ انجم تری مہتاب جبین پہ — اور عقد ثریا ہی ترے کان کا جہمکا
فرصت نہ دی نالون نے بفرقت بس و قلت — خود بحر ہوا نام و نشان قطرہ گم کا
عیسی بدل و جان ترے کیونکر نہون قربان — ٹہوکر مین دیا حق نے تجہے معجزہ قم کا

منظور ہوئی دید ہوا آئینہ پیدا
لو طفل تولد ہوا اک آب و اوہام کا
جو شیر کے جامی بین ہوا مائل مردار
سگ ہے وہ حقیقت مین ولیکن نہین دم کا
ہے قول مرا راست نہ شک آئے یقین مین
یہہ واعظ بیدرد ہی خر بے دم و سم کا

یہہ خوب طریقہ ہی بشیر یعنے پس مرگ
ہے ہند مین جو رسم سوم اور دہم کا

احوال جنون میر ایکسر مجنون سنکر دیوانہ ہوا
مجھسا ہی پریشان خستہ جگر دنیا مین کوئی ہوگا نہ ہوا
سودائی کوئی کہتا ہے مجھے کہتا ہے کوئی دیوانہ ہوا
حاصل زبان خلق مجھی الفت مین تری کیا کیا نہ ہوا
وصل اوسکا کبھی حاصل نہوا پورا نہ ہوا مقصد دل کا
یہہ زخم جگر پوشیدہ مرا مرہم نہ لگا اچھا نہ ہوا
ہوتی جو خبر پہلے ہمکو دل کا ہے کو دیتے ہم اوسکو
دل ہار کے بیٹھے ہین اب تو دل دیکے ہمین پچھتانا ہوا
کیونکر کہین حال جان حزین دل اپنا نہایت ہی غمگین
ہم جسکو یگانہ سمجھے کہین آخر کو وہی بیگانا ہوا
کیا تم کو سنائین حال دل پوچھو نہ کچھ بھی احوال دل
سر اوسکے پڑے یہہ وبال دل جس زلف کا دل دیوانہ ہوا
سب کچھ تھا میسر مجھکو بشیر حاصل جو ہوا وصل دلبر
تا جلوہ نما جانان نہ ہوا روشن نہ مرا کاشانہ ہوا

عَلَم رخصت کا ملا آج مدینا چھوٹا
رخصت اے دل کہ دم مرگ ہے جینا چھوٹا

روز یکشنبہ مدینے سے ہوئی ہے رخصت
شنولہ تاریخ محرّم کا مہینا چھوٹا

ہجر میں جاری ہیں ہر موی بدن سے آنسو
یہ بدن سے نہیں اے دوست پسینا چھوٹا

داغ پھر دل میں جدائی کا رہا یا سرو
صورت خاتم خالی کہ نگینا چھوٹا

وہی سرگشتگی و بیکسی ہے پیش نظر
ہاے نظارۂ گنبد کا قرینا چھوٹا

پھر وہی غم ہے وہی خون جگر ہے خورد و نوش
کس سے فریاد کروں میں کہ مدینا چھوٹا

اے بشیر دیکھکے احمد میں احد ہوں دلشاد
زنگ تہا جو مجھے در پردۂ سینا چھوٹا

ابرووں سے خجل ہلال ہوا
رخ سے شرمندہ مہ کمال ہوا

کعبہ گر مظہر جلال ہوا
دیر بہی مظہر جمال ہوا

وصل دلدار میں وصال ہوا
خواب تہا ہجر جب خیال ہوا

طائر دل کے واسطے اپنے
دام تہا زلف دانہ خال ہوا

چاند کہتے ہیں جنکو شہر کے لوگ
ربط اون سے ہمیں کمال ہوا

ایک وہی وجود تہا دیکھا
اپنی ہستی کا جب خیال ہوا

دیکھکر اونکی زلف پیچان کو
سنبل باغ پائمال ہوا

ہجر میں ایک تیغ ابرو کی
حال اپنا بہت نڈھال ہوا

حال میں قال میں بڑا ہے فرق
حال کب پای بند قال ہوا

للہ الحمد عشق جانان میں
شعر ہر ایک حسب حال ہوا

کہتے تھے جس بشیر کو دیوانہ
آج اوسکا بہی انتقال ہوا

یا رسول اللہ اب یہ حال ہے سادات کا | بار احسان ہے کبھی ٹکڑا جو دین خیرات کا
جد سے امید شفاعت آل سے بغض و حسد | ہے یہ شیوہ دشمنان قاضی الحاجات کا
دشمنون سے دوستداری دوستون سے دشمنی | ہے طریقہ یہ منافق کا فسریدذات کا
کیون نہون ارباب دین پابند اوسکی سیر | ہی سخن حیدر کا بیشک ترجمہ آیات کا
باب شہر علم ہین حیدر محمد شہر علم | ہے ظہور دو جہان صدقہ انکی ذات کا
روز محشر سے فزون ہے فی الحقیقت روز ہجر | رات فرقت کی نمونہ ہے مگر سکرات کا
زلف جو انکی چہوئی مینے وہ برہم ہو گئی | ذکر یہ کل کا نہین ہے تذکرہ ہے رات کا
ایسے واعظ کے کہیکا تو نہ کہہ ہرگز خیال | مسخرہ ہے یہ تو اک دیہہ کا او راک لات کا

بیوفائی کا تغافل کا ستم کا ظلم کا
اے بشیر شکوہ کرین ہم اونسے کس کس بات کا

اشتیاق وصال ہے تیرا | خواب مین بہی خیال ہے تیرا
مین ہون اک مشت خاک مجہہ مین | مستتر ہر کمال ہے تیرا
شوق و عشق اشتیاق تیری قسم | خالق ذوالجلال ہے تیرا
جانتا ہون کہ دلمین ہجر کا داغ | دولت لازوال ہے تیرا
خال تارا ہلال ہے ابرو | چہرہ بدر کمال ہے تیرا

مرض عشق مین بشیر کل سے
آج کیسا یہہ حال ہے تیرا

جو ہین عاشق کہین ٹلتی ہین ٹلا اونکی بلا | تہ تیغ ستم ایجاد وہ رکھتے ہین گلا
عشق مین جاتی رہی تاب و توان ہوش و حواس | ایکدل باقی جو تہا لیجیے اب وہ بہی چلا

حال پر میری فقط ایک نہ رویا فرہاد — قیس نے بہی جو سنا تو کفِ افسوس ملا
گر جلاتے ہین تو مردونکو جلاتے ہین ہنود — جیتے جی مجھکو اری او بتِ کافر نہ جلا
ہم کسے کو تری کب مانتے ہین ای زاہد — ترک می ہمکو سکہاتا ہی تو لاحول ولا
ایک جان محو تماشای غم و درد و محن — ایکدل اور ہجوم الم و رنج و بلا
دین و دنیا مین نہین اور کی حاجت مجھکو — میری امداد کو اک بس ہی شہ کرب و بلا
کیا کری وہ جسے فی ہذہ اعمیٰ ہو نصیب — ورنہ ہی جلوۂ دیدار خلا او رملا

شاہِ خاموش کی وہ ذات مبارک ہی بشر
جسنے دیکھا رخ پرنور کہا صلّ علیٰ

یہان ہی غیر کا کیا ذکر ذکر خیر ہے تیرا — کہ جسکو عرش کہتی ہین مقام سیر ہی تیرا
محبون کو نہ کیونکر پہر بہروسا ہو شفاعت کا — کہ حبِ آلِ اطہر سے سوا جب غیر ہی تیرا
ادہر شان جلالی ہی ادہر شان جمالی ہی — مقام کعبہ ہی تب سے امکانِ دیر ہی تیرا
تری الفت کا محشر مین محبونکو وسیلہ ہے — عدو کیواسطے زہر ہلاہل بیر ہے تیرا
علی کو کیون جدا سمجھون کہ ہے تیری قول ظاہر — علی کا ہاتھ ہی تیرا علی کا پیر ہے تیرا

ولای احمدؐ و آلِ محمدؐ دل مین پیدا کرا
بشر پہر خوف کیا ہی خاتمہ بالخیر ہے تیرا

کیا کیا ملا نہ مجھکو جو وہ دلربا ملا — مقصد ملا مراد ملی مدعا ملا
گمراہ جو ہوے تو کہین راستا ملا — جب بےنشان ہوے تو نشان آپکا ملا
پایا نہ ہمنے آپ مین ہمسے جدا ملا — جسدم گئی خودی بخدا خود خدا ملا
بعد فنای ہستیٔ موہوم کیا ملا — ہمکو بشر مقام ورا الورا ملا

دشوار تھا جہان پہ گذار خیال و وہم | مدت کی بعد وان کا ہمین راستا ملا
محمود کی جبین کف پای ایاز ہے | اس عشق و حسن کا ہی عجب کچھہ معاملا
سرگرم وعظ و پند ہی جو شیخ آجکل | باعث یہ مفلسی کا ہی اور زن ہی حاملا
بخشش کی کوئی شکل نہ تھی اپنی واسطے | شکر خدا کہ دامن خیر الورا ملا
ساقی خدا کے فضل سے کیسا ملا ہمین | ہمدم ملا رفیق ملا آشنا ملا
خون جگر شراب ہی تیری عشق مین | دل جل کے جب کباب ہوا تب مزا ملا

سب کچھہ ملا بشر اوسے دونون جہان مین
خاموش سا فقیر سے جیسے پٹیسو املا

کیا سناؤن تمہین مین حال اپنا | قلب تعبیر ہے مرا سپنا
طپش مہر ہجر مین کب تک | صورت لاش بیکفن تپنا
سرد مہری سے تیری ای مہرو | تابکی یون لرزنا اور کپنا
زاہد دم دراز سے کہدو | تجھے پلٹن مین چاہیے نپنا
تجھکو لازم نہین پرایا مال | شیخ گوشے مین بیٹھکر جپنا
میری اشعار سنکے کہتی ہین لوگ | ایسا دیوان چاہیے چھپنا

مشفق و مہربان و فیض رسان
یار جانو نوشہ کو تم اپنا

صد شکر کہ شکوہ مری لب تک نہین آتا | سب کچھہ مجھی آتا ہی یہی اک نہین آتا
گانے مین تو مشہور ہو لیکن غضب ہے | ای شیخ بجانا تمہین ڈھولک نہین آتا
مفتاح در مقصد و ارمان ہی صبوری | جو کام کہ بہتر ہے یکایک نہین آتا

ہر ایک قدم پر مری جان کہاتے ہو ٹہوکر — چلنا تمہین دو چار قدم تک نہین آتا

لایا ہی جنون پہر تری کوچے مین بشر کو
دیوانہ نہوتا تو وہ بیشک نہین آتا

ردیف الباء

نظر آگیا جو وہ عین رب جسے جانتے تہے عرب عرب
یہ ہے لطف رب یہی لطفِ رب یہ ہی لطفِ رب یہ ہے لطف رب

بہلا کچہ خطا تو بتائیے جو خفا سے رہتے ہو مجہہ سے تم
کہو کیا سبب کہو کیا سبب کہو کیا سبب کہو کیا سبب

کبہی وعدہ پورا ہی ہوئے گا نہین اب تو خیر نہین ہی سہی
کہو اور کب کہو اور کب کہو اور کب کہو اور کب

نہین غیر حق کوئی دوسرا یہہ تو مین ہون مین ہون کہہ ہے کیا
نہو بے ادب نہو بے ادب نہو بے ادب نہو بے ادب

کبہی روے یار کا دہیان ہی کبہی زلف یار کا ہی خیال
مجہے روز و شب مجہی روز و شب مجہی روز و شب مجہی روز و شب

اوسے لاؤ میرے یہان ذرا نہین چین اوس کے سوا مجہے
مین ہون جان بلب مین ہون جان بلب مین ہون جان بلب مین ہون جان بلب

نہوئی تہی وصل کی شب سحر کہ جو مرغِ صبح سنے دی صدا
یہ ہوا غضب یہ ہوا غضب یہ ہوا غضب یہ ہوا غضب

ملے کوئی عاشق باصفا جو ہو اپنے یار سے آشنا
یہہ رہی طلب یہ رہی طلب یہ رہی طلب یہ رہی طلب

جسے جانتے تھے بشر عرب وہ عرب نہین بخدا کبھی
وہ ہے عین رب وہ ہے عین رب وہ ہے عین رب وہ ہے عین رب

ہے احمد احد اور عرب عین رب
رب آیا جہان مین بشکل عرب

ہوا من رآنی سے ظاہر مگر
قدم رکھہ نہ باہر نہ جدا ادب

ولا منزل عشق مین رکھہ قدم
ملا خاک مین سب حسب اور نسب

جلا آتش شوق مین جان و دل
ہے ناچیز دنیا کا عیش و طرب

ہمین ہو گئے آپ اپنے حجاب
وہ پوشیدہ ہمسے نہ جب تھا نہ اب

اسی آرزو مین ہوسے ہم تمام
کہ سینے سے سینہ ملے لب سے لب

کہان تک مین سمجھاؤن اے دل تجھے
جو تو اب نہ سمجھا تو سمجھیگا کب

کرون اوسپہ قربان جو ملجائے وہ
دل و جان اور دین و ایمان سب

مرا پیر و مرشد ہے وہ اے بشر
کہ ہے شاہ خاموش جسکا لقب

ردیف الباء فارسی

ای بشر جبکہ وہ دلدار ملا آپسے آپ
دشمن جان بھی جو تھا دوست بنا آپسے آپ

سلسلہ جان کے سودا کا جو چھیڑا مینے
مجھسے بل کرنے لگی زلف دوتا آپسے آپ

وصل ہو جائیگا گر عشق ہے کامل اپنا
آکے دیجائیگے وہ اپنا پتا آپسے آپ

آپ جبتک فنا ہو نگے ہم ایحضرت خضر
کسطرح آئیگا ہاتھہ آب بقا آپسے آپ

سچ کہو کوئی بہی اس باتکو کرتا ہی پسند
بی سبب روٹھنا اچھا ہی بہلا آپسے آپ

عرض کرنیکا بہی موقع نہ ملیگا ہمکو
بخشوائینگے ہمین شیر خدا آپسے آپ

قیس و فرہاد جہان مین نرہی تو نرہے
ہم بہی ہو جائینگے اک روز فنا آپسے آپ

عشق اور حسن سے واللہ نہ واقف تہا مین
راست کہتی ہین کہ آتی ہی قضا آپسے آپ

چاہو چہوڑو کہ نہ چہوڑو بشر اکدن تمسے
چہوٹ جائینگے یہ ساری رفقا آپسے آپ

ردیف التاء

کون جانے کسیکی دل کی بات
عالم الغیب ہے خدا کی ذات

خوب دیکہا جو ہمنے غور کے ساتہہ
نیک و بد کی جزا ہی ہاتہہ یہ بات

چلتے ہین ہاتہہ پانوٴن جان کے ساتہہ
ہی یہ دولہا کی دم کے ساتہہ برات

اوسی سلطان کا ہوٴن مین سائل
بادشاہت ہی جسکے یان خیرات

کوئی بہی یاریان نہین ملتا
جسے سمجہا مین اپنے دل کی بات

دم تحریر وصف روی نگار
کہین کاغذ قلم کہین ہی دوات

جو ہوا قید گیسوی جانان
غم ہر دو جہان سے پائی نجات

اوس شکر لب کا ذکر جب آیا
لب ہوی بند منہ یہ آئی نبات

ای بشر ہون غلام شاہ خاموش
پیر میرا ہے سید السادات

انت خالق لکل مخلوقات
انت رازق لکل موجودات

دولت حسن کی زراہ زکات
دید و بوسے فقیر کو خیرات

خاص آئینۂ جمال ہوں میں
مجھمیں ذاتی عیاں ہیں سب صفات

یعنی قدرت ہی اور ارادت ہی
سمع و علم و بصر کلام و حیات

شک ہی اسمیں ذرا تو خود گن لو
ایک دو تین چار پانچ چھہ سات

ہم ہیں بالفعل ور بالقوہ
کون ہے جو نہیں ہی مظہر ذات

اوس شکر لب کی بات سنتی ہی
ہو کے لب بند منہ پہ آئی نہ بات

دیکھو لو لا الہ الا اللہ
نفی پہلی ہے بعد ہے اثبات

قطرۂ بحر بیکراں ہوں میں
نقطۂ خال روی مصحف ذات

آسمان و زمین نہ شمس و قمر
ہم جہاں ہیں وہاں نہ دن ہی نہ رات

آئنے پاتا نہیں بجز محرم
غیر جیسے بہ بزم مستورات

فعل میرے ہیں سب معاذ اللہ
قول میرے ہیں جملہ واہیات

ایک ہیں عشق و عاشق و معشوق
خالق و خلق اور مخلوقات

اوس صنم کا ہوا میں دامنگیر
خواب میں آگیا جو آجکی رات

جب کھلی آنکھہ دیکھتا کیا ہوں
دامن اپنا ہی اور اپنا ہات

ہاتھہ آیا ہی جب سے دامن عشق
کس مزی سے گذرتی ہی اوقات

کہدیا ہمنے تھا جو کچھہ کہنا
راز کا راز اور یہ بات کی بات

یہ اشارات بس وہی سمجھے
جانتا ہو لبشر جو رمز و نکات

ردیف التاء ہندی

راست کہتے ہین کہ جس سے جسکی ہووے کچھہ نہ اوٹ
پہول کی اوس شخص کے دل پر لگے کیونکر نہ چوٹ

کس طرح سودا بنے اوس شخص کا بازار مین
باتین لاکھون کی کرے دس کا نہووے پاس نوٹ

ایک جلوہ میری جان جانِ کا کوہ طور پر
حضرت موسے نے دیکھا ہوگئے بس لوٹ پوٹ

لا ابقا اقبال کی سرکار ہستی مین دلا
اِک سپاہی آن کر ہر آن دیتا ہے رپوٹ

گرچہ ہے وصل صنم دریاے ناپیدا کنار
عشق ہے اس بحر لا ساحل مین گویا آگبوٹ

گر کرین میری مدد شاہ شہیدان اسکلے سال
تعزیہ مین بہی بناؤن اور کرون دس تن کروٹ

ہے جہان صراف یان کہوٹا کہرا ہے آشنا
وہ کبہی رائج نہووے یک سرِ مو جسمین کہوٹ

کچھہ ہوا ایسی چلی ہند و مسلمان ہند مین
بنگئے عیسائی کتنے ہی پہن پتلون و کوٹ

رشک گلشن آئیگا اپنا بہی دیکہین چسل دلا

مہ رخون نے باغ مین جل جل کے کی ہو آج گوٹ

فرش قالین ہے زمین خلوت سرا ہے اپنی گور

آسمان اپنی دولائی ہے شفق سے سرخ گوٹ

کام کیا اوسکو کسیکی چاپلوسی سے بشر

جو ہے آزاد اوسکو بس ہو ایک سونٹا اک لنگوٹ

ردیف الثاء مثلثہ

ہم سے ہر آن جو رہتے ہو خفا کیا باعث

کچھہ تو فرمایئے اس جور و جفا کا باعث

کعبہ دل کو بھلا میری گراتی ہین یہ کیون

ان بتون نے کسی صورت نہین پایا باعث

کچھہ خطا میری ہو یا غیر نے کچھہ سمجھا یا

کہیے رک جانیکا اس بندیسے ہو کیا باعث

عوض بوسہ مین دی گالی یہ مانا مین نے

بات کرتے جو نہین تم کہو اسکا باعث

مین تڑپنے جو لگا ڈر گیا مجھہ سے قاتل

ڈر کے دیکھا جو نہ مجھکو تو یہی تہا باعث

واسطے بخشش امت کی بشر خلق عظیم

حشر مین روبرو اللہ کے ہوگا باعث

ردیف الجیم

بر مین اپنے نہین ہے دلبر آج

رہے کیونکر نہ سر دلبستر آج

مہربان ہم پہ ہے ستمگر آج

پہیرتا ہے گلے پہ خنجر آج

جم کہان ہے کہان سکندر آج

خاک مین ہو گئے برابر آج

ہو گئے خاک کل جو کہتے تھے — نہین اپنا جہان مین ہمسر آج
کل جو تھے شہ زمین کے اوپر — سب کے سب ہین زمین کے اندر آج
کیا کہون آپ سے مزاج کا حال — کل سے بڑہکر ہے حال ابتر آج
وعدہ اوسنے کیا کل آنے کا — دیکھین دکھلائے کیا مقدر آج
اوسکی فرقت مین اشک ہین جاری — دو مہینے ہوے برابر آج

اے بشیر خود وہ لائے ہین تشریف
سچ ہے خدا مہربان ہمپر آج

دل ہے مسرور مرا دولت دیدار سے آج — چشم پرنور ہے نظارۂ دلدار سے آج
مردمو دل ہے نہایت متحیر شاید — لڑ گئی آنکھہ کسی آئنہ رخسار سے آج
عاشق ابروی خمدار ہون احسان ہوگا — ذبح کر دیجیو قاتل مجھے تلوار سے آج
شوق مین لعل لب یار کے چشم بد دور — لخت دل بہنے لگے چشم گہربار سے آج
پاؤن یان تک مرض عشق نے پھیلایا ہے — کہ مسیحا بھی نظر آتے ہین بیمار سے آج
عشق نے دم مین چھڑایا مجھے کفر و دین سے — کام بالکل نرہا سبحہ و زنار سے آج

منہ نہ پھیروگے کبھی کوچۂ جانانسے بشیر
صاف ہوتا ہے یقین آپکی گفتار سے آج

سامنے روضۂ رسول ہے آج — جو دعا کیجیے قبول ہے آج
گر ہو رحمت کی ایک نیم نظر — پھر تو محنت مری حصول ہے آج
عرض کرلی جو چاہی حضرت سے — دل بیتاب کیون ملول ہے آج
دوستدارونکو شادمانی ہے — اور دشمن کو درد و سعول ہے آج

مرحبا بخت نارسا برسا
رحمت حق کا لو نزول ہی آج

جلد آ گیا مدینۂ پاک
ہیچ کونین کا فضول ہی آج

مین ہون عاصی یقین ہی یہ مجھے
شافع عاصیان رسول ہی آج

فال میرا یہ حال ہو تبدیل
یہی درخواست یا رسول ہی آج

ہو مجھے کشف معنی ہمہ اوست
آرزو اور سب فضول ہی آج

لیلیٰ زلف کا رہون مجنون
زندگی ورنہ میری دہول ہی آج

ایک ذرہ جو رحم آ جاوے
پہر تو مقصد میرا حصول ہی آج

خرقہ پوشون سے دل کو نفرت ہے
جامۂ کعبہ خر کی جہول ہی آج

صورت معنوی کا طالب ہون
خار ظاہر مین گرچہ پہول ہی آج

مین کسیکا رہون نہ دست نگر
یہ دعا تجہسے یا رسول ہی آج

کیون نہوگی دعا بشر کی قبول
سر پہ جو سایۂ بتول ہے آج

ردیف الحاء

دل کیون نہ پیچ کہائی مرا یار بیطرح
چہرہ سجا ہی آج طرحدار بیطرح

ابرو دکہاتے ہو دم گفتار بیطرح
چل جائی عاشقون مین نہ تلوار بیطرح

گر بحث ہوتی غیر سے پروانہ تہی مگر
شب شمع رو سے ہو گئی تکرار بیطرح

اوس مہروش کو دیکھکے ہر سمت جلوہ گر
ہین سرمہ در گلو در و دیوار بیطرح

بے سبب لگی ہی چاٹ مری خون کی اسے
چلتی ہی میری حلق پہ تلوار بیطرح

عمامہ بیچکر لیا جام مے اوس نے آج — کرتے تھے کل جو شیخ جی تکرار بیطرح

دیکھا ہی جس نے نرگس بیمار یار کو — پہلو مین دل ہی ہمدمو بیمار بیطرح

اندھیر ہے کہ قہر ہے کالی بلای زلف — چھوتے ہی جسکے پڑنے لگی مار بیطرح

بیٹھا ہوا ہی گنج پہ مار سیہ کی شکل — رخسار پر یہ گیسوی خمدار بیطرح

خیر البشر بشر کی خبر جلد لیجیو
سر پر مرے گناہ کا ہے بار بیطرح

شام ہے کاکل تو ہی رخسار صبح — شام ہی کا فرق تو ہے دیندار صبح

رات وصل یار مین کٹتی ہی خوب — ہان مگر ہوتا ہے غم ای یار صبح

اعتبار اقرار شب کا کچھ نہین — لینگے ہم اوس شوخ سی اقرار صبح

ورد زلف پر شکن ہی وقت شام — ہے رخ پر نور کی تکرار صبح

کیون سر شب سے پڑی ہو بیخبر ہے
اے بشر اوٹھو ہوئی اظہار صبح

ردیف الخاء

آپ کے لطف و کرم نے ہی بنایا گستاخ — ورنہ مقدور تھا میرا جو مین ہوتا گستاخ

کوئی بوسے کا ہی طالب تو کوئی خلوت کا — جمع ہین بزم دلارام مین کیا کیا گستاخ

سانپ کیطرح سے لہراتی ہی رخسار پر — زلف جیسی ہی تری کون ہی ایسا گستاخ

خون کے چھینٹے نہ پڑین دامن قاتل پہ کہین — ارے بسمل نہ تڑپ دیکھ نہ ہونا گستاخ

محفل یار کا کیا حال سناؤن ہمدم — جسے دیکھا وہی مجھکو نظر آیا گستاخ

اے کسی شتر میں نہیں ہوتا جو کسی محفل میں
پوچھتے ہیں کہ کدھر ہے وہ ہمارا گستاخ

ردیف الدال

ہر دیدۂ مشتاق ہے ایوانِ محمدؐ
کیا شان ہے خالق کی قسم شانِ محمدؐ

چلاتے ہمین اک نہین اوس پر وکہنا پر
خود گوشۂ کونین ہے قسمیانِ محمدؐ

تم خاک تھے کیون تمکو ملک کرتی تھے سجدہ
اے حضرتِ آدمؑ یہہ ہے احسانِ محمدؐ

کچھہ غم نہین محشر مین نہ بخشے مجھے خالق
ہے ہاتھہ مرا اور ہے دامانِ محمدؐ

کیونکر نہ کہین اونکو بھلا شاہِ دو عالم
جو کچھہ ہے خدائی مین ہے شایانِ محمدؐ

کیا چیز ہین جو ہم بھی ہون مشتاق پیمبر
خود خالق اکبر کو ہے ارمانِ محمدؐ

مسجودِ دو عالم جو کہین تو نہین شایان
کب وصف زبان اپنا ہے شایانِ محمدؐ

ہر اہلِ صفا کے یہ ہین توحید کے معنی
خواہانِ خدا ہے جو ہے خواہانِ محمدؐ

سمجھو تو کسی شتر ہمکو ہے آنکھین نہین ورنہ
ہر شان مین گر دیکھو تو ہے شانِ محمدؐ

ہے وہ نہ فرشتہ نہ بنی جان کی اولاد
وہ رشکِ پریزاد ہے انسان کی اولاد

جو زور کا طالب ہو نہو طالبِ بیداد
حیوان ہے وہ گو نہین حیوان کی اولاد

جو دیر مین دائم رہے اور گاے کو پوجے
سمجھین اوسی کسطرح مسلمانکی اولاد

جس مین نہو انسانیت انصاف سے کہیے
کیونکر کہین ہم اوسکو مسلمانکی اولاد

جو آلِ محمدؐ سے عداوت رکھے دل مین
وہ کافرِ بیدین ہے شیطان کی اولاد

عمامہ مین اگر دم بھی ہی اور کل بھی ہی | بی شبہہ یہ و الخط ہی سنو مان کی اولاد

بنجاتے ہین سید جو بشر روئی کی خاطر
بربالی کے بچے ہین وہ اور نان کی اولاد

ردیف الذال

زلف ہی مثل سیاہی رخ جانان کاغذ | ظلمت کفر سیاہی ہی مسلمان کاغذ
جانفشانی ہری اوس یار کو ہو گی معلوم | چاہیئے نامہ کی لکھنے کو زرافشان کاغذ
نقش روی ستم ایجاد لکھا کرتا ہون | مثل خامہ ہی تصور دل حیران کاغذ
کھینچنے کے لیی تصویر خیال رخ یار | ہے مرا خواب مصور دل حیران کاغذ
سبزۂ خط ہمین و اللیل نظر آتا ہے | واہ کیا ہی ہی منور رخ جانان کاغذ
پھر نقش رخ پر نور تصویر کا کہین | بڑی محنت سی بنایا ہی مریجان کاغذ

ای بشر وصف مین زلف و رخ جانانکی مدام
میرا خامہ جو پریشان ہی تو حیران کاغذ

ردیف الرا مہملہ

رہا مین ٹھوکرون مین تیرا سنگ در بنکر | مین کٹ گیا تری تیغ ستم سی سر بنکر
بگڑ گئی جو کوئی بات بیشتر بنکر | عدو کا طعن چبھا دل مین نیشتر بنکر
ہنر وجود بنا ہون مین بے ہنر بنکر | پدر وہی ہی رہا جو کوئی پسر بنکر
بین بانون کیسے بھلا اعتبار ہو کیونکر | جو جھوٹے ہین وہی آئی ہین معتبر بنکر

مین کسطرح سے بہلا مان لون تیغ قیبو کی جو راہزن ہین وہ آگی ہین راہبر بنکر
یقین ہی کہ بنا لینگے حیدر صفدر بگڑ بہی جائیگی قسمت مری اگر بنکر

کہین ہی دیدہ تر اور کہین ہی خشکی لب
جدا البشر کہین سیار بحر و بر بنکر

کبہی چہپا وہ مری دل مین آرزو بنکر کبہی رہا مری پہلو مین جستجو بنکر
کہان ہے عاشق ابرو کو آبرو کا خیال عبث نظے تد تقطع تد آبرو بنکر
بگڑ گیا مرا خاکہ خیال کچہہ نہ رہا جو آگیا وہ صنم میرے روبرو بنکر
جو مین نہین تو کہان تو یہ شعبدہ میرا مین جانتا ہون چہپا ہین مین یار تو بنکر
اوٹہا دیا جو کہین تو نے اپنی رخ سے نقاب بگڑ گئی تری تصویر ہو بہو بنکر
چہپے وہ نالہ بلبل مین لا ئی جو تشریف برای سیر چمن گل مین رنگ و بو بنکر

نشتر ہین باعث رسوائی اپنی اشک روان
انکہی بگڑے کسیکی نہ آبرو بنکر

یہ کیسی باتین جناب عالی سوال دیگر جواب دیگر
جو مانگین بوسے تو پائین گالی سوال دیگر جواب دیگر
جو پوچہا مینے ملوگے پہر کب کہا یہ عیار بے وفا نے
مین جانتا ہون بڑی سہ چالی سوال دیگر جواب دیگر
کہان سے آئے کہا نکی ہو تم کہا صنم نے جو مینے پوچہا
ہی خیریت سے مزاج عالی سوال دیگر جواب دیگر
مین مر رہا ہون بچا لے جانان کہا جو اوسنی تو ہنسکے بولے

نہ کیجو بلبک کی مغز خالی سوال دیگر جواب دیگر

تمھاری فرقت مین سانپ سینے پہ لوٹتا ہی کہا جو بینے

دکھائی اپنی وہ زلف کالی سوال دیگر جواب دیگر

غزل نہین ایسی ہم نے دیکھی بشر نے جیسی لکھی ہی صاحب

یہ بات اوس نے نئی نکالی سوال دیگر جواب دیگر

رہا آپ چلمن مین اندر کا اندر
اجی تم سے ملتا جو تنہا مین ہوتا
ملاوی فروش ایسا فضل خدا سے
ملاؤ اگر مشک گوبر مین کتنا

نکالا ہمین گھر سے [illegible] کا باہر
کرون کیا کہ ہے ساتھ لشکر کا لشکر
کہ ہی یار کا یار رہبر کا رہبر
جو دیکھو تو آخر ہے گوبر کا گوبر

بشر دلربا آفت انس و جان ہے
کہ قاتل کا قاتل ہے دلبر کا دلبر

سفر مین ہون مین ہی ذکر میرا وطن کی اندر وطن سی باہر

صدا ہی بلبل ہون بوی گل ہون چمن کے اندر چمن کے باہر

کرین نہ کیونکر وہ بیوفائی وفا کرین تو کرین وہ کیونکر

کہ ہی وفا اور بیوفائی چلن کے اندر چلن کے باہر

کلام کرنے مین جب وہ صاحب تعجب کیسے ہوتے ہین شکر افشان

کلام شیرین زبان شیرین دہن کی اندر دہن سے باہر

ٹھہر نے پائی قدم نہ جسکا پڑھی نماز جنازہ کیونکر

ہی سوزش عشق جسم بیجان کفن کے اندر کفن سے باہر

جو سمجھو معنی تو ہون مین ہولی جو لفظ دیکھو تو ہو نہین بیدہ
برنگ تفسیر ہون ہویدا متن کے اندر متن سے باہر

وجود مین ہون شہود مین ہون ظہور مین ہون بطون مین ہون
نفس کی صورت ہو نہین جو ہردم بدن کے اندر بدن کے باہر

بسا ہی عالم مین یار کیسا مثال اوسکی تجھے مین دون کیا
کہ جیسے رگ رگ مین بو بسی ہی سمن کے اندر سمن سی باہر

تجدد امثال کیا کہون مین عجیب روشن ہے ایک نکتہ
جو سمجھئے تو یہ ہی معما سخن کے اندر سخن سے باہر

شمیم گیسوی مشکبو سے دماغ اپنا ہی عطر افشان
اسیر دام بلا ہوا ہون ختن کے اندر ختن سے باہر

بشر گلستان مین جا کی دیکھا دم سحر کچھہ عجب تماشا
کہ بو ہی ہر گل مہک رہی ہی چمن کے اندر چمن سے باہر

آج کے روز نہین گرچہ ہمین کل کی خبر — فکر ہے لاکھہ برس جینے کی یارب لتسپر
آنے جانی کے لیے باغ جہان کی ہین دو در — ایک کا نام ولادت ہی قضا باب دگر
چشم دل سی تو بشر دیکھہ ذرا کرکے نظر — ایک سا جلوۂ جانان ہی ادہر اور اودہر
چمک لحمی سی روشن ہی برنگ خورشید — عین ہے غیر نہین روح نبی و حیدر
تیغ ابرو نے پئے قتل جو کھینچی تلوار — آگئے صاف نظر تیغ قضا کے جوہر
رخ ہی قرآن دہن ہی در معنی کی کلید — نقطہ ہی پیش نظر خال دو لب زیر و زبر

ہای غفلت ترا اللہ کرے خانہ خراب / جیل خانہ کا بنایا ہی مری واسطے گھر
سدِّ راہِ نظر اس تیری خودی کا ہی غبار / اس سبب سے نہین آتی ہی رہِ صاف نظر
بزمِ جانان مین گیا مین تو یہ آئی آواز / عین وحدت مین کہان تو اری باہر باہر
یا الٰہی یہ عجب شہر طلسمات ہی کچھ / شش جہت مین جسے دیکھا نظر آیا ششدر
علم وہ ہی کہ ہو جس علم سے حاصل عرفان / ورنہ ہر علم ہی اَلعِلمُ حِجابُ الاَکبَر

دام الفت مین نہ پھنس جاؤ کہ بشر خوف ہی یہ
خیر ہی حضرت من آج ارادہ ہے کدہر

ردیف الزاء

ابتدا خواجۂ غریب نواز / انتہا خواجۂ غریب نواز
حبّذا خواجۂ غریب نواز / اہا ہا خواجۂ غریب نواز
ہون ازل سی غلام حلقہ بگوش / آپ کا خواجۂ غریب نواز
ہی مجھی صبح و شام و لیل و نہار / وِرد یا خواجۂ غریب نواز
کون سمجھے بن ہی مجھ سی گمرہ کا / رہنما خواجۂ غریب نواز
تیرے در کی سوا نہین مجھکو / آسرا خواجۂ غریب نواز
اپنی در کے سوا کہین مجھکو / نہ پھرا خواجۂ غریب نواز
ایک مدت سی ہون مین خانہ بدوش / بینوا خواجۂ غریب نواز
مقصدِ دل مگر ابھی حاصل / نہ ہوا خواجۂ غریب نواز
ہی تو ہی نائبِ رسولِ خدا / بخدا خواجۂ غریب نواز

تجھ سوا کس سے مین کہون اپنا
مدعا خواجۂ غریب نواز

ہے ترے در کی خاک میرے لیے
کیمیا خواجۂ غریب نواز

شاہ خاموش کا غلام ہون مین
اور ترا خواجۂ غریب نواز

جلوۂ حسن روے خویش مین
بنما خواجۂ غریب نواز

چشم رحمت سے کہے بحال بشر
بکشا خواجۂ غریب نواز

نام تیرا ستم ایجاد نہ لینگے ہرگز
ہم تو تا حشر ملے ہین نہ ملینگے ہرگز

اب تو چھوٹے ترے ہم دام وفا سے ظالم
غم الفت ترا کھا کر نہ جئین گے ہرگز

مینے کیا کیا نہ سہے رنج تری الفت مین
جز خدا اور کسی سے نہ کہین گے ہرگز

اک نظر مین تو نظر قید کیا تھا ہمکو
اب تو چھوٹے تری در پر نہ رہین گے ہرگز

جی ترا چاہے سو کر آپ ہے تو خود مختار
ہم کوئی بات کہین گے نہ سنین گے ہرگز

یک بیک پھنس گئی تیرے دام مین تیری یہ اب
تجھسے ظالم کے نہ پھندے مین پھنسینگے ہرگز

غم نہ کھائین گے تری سیب ذقن کی خاطر
خون بھر لب رنگین نہ پئین گے ہرگز

تہا تری واسطے یہ جنگ و جدال اے کافر
اب کبھی ہم نہ مقدر سے لڑین گے ہرگز

نقطہ سان گردش تقدیر نے لا رکھا تھا
راہ بھولے نہ نگر کی کبھی لین گے ہرگز

لیلئے زلف کی خاطر رہی چند ہی مجنون
اب کبھی سیر بیابان نہ کرین گے ہرگز

خانہ آباد چلے ہم تو خبر لے اپنی
ہم تجھے خط بھی کہین سے نہ لکھین گے ہرگز

بستر ناز پہ سو پاؤن کو پھیلائی ہوے
خار سے آنکھون مین اب ہم نہ چبھین گے ہرگز

نفس پرور بت سفاک سیہ دل بیدرد
چشم امید نہ ہم تجھسے رکھین گے ہرگز

ہاشمی سید مکی مدنی کی سوگند | آتش شوق مین تیری نہ جلین گے ہرگز
گر تری ذات ہو قبلہ تو قسم کعبہ کی | یک سر مو تری جانب نہ جھکین گے ہرگز
تیرا ہمسایہ ہو جنت تو قسم قرآن کی | ہم ترے سایہ مین دم بھر نہ بسین گے ہرگز

دم نکل جائیگی بلا سے یہ بشر کا ہے عہد
بیوفا تجھسے صنم پر نہ مرین گے ہرگز

ردیف السین

لیچلو مجھکو اوسی یار گل اندام کے پاس | ہے مری درد کی دارو اوسی گلفام کے پاس
منزل عشق جسے کہتے ہین اپنا گھر ہے | کفر سے دور ہین ہم اور نہین اسلام کے پاس
تھا خیال رخ روشن نظر آئی کاکل | صبح سے دور ہوی پہونچے جو ہم شام کے پاس
سانپ کا زہر چڑھا ہمکو یکایک ہمدم | نظر اپنی جو گئی زلف سیہ فام کے پاس
ہمکو صیاد گرفتار نہین کرتا ہے | ایک مدت سے ہین بیٹھے ہوے ہم دام کے پاس
کہو کسطرح کرون صلح مین اوس کافر سے | وہ جو بھولی ہی نہین آیا مرے نام کے پاس
عشق کا لطف ہو کب بوالہوسون کو حاصل | بختہ مغزان جنون آتے ہین کب خام کے پاس
بت پرستی مین عجب لطف ملا ہے ہمکو | جلوۂ حق نظر آیا ہمین اصنام کے پاس

کنہ ذات اوسکی بشر ہو ہمین کیونکر معلوم
ہے وہ آغاز کے نزدیک نہ انجام کے پاس

ردیف الشین

کرون کیا مین ثنائے شاہ خاموش | دل و جانم فدائے شاہ خاموش

نوازش پر جو آئے شاہِ خاموش | گدا کو شہ بنائے شاہِ خاموش
دلِ ناظر ہوا اک دم مین رنگین | زہے رنگین قبائے شاہِ خاموش
نہین ہے آرزوئے دین و دنیا | مرے دل مین سوائے شاہِ خاموش
تمنائے ہما ہرگز نہین ہے | ہے سر پر ظلِّ پائے شاہِ خاموش
کشادہ رہتے ہین داد و دہش مین | کفِ عقدہ کشائے شاہِ خاموش
بقاؤ فخر کا دم مارتے ہین | سدا فقر و فنائے شاہِ خاموش
صفائی آئینے مین ایسی کب تھی | یہ ہے فیضِ صفائے شاہِ خاموش
قسم کھا کر خدا کی مین کہون گا | لقائے حق لقائے شاہِ خاموش
سکندر کہتے ہین مرآتِ وحدت | ہے روئے باصفائے شاہِ خاموش
صدا را عشق و عشق اللہ ہر دم | یہی ہے خوش صدائے شاہِ خاموش
رکھون آنکھون مین مثلِ سرمۂ طور | ملی گر خاکپائے شاہِ خاموش
فقیرِ بے ریا دیکھا جو مین نے | نہین کوئی سوائے شاہِ خاموش
غنی ہے دونون عالم مین بلاشک | فقیرِ بے نوائے شاہِ خاموش
تمنا ہے کہ رکھہ دونون جہان مین | خداوندا گدائے شاہِ خاموش
مکان لامکان کہتے ہین جسکو | وہ ہے صحن سرائے شاہِ خاموش
ہے مثلِ مردمِ چشمِ بصیرت | مری آنکھون مین ہے جائے شاہِ خاموش
بروزِ حشر یارب یہ دعا ہے | رہون زیرِ لوائے شاہِ خاموش
شرابِ معرفت مجھکو پلادے | خداوندا برائے شاہِ خاموش
سویدا کی طرح واللہ باللہ | مرے دل مین ہے جائے شاہِ خاموش

بشر اندیشۂ کونین کیا ہے
مدد پر ہے دعائے شاہِ خاموش

چشمِ اربابِ بصیرت مین ہی جائی درویش
ہی دو عالم بخدا تحت قبائی درویش

عرش سی فرش تلک دیکھہ بچشمِ انصاف
مرتبہ اور یہی ہی کوئی ورائی درویش

دیدۂ دل مین جگہہ دو کہ ہو عرفان حاصل
سرمۂ طور ہی خاکِ کفِ پائی درویش

چشمِ اربابِ بصیرت سی جو دیکھا ہم نے
مظہرِ خالقِ اکبر ہے لقائے درویش

محوِ نظارۂ حسنِ رخِ روشن ہے مدام
فصل اور وصل ہی بس روئے دو دوائے درویش

مَن رَآنی جو ہے ارشادِ رسولِ اکرم
کون پہچانے بھلا اسکو سوائے درویش

ہاتھہ جب سے شہِ خاموش کا ہاتھہ آیا ہے
سر ہمارا ہی بشر اور ہی پائی درویش

ردیف الصاد

سب انبیا مین ذاتِ محمدؐ نبی ہے خاص
اور اوصیا مین حیدرِ صفدر وصی ہی خاص

ہژدہ ہزار گرچہ ہے مخلوقِ کردگار
سب مین مگر خلیفۂ حق آدمی ہے خاص

آئینہ گرچہ سامنے رہتا ہی صبح و شام
صورت کی دیکھنے کو مگر آرسی ہی خاص

عدل نبی عمرؓ مین ہے عثمانؓ مین حیا
بوبکرؓ یار مظہرِ صدقِ نبی ہے خاص

کامل اگرچہ حسبِ مراتب ہین سب مگر
مسند نشین بعدِ پیمبر علی ہے خاص

ہے فخرِ انبیا جو بقولِ نبی علیؑ
محبوبِ ذوالجلال خدا کا ولی ہی خاص

ہو جسکی دل مین الفتِ آلِ نبی بشر
حق جانتا ہی بندۂ حق بس وہی ہی خاص

ردیف الضاد

مفتون زلف یار ہین سنبل سی کیا غرض / خواہان روی یار ہین گل سے کیا غرض

مردان باخدا کو توکل سے کام ہے / وابستہ ہوا کو توکل سی کیا غرض

بس کملی اوڑہنا ہو بچہونا ہو بوریا / جو ہو فقیر اوس کو تجمل سے کیا غرض

تم جان لوگی جان لیا مینے ای صنم / دو بوسہ ورنہ کیجیے تامل سی کیا غرض

کچہہ کام دل جلون کو نہین ہی کباب سے / مست شراب عشق کو ہی نقل سی کیا غرض

نالان ہون مین تو اک بت گلرو کی ہجر مین / کیا کام گل سی ہے مجہے بلبل سے کیا غرض

کیا جانے درد ہجر کو بے درد ای بشیر / کیا کام شور سے تجہے اور غل سی کیا غرض

ردیف القاف

پہلے فنا ہی عشق مین پہر ہی بقای عشق / یہ ابتدای عشق ہی وہ انتہای عشق

دونون جہان کے آئینہ مین ہی جلای عشق / چمکی ہی دل مین اہل صفا کی صفای عشق

ہر آئینہ مین عکس فگن ہی جمال عشق / نابود ہی فنا ہی جو کچہہ ہی سوای عشق

اسلام و کفر کیا ہی سنو شیخ و برہمن / یہ زلف عشق ہی وہ رخ باصفای عشق

سرمہ بناؤن آنکہون مین ای مردمو سے / تہوڑی سی ہاتہہ آ ای اگر خاکپای عشق

ہر سو سے ہر طرف سے ہر اک جا سی ای بشیر / کانون مین آرہی ہی ہمارے صدای عشق

دہنِ یار کا ہی بو گلِ خندان مشتاق
زلف خمدار کا ہی سنبلِ پیچان مشتاق

اشتیاق ابروی پرخم کا مہ نو کو ہی
رخ پرنور کا ہی مہر درخشان مشتاق

دُرِ دندان کی تمنا ہی دلِ گوہر مین
لب گلرنگ کا ہی لعل بدخشان مشتاق

غنچہ لب گلبدن آجا تو کبھی گلشن مین
تیرے دیدار کا ای گل ہی گلستان مشتاق

شوقِ گفتار مین ہی بند زبانِ سوسن
سرمگین چشم کی ہی نرگس حیران مشتاق

خونِ عشاق کی مشتاق ہی تیغِ ابرو
تیری وحشت زدگان کا ہی بیابان مشتاق

ای بشر مجھکو نہ صحبت ہوئی مطلوب کبھی
ایک مدت سے رہا درد کا درمان مشتاق

ردیف الکاف

عشوہ و غمزہ و ادا ہر ایک
ہی عدو میری جان کا ہر ایک

ہوتے جاتے ہین سب مری دشمن
دوست بنتا ہے آپکا ہر ایک

متفق ہین قضا سے یہ چارون
خاک و آب آتش و ہوا ہر ایک

قیس و فرہاد و بلبل و قمری
حال پر میری رو گیا ہر ایک

مارگیسو سی مجھکو الفت ہے
گرچہ دشمن ہی سانپ کا ہر ایک

کسی نا آشنا کی الفت مین
ہو گیا غیر آشنا ہر ایک

دوستی مین تمہاری ای صاحب
دشمن جان بن گیا ہر ایک

ہجر مین ضعف و یاس و رنج و محن
دوست ہی میری جان کا ہر ایک

کفر کیا دین کیا بشر دیکھو

جانب حق ہی راستا ہر ایک

ردیف الکاف فارسی

اونکا انداز الگ غمزہ الگ آن الگ
ہین یہ سب رہزن ایمان رہی جان الگ

بادۂ چشم سے مخمور ہین انسان الگ
اونکی آشفتہ کاکل ہین ہنی جان الگ

ہی کبھی طالب دیدار کبھی خود مطلوب
رنگ اپنا وہ دکھاتا ہی ہر آن الگ

صدمۂ فرقت کے سہے جتنے وہ سب ایکطرف
مار ڈالا جو مجھے اوسکا ہی احسان الگ

گل و بلبل سے نہین کام ہمین کچھ ایدل
سیر کا اپنے لیے ہی چمنستان الگ

زلف اور رخ کے تصور مین تری شام و سحر
دل پریشان الگ جان ہی حیران الگ

ننگی شمشیر ہی وہ ابروی خمدار جدا
گھات مین میری لیے زلف پریشان الگ

غرق دریای خجالت دُرِ دندان سے گہر
منفعل اوس کے لب لعل سے مرجان الگ

خال رہتا ہی ہمیشہ لب رنگین کے پاس
نہین ہوتے یہ کبھی ہندو مسلمان الگ

آئنہ دیکھ تو کیا تجھکو نظر آتا ہے
شخص اور عکس نہین ہین یار نادان الگ

آب گوہر مین گہر آب مین ہی دیکھ ذرا
قطرہ و موج نہین بحر سے ایجان الگ

کسی درویش کو دیکھو نہ حقارت سے کبھی
کہ ہی سامان و سر بے سر و سامان الگ

گرچہ ہمصورت انسان جہان ہی سارا
ای بشیر ہوتے ہین پر معنیِ انسان الگ

ردیف اللام

کیا ہو مہ نو خنجر ابرو کے مقابل
کب چاند بھلا ہو رخ نیکو کے مقابل

یہ ابر مین خورشید ہی یا سانپ کا من ہے
یا عارض پر نور ہے گیسو کی مقابل

گلشن مین کہان نرگس بیمار کی طاقت
جو ہو وہ تری نرگس جادو کے مقابل

جو بات ہی کاکل مین کہان مشک ختن مین
سنبل ہو بھلا کب تری گیسو کے مقابل

خوشبو مین نزاکت مین اگر لالہ کہ ہو نازان
کب گل ہو مری دلبر خوشخو کے مقابل

رنگ رخ یاقوت مبدل ہو بہ زردی
کہا پان وہ گل لعل کے گر تہو کے مقابل

اثبات سی اور نفی سے خارج ہین یہ معنی
ہی ہے نہین ہوتا کبھی ہا ہو کے مقابل

ہو سرو سہی کب قد موزون کے برابر
شمشاد ہو کب قامت دلجو کے مقابل

وان دشت مین آہو کی پس پشت ہی صیاد
یان ہوش اڑی جاتی ہین آہو کی مقابل

جس پر کہ کھلے توحید کے معنی بشر اوسکو
پر مین کہین آتا ہے نظر تو کے مقابل

نہین ہم کہین آنے جانے کے قابل
کسی سے بہی ملنے ملانے کے قابل

جو ہین آپ ہنسنے ہنسانے کے قابل
تو ہم بھی ہین رونے رلانے کے قابل

ہوا ہی وہ ہر جائی جانے کے قابل
نہین اب مرے پاس آنے کی قابل

چہوئی زلف اونکی تو کہنے لگے وہ
یہ دیوانہ ہے مار کھانے کے قابل

خدا نے بچایا ترے غم مین ورنہ
یہ صدمہ تو تہا جان جانے کے قابل

تری چاہ مین او مرے رشک یوسف
ہمین کیا تھے اک ڈوب جانے کے قابل

رہے ہم نہ آگے اوس آئینہ رو کے
کسی شکل صورت دکہانے کے قابل

کسی بت کی سنگت مین کافر ہوا ہون
مری لاش بہی ہی جلانے کے قابل

کہانتک ستائیگا ہمکو ستمگر — ستاتے ہمین ہین ستانے کے قابل
نہ تھی بات کی کل جنہین قابلیت — وہ ہین آج سارے زمانے کے قابل
دلا نعمتِ عشق اک دادِ حق ہے — یہ حصہ نہین بانٹ کھانے کے قابل
جو پایا تو اپنے کو پایا جہان مین — ہوئے جب سے ہم اپنے پانے کے قابل
جو پایا تو پایہ جہان کا نہ پایا — نہین یہ جگہہ گھر بنانے کے قابل
ملے گا مرا خاک مین اب یہ خاکا — یہ نقشہ ہوا ہے مٹانے کے قابل
کمان ابرو کیا تیر سے تیر نظر کا — ہمارا ہی دل تھا نشانے کے قابل

بتو مر چکا وہ تو مرنے سے پہلے
رہا کب بشر آزمانے کے قابل

راہ دنیا سے بیوفا سے نکل — راستہ دین کا ہی سیدھا چل
چاہیے ڈوریا نہ اور ململ — ہمین بس کرتا ہے فقط کمبل
آپھنسا کیون یہ دام ہستی مین — طائر جان کہان تھا تو اول
جلد مل اپنے یار سے غافل — اس لباس دوئی کو جلد بدل
کیون تو غافل ہے جلد ہوشیار — دیکھہ سر پر کھڑی ہوئی ہی اجل
اقربا کام آئین گے نہ رفیق — مگر آئے گا کام نیک عمل
ذکر حورون کا کر نہ اے واعظ — کہین آجاے گا وضو مین خلل
راستہ راست چھوڑ کر اے شیخ — رہ باطل مین گر نہ دیکھہ سنبھل
ایک مدت سے جانتا ہون تمہین — اجی صاحب نہ جاؤ ایسے مچل
جان دی ہم نے بہر پابوسی — زیر خنجر یہ ہم نے پایا پھل

اوسکی فرقت مین چشم گریان ہے / اشک جاری ہین جسطرح بادل
وہ تو اچھے ہین لیک صحبت مین / ہمدمو اک رقیب سے ہے پاگل
کسطرح پہونچین منزل مقصود / آدہی منزل مین پاؤن ہوگئی شل
کل کا وعدہ کیا ہے جو اوسنے / دل نہایت ہے دوستو بیکل
خوب ظاہر مین زشت باطن مین / ہے یہ دنیاے بیوفا حنظل
آگیا پیچ مین دلِ نادان / دیکھتے ہی صنم کی زلف کا بل

آج گذرے گی ہر طریق بشر
پر وہان کیا جواب دیگا کل

ردیف المیم

سنو میری فریاد یا غوث الاعظم / مری دیجیے داد یا غوث الاعظم
جو دشمن مری دوست کا ہے جہان مین / وہ ہو جائے برباد یا غوث الاعظم
برآئے نہ مطلب مری دل کا ابتک / ستم ہے یہ بیداد یا غوث الاعظم
کرے جو کوئی میرے دلبر کو ناشاد / رہے وہ بھی ناشاد یا غوث الاعظم
طفیل حبیب خداوند عالم / رہے شاد ارشاد یا غوث الاعظم
پڑا ہے مجھے ایک قاتل سے پالا / یہ ہے وقت امداد یا غوث الاعظم

غم دین و دنیا سے مسکین بشر کو
کرو جلد آزاد یا غوث الاعظم

جب نظر رخسار پر تیری صنم کرتے ہین ہم / سورہ والشمس پڑہ کر منہ پہ دم کرتے ہین ہم

بیگنہ کرتے ہین مجھکو قتل اور فرماتے ہین
صورت خامہ سر دشمن قلم کرتے ہین ہم

ہجر مین اوس مو کمر نازک بدن کے ہمدمو
کوئی دم باقی ہے اب سیر عدم کرتے ہین ہم

خانۂ دل ہوگیا روشن یکایک کیا ہے آج
وصف کس خورشید صورت کا رقم کرتے ہین ہم

لائیے تشریف صاحب کیجیے لطف و کرم
جان کو صدقے سر نقش قدم کرتے ہین ہم

دل لگا کر اوس پریوش بیوفا سے ہمنشین
آپ اپنے پر یہ خود جور و ستم کرتے ہین ہم

بعد میری موت کے وہ کھولکر زلف سیاہ
کہتے ہین لوگو بشہر کا رنج و غم کرتے ہین ہم

نہ تو ہم رہے وہ نہ مزاج رہا ترے ہجر مین یار خدا کی قسم
جو زمانہ تہا کل نہ وہ آج رہا نہ وہ صبر و قرار خدا کی قسم

ترے ہجر مین جینا عذاب ہوا مرا کشور دل یہ خراب ہوا
نہ وہ تخت رہا نہ وہ تاج رہا نہ وہ شہر و دیار خدا کی قسم

ترے خلق سے شاد جہان رہا ترے راج مین امن و امان رہا
نہ تو راجہ ہے اب نہ وہ راج رہا ہوئی پیادی سوار خدا کی قسم

نہ وہ دل ہی رہا نہ وہ جان و جگر تری ہجر مین تیرہ جہان ہے مگر
ترا داغ بجای سراج رہا مجھے تن ہے مزار خدا کی قسم

کیا عزم جو تو نے بہ سیر جنان اوسی روز سے ای مری مونس جان
مجھے اور سے کام نہ کاج رہا رہا دل ہی ہی کار خدا کی قسم

ترے ہجر مین عمر تمام ہوئی مجھے سینے لگایا نہ آکے کبھی
یہ مریض بغیر علاج رہا یون ہی زار و نزار خدا کی قسم

نہ وہ شغل رہا نہ وہ ذکر ہے اب نہ وہ عشق رہا نہ وہ فکر ہے آب
ترے راج مین جیسا رواج رہا نہین یک زہزار خدا کی قسم

نہین تجھسے نہان کوئی حال بشر یہ ہو حال بشر نہین قال بشر
نہ تو ہم رہے وہ نہ مزاج رہا تری ہجر مین یار خدا کی قسم

ردیف النون

زہے سلطان بحر و بر رسول اللہ آتے ہین
قسیم النار والکوثر رسول اللہ آتے ہین

عطا پرور کرم گستر رسول اللہ آتے ہین
مری ہادی مرے رہبر رسول اللہ آتے ہین

مکان پر جنت الفردوس اعلی کا گمان ہے آج
خوشا قسمت کہ میرے گھر رسول اللہ آتے ہین

جگہ یہ بات کرنے کی نہین ہے اے مسلمانو
پڑھو صلوٰۃ خوش ہوکر رسول اللہ آتے ہین

تعال اللہ تعالی شانہ کیا شان ہے دیکھو
محمد شافع محشر رسول اللہ آتے ہین

صدائے آمد آمد ہے ہر طرف یہ کسکی آمد ہے
کہا دل نے کہ پیغمبر رسول اللہ آتے ہین

جو کوئی نام لیتا ہے زبان سے یا رسول اللہ
قسم ہے اوس جگہ اکثر رسول اللہ آتے ہین

شہنشاہ دو عالم احمد بے میم کو دیکھو
بنی آدم کی صورت پر رسول اللہ آتے ہین

خدا جسکا ہے عاشق ہے خبر کچھ اوسکی آنے کی
نہو بیتاب دل کیونکر رسول اللہ آتے ہین

ستارہ کچھ چمکتا سا نظر آتا ہے قسمت کا
ہے اپنا اوج پر اختر رسول اللہ آتے ہین

باین شوکت باین صولت باین عزت باین عظمت
بشر کی شکل بن بنکر رسول اللہ آتے ہین

پردہ سرکاؤ یا علاؤ الدین
چہرہ دکھلاؤ یا علاؤ الدین

جان بلب ہون تمہاری فرقت مین | اب نہ ترساؤ یا علاؤ الدین
اپنے بیمار کے سر بالین | اب تو آجاؤ یا علاؤ الدین
کیون خفا ہو غلام سے اپنے | کچھ تو فرماؤ یا علاؤ الدین
ہون گنہگار حشر مین حق سے | مجھے بخشاؤ یا علاؤ الدین
اپنے الطاف و مہربانی سے | بارِ رحمت لاؤ یا علاؤ الدین
اپنی سرکار سے مراد مری | جلد دلواؤ یا علاؤ الدین

اس بشر کی شکستہ حالت پر
رحم فرماؤ یا علاؤ الدین

مری جان کے دل مرے دل کے جگر مری روح روان یا قطب دکن
مرے عیش و طرب مرے راحت دل مری فرحت جان یا قطب دکن
مرا رہبر راہِ وجود ہے تو مرا راہنماے شہود سے ہے تو
مرا باعث بود و نمود ہے تو مری جان کی جان یا قطب دکن
مجھے جا سے عتاب خطاب ملا ہوئی مجھ سے خطا اور تجھ سے عطا
ترا لطف و کرم تری جود و سخا کرون کس سے بیان یا قطب دکن
کبھی کرکے خطا جو مین روٹھا ذرا ایسا تم نے وہین چھاتی سے لگا
کہو کل جو کرم مرے حال پہ تھا گیا آج کہان یا قطب دکن
ترے ہجر مین زندگی شاق ہوئی مری جان جو اسیر فراق ہوئی
مری طاقت صبر بھی طاق ہوئی گئی تاب و توان یا قطب دکن
ترے عشق نے پھونک دیا ہے مجھے کہو دل کی لگی ہوئی کس سے بجھے

مرا حال جو کچھ ہے عیان ہی تجھے نہین تجھسے نہان یا قطب دکن

شہ مُلکِ بقا مہ صدق و صفا دُرِ بحر سخا برِ نخل و فا

مرا حال تو دیکھ برائے خدا سنو آہ و فغان یا قطبِ دکن

ترا ذکر تو مونسِ جان ہے مرا مرا صبر و شکیب خیال ترا

ترا اسم شریف ہے صبح و مسا مجھے ورد زبان یا قطبِ دکن

تجھے تیری قسم تجھے میری قسم تجھے رب کی قسم تجھے سب کی قسم

تری ہجر مین مونسِ جان ہی غم تجھے ڈہونڈہتا ہون کہان یا قطبِ دکن

سنو بہر خدا اے ہر دو جہان یہی عرض لبشر ہے کہ رکھیو یہان

مجھے پاس بلا لو ہیا تسے وہان کہ ہو آپ جہان یا قطبِ دکن

سیار بوستانِ ورا را الورا ہون مین — اک دم اسیر دامگہ ماسوا ہون نہین

قید خیال ما و شما سے رہا ہون مین — ناظر بحسن روئے بت آئینا ہون نہین

گر چشم غیر بین مین برنگ غبار ہون — اہل نظر کی آنکھ سے دیکھ آئینا ہون نہین

پاتا نہین ہون اپنا پتہ دو جہان مین — اپنے کو ڈہونڈہتے ہوئے کھویا گیا ہون نہین

باطن مین جانتا نہین مین کون ہون مگر — ظاہر مین خاک و آتش و آب و ہوا ہون نہین

جب سے کھلی ہے آنکھ مری اس جہان مین — صورت کو اپنی آپ ہی بس آنکتا ہون نہین

ہون گرچہ بے نشان ولیکن بچشم غور — ہر شان میری شان ہے جو دیکھتا ہون نہین

خاموش ہو گئے گوش شہود و وجود سے — بے صوت و بے صدا کی سخن سن رہا ہون نہین

ہے شکل ہر بشر مین تری شان جلوہ گر

آگاہ رمز معنی قل انما ہون نہین

تیرا آنا ہے سدرہ بارگاہ یار پر
پھر کون ہے وہ تیری سوا تو اگر نہین

پتھر سے بہی سوا ہی کہین کیونکر اوسکو آنکھہ
ای مردمو جسے آنکھہ مین نور نظر نہین

ممکن نہین سعید شقی ہو شقی سعید
جو شیر نر ہے خر نہین خر شیر نر نہین

اک چوب خشک ہی بخدا غور کیجیے
جس نخل مین کہ برگ ہوا وسمین ثمر نہین

سینے مین بہر داغ غم عشق ہے جگر
انسان ہی نہین جسے داغ جگر نہین

قسم کہاکے بہر قتل جگا یا جو یار نے
معلوم ہو گیا کہ خدا سے ہے بشر نہین

خیر البشر کے ساتھہ بشر ہے وہی بشر
جو دائما بخیر ہی گا ہے بہ شر نہین

کون ہے تیرا ادا سے جسے مارا ہی نہین
حال ایسا تری ہاتھو نسے ہمارا ہی نہین

دست و پا مار چکی آشنا کتنے لیکن
عشق وہ بحر ہے جسکا کہ کنارا ہی نہین

جامۂ دین محمد ﷺ مین ہین ملحد لاکہون
منکر دین نبی قوم نصاری ہی نہین

صبر مدت سی نہین جان بہی آئی لب پر
فقط اک دل غم فرقت مین دوپارا ہی نہین

حور و غلمان کی طلب کسکو ہی ہو عفو قصور
بے تری سیر چمن ہمکو گوارا ہی نہین

ای بشر کس سے کہین حال ہم اپنا جاکر
یار وہ سبکا ہے پر ایک ہمارا ہی نہین

ہین وہ مختار جفا کرتے ہین
ہم ہین مجبور وفا کرتے ہین

ہم تو غم کہاکے جیا کرتے ہین
خون دل اپنا پیا کرتے ہین

آن ہین وہ جو ادا کرتے ہین
کام عاشق کا ادا کرتے ہین

ذکر اللہ کیا کرتے ہین
ہم بہی اب گہر کو صفا کرتے ہین

حق مین ہم جنکے دعا کرتے ہین | لو وہی ہم سے دغا کرتے ہین
سنکے کہتے ہین مرا افسانہ | آپ ایسا ہی بکا کرتے ہین
دل کے زخمون پہ چھڑکتے ہین نمک | آپ یہ اور مزا کرتے ہین
ہچکی آتی ہے وطن مین شاید | یاد ہم کو رفقا کرتے ہین
ہم تو ہین درد کے خوگر ناصح | آپ یہ کسکی دوا کرتے ہین
برہمن دیر مین رہتے ہین مدام | شیخ کعبہ مین رہا کرتے ہین
کوچہ یار مین بیٹھے بیٹھے | ہم یہی چپ دیکھہ لیا کرتے ہین

للہ الحمد بشر صاحب بھی
گفتگو سے فقرا کرتے ہین

رند و بدمست لاکلام ہون مین | مین نہین ہون برای نام ہون مین
گر ہی واعظ حلال خور تو ہو | مستی بادہ حرام ہون مین
کسنے مارا ہے کون ہے صیاد | کس کا یارب اسیر دام ہون مین
خود ہی عاشق ہون عشق اور معشوق | خود پیمبر ہون خود پیام ہون مین
پابزنجیر ہون بہ شہر ختن | بندۂ زلف مشک فام ہون مین
آپ ساجد ہون آپ ہی مسجود | گہ سحر ہون تو گاہ شام ہون مین

کون ہون مین بشر خبر ہو تجھے
شاہ خاموش کا غلام ہون مین

گر تونگر ہے شاد مخمل مین | خوش قلندر ہے اپنے کمل مین
فرق آنے لگا ہے ہلچل مین | ہم ہی رخصت ہین آج مین کل مین

یہ نہین ای دل جو خوش ہی جنگل مین
چل رہین گور کی کڑا نگل مین

چل دلا دن بہلے اگر ہین تو
بات پھر گیا ہی پردہ مین منگل مین

سست سی پیش جا سکے کب شیخ
ہی تفاوت سوار پیدل مین

آؤ دیکھین تو شیخ پیکے شراب
خر کی صورت پھنسا ہی دلدل مین

رخ پہ نیلی نقاب ہے گویا
مہِ کامل چھپا ہے بادل مین

سر لپٹتے ہین پا ہی قاتل سے
اک تماشا ہی آج مقتل مین

درد اتنا تو دل مین پیدا کر
جیسے ہوتا ہی زخم و دنبل مین

کھو دیا بس نظر نہ کی جسنے
آخر کار روز اول مین

بشر اب گھر بھی اپنی آوگے یا
یہ نہین بہکے بہروسکے جنگل مین

نہ تو آزاد ہون نہ قید ہونہین
کچھ عجب قید مکر وکید ہونہین

نہین معلوم کون ہے صیاد
کسنے مارا ہی کسکا صید ہونہین

کیون کرونین سماع سی انکار
پیرو حضرتِ جنید ہونہین

گو اسی نحو عمر صرف ہوئی
تو بھی مصروف بکر و زید ہونہین

تھا وہ دل سی غلام حیدر کا
کیون نہ قربان بو عبید ہونہین

حیف کعبے کا ہو لباس سیاہ
طالب جامہ سفید ہونہین

جبکہ لا تقنطوا ہے فرمایا
کفر ہے پھر جو نا امید ہونہین

اپنی مولیٰ سے ہر نفس دن رات
ای بشر مورد نوید ہونہین

مجھے فرقت مین سر ہی بار گردن | ہی خنجر دار روی آزار گردن
ہوا سر ہجر مین آزار گردن | اتارے تیغ قاتل بار گردن
عرق مین ہی جو خوشبو گیسوی کی | نہ کیون ہو زلف پیچان بار گردن
ہی بزم یار مین شیشہ بغل مین | ہوا جو شیخ کو دیدار گردن
کرے امداد گر خنجر تو ہے وصل | مجھے ہے سدرہ دیوار گردن
پڑا بت ہی یہی اک نفس سرکش | قبول خلق ہی زنار گردن
عیان ہی نحن اقرب سے کہ ہی گنج | بزیر سایۂ دیوار گردن
گلستان ہی بدن زخموں سے سارا | جراحتہای تن ہین ہار گردن

بشر ابروی قاتل کا ہون مشتاق
ہی خنجر دار روی آزار گردن

رخ پر نور جانان سے خجل شمس و قمر دونون | فدا ہی زلف و روی یار مین شام و سحر دونون
تمہارے مصحف رخسار پہ پیش نظر اپنے | لب رنگین یہ ہین شنجرف کی زیر و زبر دونون
جسے اس عشق نے چاہا اوسے برباد کر ڈالا | ازل سے ہی اسکے ہین زیر نگین فتح و ظفر دونون
یہ شیخ و برہمن کسطرح پہونچین منزل مقصد | رہ باطل چلے ہین چھوڑ کر حق بیخبر دونون
تمہاری زلف پیچان کی قسم ہی اے مری جانی | پریشان ہین تمہارے ہجر مین دل اور جگر دونون
نہین یہ مانگ بالون مین صنم کی دیکھہ اے غافل | لگی ہین ہاتھہ قاتل کے نئی تیغ و سپر دونون
کبھی لب خشک ہوتے ہین کبھی ہوتا ہون فرقت مین | مجھے گھر بیٹھے حاصل ہین یہ سیر بحر و بر دونون
خیال خام ہی اک جا ہی ہونا دین و دنیا کا | خدا جانے کہ کیا ہو ہاتھ نہ آجائین اگر دونون
تری فرقت مین یہ حالت ہی قیس و کوہکن ملکہ | کف افسوس ملتے ہین بشر کے حال پر دونون

ردیف الواو

پہر کیا یاد رسول عربی نے مجہکو
پہر بلایا ہی مدینے مین نبی نے مجہکو

ہند سے پہر عربستان مین بلایا ہی مجہے
ابطحی یثربی مکی مدنی نے مجہکو

زہی قسمت کہ مدینے مین کیا ہی پہر یاد
سید ہاشمی و مطلبی نے مجہکو

کیا تعجب ہی جو کہتا پہرون ہر شہر و دیار
کہ سرافراز کیا اب کہ نبی نے مجہکو

قرب اور بعد کی کچہہ اصل نہین ہی عشق
کی یہ تعلیم اویس قرنی نے مجہکو

یہ مدینہ وہ ہی اک جسکی گلی ہی فردوس
گوش دل مین کہا آہستہ کسی نے مجہکو

خواب غفلت مین تہا اب تک جو مدینہ آیا
چٹکیان لیکے جگایا مری جی نے مجہکو

مین ہون دیوانہ گیسوی پیمبر کیا غم
گو نہین یاد زیارت کے قرینے مجہکو

یا نبی اک نظر لطف ادہر بہی ہو جای
کہو رکہا ہی بخدا بیخودی نے مجہکو

للہ الحمد گیا غم جو بر آیا مقصد
کر دیا شاد مدینے کی خوشی نے مجہکو

سوزن وصل سی رشتہ مرا ملجای حضور
گودڑی فقر کی اب بیجیے سینے مجہکو

عین رب صورت و سیرت مین عرب یا احمد
مار ڈالا تری اس بوالعجبی نے مجہکو

یا رسول عربی اب تو وطن پہونچا دو
کر دیا خوار غریب الوطنی نے مجہکو

خاکساری کی تمنا ہی زمین کی صورت
آرزو کب ہی کہ ملجائین دفینے مجہکو

ہجر مین تیرے شہا گہیر لیا ہے آکر
یاس و حرمان و غم و رنج سبہی نے مجہکو

جا نکر عطر لیے جاتی ہین حورین آکر
یاد مدین مین جو آتی ہین پسینے مجہکو

اب تو یہ للہ شہا دو کہین اک جا حضرت
آج گردش مین ہوئی آٹہہ مہینے مجہکو

ای بشیر لطف نبی سے نہ دیا کیا کیا کچھ
شاہ خاموش چراغ دکنی نے مجھکو

جان جاتی ہی ذرا آکے مریجان دیکھو
ورنہ پچھتاؤ گی پھر ہوگی پشیمان دیکھو

شکل دکھلادو ذرا آئنہ رو آکی مجھے
ورنہ رہجاؤگے جون آئنہ حیران دیکھو

مصحف روکے لیے ریب و فا ہی جانان
گر یقین تمکو نہو کھولکے قرآن دیکھو

شب تاریک مین زلفون کا تصور ہی نہ بلا
پھر ہوا جوش جنون سلسلہ جنبان دیکھو

غسل میت ہی مری واسطی غسل صحت
درد دل کے لیے ہی موت ہی درمان دیکھو

تربیت سفلونکی بے سود ہی گر ہو نہ یقین
شیخ سعدی کی ذرا ایکے گلستان دیکھو

کیسے ہم آئی تھی صورت مین بشر کے سامان
غیب سے کیسی ہوئی صورت سامان دیکھو

بغیر خنجر کے مار ڈالا قضا سے پہلے ادا نے ہمکو
بنایا مجنون جنون سے پہلے تمہاری زلف رسا نے ہمکو

صدا الست بربکم کی سنی تھی ہمنے تو چپ ہی رہتے
یہ کس بلا مین پھنسایا لاکر جواب قالو ابلیٰ نے ہمکو

عبث ہی تجویز بیڑیون کی یہ ہمسے وحشت زدون کی خاطر
کہ پا بزنجیر کر رکھا ہے صنم کی زلف دوتا نے ہمکو

کبھی جو ہنستا ہے چین بہ ابرو کبھی ہی خندہ دہن وہ گلرو
معاملہ ہی یہ سارا بدل فقط رولانے ہنسانے ہمکو

یہ ناز و انداز و آن کیا ہے کبھی تو آ کر گلے لگا لو

چھپا دیا زیر خاک آخر تمہاری شرم و حیا نے ہمکو

یہ دام زلفِ بتان سے لیکن نہ بچے رہے ہم ہزار صورت
ڈبویا چاہِ ذقن مین آخر ہماری فکر رسا نے ہمکو

ہمارے اُس آتش مزاج جانان کو کب غرض ہے بشر کسی سے
رقیب سی ہی ہے جو گرم صحبت یہ ہے شرارت جلانے ہمکو

زلف خمدار دکھاتے ہو بھلا یاد رکھو
مجھے دیوانہ بناتے ہو بھلا یاد رکھو

تیغ ابرو سے ڈراتے ہو بھلا یاد رکھو
خونِ دل مجھکو پلاتے ہو بھلا یاد رکھو

بیگنا ہونکا لہو برگ حنا سا ملکر
لال ہاتھون کو بناتے ہو بھلا یاد رکھو

آپ بنتے ہو کبھی شمس کبھی صورتِ ماہ
مجھے مشعل سا جلاتے ہو بھلا یاد رکھو

اے بتو خوفِ خدا کا نہین تمکو کہ مجھے
مار کر لات مناتے ہو بھلا یاد رکھو

برق و باران کا تماشا کہین دکھلاتے ہو
مجھے ہنس ہنس کے رولاتے ہو بھلا یاد رکھو

ہمین ترساتے ہو نزدیک نہین آتے ہو
دور سے آنکھ لڑاتے ہو بھلا یاد رکھو

دل چرا کر بھی ہمارا نہین شرماتے ہو
آنکھ سے آنکھ ملاتے ہو بھلا یاد رکھو

اے بشر شکل تو زاہد کی بنائی ہے مگر
رند مشرب نظر آتے ہو بھلا یاد رکھو

ہوا ہے جب سے وصال دلبر عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو
مین اوسپہ صدقے فدا وہ مجھپہ عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو

ہین اک محیط و محاط دونون بچشم حیرت جو ہمنے دیکھا
گہر مین آب آب مین ہے گوہر عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو

عجب ہی مذہب ہی عاشقون کا نہ ذکر عقبیٰ نہ فکر دنیا
ہے لیلۃ الوصل روز محشر عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو

یہ خاک و آب و ہوا و آتش بذات مطلق ہے مظہر حق
کہان سلیمان کہان سکندر عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو

تمہارے ابرو کے خم مین جانان مین دیکھتا ہون عجب ہی سامان
ہین تیغ عریان کی صاف جوہر عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو

یہ مہر و مہتاب اور اختر ثمر شجر بیخ و برگ اور بر
ہے اپنے رب کا ہر ایک مظہر عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو

عیان مین ڈھونڈھو نہان مین پاؤ نہان مین ڈھونڈھو عیان مین دیکھو
ہے بر مین تخم اور تخم مین بر عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو

ہے ایک خون نبی و حیدرؓ ہی ایک روح نبی و حیدرؓ
ہی ایک نور نبی و حیدرؓ عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو

بشر ہے دلشاد غم سے تیرے ہے سوز و غم مین حیات اوسکی
کہ جیسے آتش مین ہو سمندر عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو

نہ پائے رفتن نہ جائے بودن عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو
دم نہفتن نہ تاب گفتن عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو

بغیر امداد عشق اے دل طلب کی ہی راہ سخت مشکل
کہ ہر قدم پر ہے ایک رہزن عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو

کہان ہی ظالم کہان ہی عادل کہان ہی عالم کہان ہی جاہل

کہان ہیزال اور کہان تہمتن عجب تماشا ہی کچھ نہ پوچھو
جو کچھ ہے اعمال کی ہے شامت زبان پہ لاؤن تو ہی شکایت
رضا پہ راضی ہون قبلہ من عجب تماشا ہی کچھ نہ پوچھو
گلے مین ہر طوق غم کا بھاری ہون غرق دریای شرمساری
کہ اشک خجلت سی تر ہے دامن عجب تماشا ہی کچھ نہ پوچھو
سنائین ہم کسکو حال اپنا بداغہاے فراق جانان
ہمارا سینہ ہی رشک گلشن عجب تماشا ہے کچھ نہ پوچھو
عیان نہان ہی نہان عیان ہے نکچھ عیان ہی نکچھ نہان ہے
گمان ہمارا ہے یار و دشمن عجب تماشا ہی کچھ نہ پوچھو
فراق جانان مین ہو مین حیران صفات جانان ہین مجھ مین پنہان
ہے جیسے آتش بہ سنگ و آہن عجب تماشا ہی کچھ نہ پوچھو
نہ کوئی اپنا نہ ہم کسیکے بشر غرض کیا ہے پھر کسی سے
ہمین ہین بت اور ہمین برہمن عجب تماشا ہی کچھ نہ پوچھو

تنگ اتنا تو نکر دیدۂ گریان مجھکو
پاٹ دریا کا ہوا گوشۂ دامان مجھکو

آگیا یاد جو وہ رشک گلستان مجھکو
بوستان یاد رہی پھر نہ گلستان مجھکو

کھنچ گئی جبکہ تصور مین صنم کی تصویر
کردیا جلوۂ رخسار نے حیران مجھکو

سرکشی اوس بت کافر سے کرے جو سرمو
کبر ایسا نظر آیا نہ مسلمان مجھکو

دن مین تارے نظر آجاتے ہین گن لیتا ہون
کیا ہی بھولی نہین جاتی شب ہجران مجھکو

مصحف رو کا تصور ہے شب و روز مجھے
دل سیپارہ ہون بس ہی یہی قرآن مجھکو

زلف ہی معنی واللیل نہین فرق ذرا
شرح والشمس ہوئی صورت جانان مجھکو

قیس لیلی سا جہان پردہ نشینون مین چھپا
جوش وحشت نی دکھایا وہ بیابان مجھکو

شب کو مین دیکھتا ہون خواب پریشان کیا کیا
یاد آتی ہی جو وہ زلف پریشان مجھکو

خلق ہر سمت سی آنے لگی نذرین لیکر
خوب رسوا کیا تونے دل نادان مجھکو

خاک باقی نہین ہون ایک خیالی پتلا
کسقدر تونے جلایا شب ہجران مجھکو

ذبح قاتل جو نکرتا تو نہوتا مین شہید
آب شمشیر ہوئی چشمہ حیوان مجھکو

اسقدر خندہ دہن کا ہی تصور مجھکو
دہن زخم ہے مثل گل خندان مجھکو

اک نہ اک روز عدم تک مجھی پہونچائیگا
بن گیا سیل فنا یہ دل نالان مجھکو

رشک غلمان و صنم حور سی بہتر ہی مجھے
سیب جنت سے ہی خوش سیب زنخدان مجھکو

جب سے ہے آنکھہ لڑی پر ہی گہر سی دامن
موتی رلواتا ہی کیا کیا در دندان مجھکو

کشتہ کسکے لب خندان کا الٰہی ہون مین
کہ ہر اک زخم جگر ہے لب خندان مجھکو

لب پہ دم جان ہی بیچین پریشان دل ہے
دیکھہ تو جاؤ ذرا آکے مریجان مجھکو

دیکھیے کون سے دن وصل میسر ہوگا
زندگی ہوگئی ہے ہجر مین زندان مجھکو

تیرا کوچہ ہی مریجان وہ تحیر کا مقام
کہ ہی ہر نقش قدم دیدۂ حیران مجھکو

للہ الحمد کہ منت کش سوزن نہوا
حق نے بخشا جو لباس تن عریان مجھکو

لب دریا مہ کامل پہ فدا ہوتا ہون
یاد آجاتا ہے جسدم رخ تابان مجھکو

پوچھتے کیا ہو بشر مجھسے بقول غالب
شرم آتی ہی جو کہتے ہین مسلمان مجھکو

عشق صنم مین نام سن اے دل گر نیک نہین بد کچھہ تو ہو

سن بات مری بیکار رہا باش اب خالی نباشد کچھہ تو ہو
یہ فقر کا کوچہ ہے مشکل کیا خالی باتون سے حاصل
محمودہ نصیرہ شغل سرمد بطریق احمد کچھہ تو ہو
ایمان نہین اوسکو بخدا ہے جان لو اوسکا قلب سیاہ
سچ پوچھیے تو ایمان کی نشانی عشق محمد کچھہ تو ہو
یہ مکر و فریب و کید و دغا جو شیخ تمہارا ہے شیوہ
فرسنو ہو تم یا سید و یا حضرت ارشد کچھہ تو ہو
کو ایک نفس ہے یان رہنا پر کوئی ٹھکانا بھی تو ہو
ہان دشت جنون یا کنج قفس یا گوشۂ مرقد کچھہ تو ہو
ہون جیسے بگولا سرگردان ای یار رہون تو رہون مین کہان
ہان کعبہ مدینہ شاہ نجف بغداد کی سرحد کچھہ تو ہو
مین اوسپہ بجان و دل ہون فدا اور اوسکو نہین ہے کچھہ پروا
کچھہ ایسی کرو تدبیر بشر جو کار بر آمد کچھہ تو ہو

شمع کی ایسی لگی لو دل پروانے کو
کچھہ بھی پروا نہین تیار ہے جل جانے کو
سمت معمور چلے چھوڑکے ویرانے کو
آج تو ہم بھی چلے کعبہ سے بتخانے کو
زلف پرپیچ کا کیونکر نہ رہے دلکو خیال
سلسلہ چاہیئے زنجیر کا دیوانے کو
کہدو زاہد سے رہے زہد مبارک تجھکو
ہم تو اب چھوڑکے مسجد چلے میخانے کو
لعل لب گوہر دندان کی تصویر مین ترسے
ہم بھی ہیرے کی کنی کھائین گے مرجانے کو
قیدی زلف ستمگار ہوے ہین جب سے
خون دل پینے کو ہے اور رہے غم کھانے کو

دل صد چاک بہلا کیون آپ پہنے کاکل مین
راستہ زلف پریشان سے ہی شانے کو

جانب یار سے انداز و ادا غمزہ و ناز
یہ سب آئے ہین مری جان کے لیجانے کو

چہوڑا دامن نہ ترا بہنے منایا سب نے
یان تلک موت بہی آئی مجہے سمجہانے کو

سنگ پارس سے غرض ہمکو نہ اکسیر سے کام
کیمیا جانتے ہین خاک مین ملجانے کو

دل ہی عشق کو کب زندہ سمجہتے ہین اسم
زندگی جانتے ہین عشق مین مرجانے کو

خانۂ دل مین چلے آو یہ ہے آپ کا گہر
کیا کسی غیر کا دل سمجہے ہو شرمانے کو

تنگ چشمون سے کیا کام یہ دل تنگی نے
گو رہی تنگ ملی پانون کے پہیلانے کو

میکشو دیکہین گے آنکہو نسے کسی دن ہم بہی
مے کو میخانہ کو اور ساقی کو پیمانے کو

کشش عشق نے آخر یہ اثر دکہلایا
دلربا گور تک آیا مجہے دفنانے کو

رشک ہے خامۂ بہزاد کو اور مانی کو
دیکہکر میرے تصور کے پریخانے کو

غیر کو پاس بٹہاتا ہے جہا تو دیکہو
بزم مین وہ بت ترسا مجہے ترسانے کو

آگ لگتی ہے بستر غیر کی صحبت سے ہمین
یہ شرارت تہی فقط یار کے بہڑکانے کو

کہتے ہین جس کو لوگ فقیری نام ہے کسکا دیکہو تو
آنکہین کہولو آؤ ذرا یان کیا ہے تماشا دیکہو تو

خود آپ خدا ہے جلوہ نما ہر شان مین اور ہر صورتمین
آنکہون سے اپنے اوٹہا کے صاحب خودی کا پردا دیکہو تو

اوسیکی صورت پیش نظر ہے اوسیکا جلوہ زیر و زبر
مصحف روئے جانان ہے ہر حرف کا معنے دیکہو تو

کہینچ کے لا بر لاالٰہ الا اللہ مین دم لو ذرا
ہُو مین ہُو ہو جا کر صاحب مزا فنا کا دیکہو تو

شان جلالی شان جمالی دونون صفت اک ذات کی ہین
دیر و حرم مین کون ہے قبلہ کیا ہے کلیسا دیکہو تو

شیخ جی صاحب چہوڑ کے مسجد آؤ ذرا میخانے مین
مستی جام بادہ وحدت چہوڑ مصلا دیکہو تو

بہید نہین کہلتا یہ کسی پر غیر از مرشد کامل کے
ہستی انسان کہتے ہین جسکو کیا ہے معمّا دیکہو تو

مین گل ترسا دیکہ کے اوسکو باغ جہان مین خار ہوا
وصل کو ابتک ترساتا ہے وہ بت ترسا دیکہو تو

دیکہیے اللہ خیر کرے ہے چلا بہ عزم کوچۂ یار
عشق و ہمت ساتہ لیے ہے خاک کا پتلا دیکہو تو

جلوہ نما ہے دل کے اندر عکس جمال چہرۂ یار
قلب جسے کہتے ہین یہی ہے عرش معلّیٰ دیکہو تو

آن وادا کو چہوڑ کے جانان چلیے ذرا از بہر خدا
کیونکر ہے فرقت مین تمہاری حال بشر کا دیکہو تو

جو تم عشق نبی کا اپنے دل پر داغ غم لیلو
تو پہر اوس کی عوض بیشک گلستان ارم لیلو

قد پاک پیمبر کا اگر کچہ وصف لکہنا ہو
تو شاخ طوبیٰ فردوس کا پہلے قلم لیلو

یہ کیا جلدی ہے اے اشکو چلی گہر سے نکلکر تم
چلو چلتے ہین اب ہم بہی کوئی ساعت تو دم لیلو

شتاب عشق احمد لکڑ ہی ہی لو جو لینا ہو
بہت لیلو تو اچھا ہی جو کم چاہو تو کم لیلو

کہا جبریل نی مجھکو رسول اللہ کے آگے
بشر صاحب کرو سجدہ بڑہو جلدی قدم لیلو

قاصدا جلد اب روانا ہو
خیر سے تیرا آنا جانا ہو

بعد تسلیم عرض یون کرنا
تم ہو سلطان شہ زمانا ہو

ہی یہی آرزو یہی ارمان
میرا سر تیرا آستانا ہو

تاب طاقت نہین رہی مجھہ مین
ای ستمگر جو آزمانا ہو

تو ہی راضی تو مین ہی راضی ہون
تجھے منظور گر ستانا ہو

دل ویران ہو غم مین یان اولجھا
آئنہ وان ہو زلف و شانا ہو

خندۂ زخم دل کو دیکھہ مرے
غنچہ سان تجھکو مسکرانا ہو

تجھکو ہنسنا مبارک اور مجھے
ہجر مین اشک کا بہانا ہو

آرزو کب ہی دل مین تیری سوا
دین و دنیا کا کارخانا ہو

اسے بشر زاہد ریائی سے
میرا کندہ نہ موئی عانا ہو

مجھے الفت ہی جو کرتا ہون نصیحت تجھکو
ورنہ معلوم ہی پیاری مری عادت تجھکو

دی خداوند جہان دولت و عزت تجھکو
حق تعالی رکھی دنیا مین سلامت تجھکو

میری مونس مری دلبر مری جانی پیاری
رکھی اللہ بصد عیش و مسرت تجھکو

جیسی الفت ہی مری دلمین تری ای دلبر
ہوگی چوتہائی بھی گر میری محبت تجھکو

یہ یقین ہی کہ رہیگا تو اوسی کا پابند
مینے کی ہی دم رخصت جو نصیحت تجھکو

پاؤن اپنا تو نہ رکھہ میری کہی کے باہر ورنہ آخر کو بہت ہوگی ندامت تجھکو
گرچہ قسمت نے جدا تجھسے کیا ہی مجھکو یاد کرتا ہون مگر ہر دم و ساعت تجھکو
بدمعاشون سے بہت دور ہی رہنا اچھا ورنہ کر دیگی برا سفلونکی صحبت تجھکو
ہر دم ایجان من اب حق سے دعا ہی یہ مری بامراد آؤ تمہین اور رہاؤن سلامت تجھکو
حق سے بس ہی یہ عاصی کا ارمان ہی یہی کری تسلیم جہان ازرہ طاعت تجھکو
تو سلامت رہی قربان ہون مین تجھپر مجھ پہ آ جائی جو آئی ہو مصیبت تجھکو
کوئی سمجھے کہ نہ سمجھے مجھے کیا اورون سے حق نے بخشی ہی عجب عزت و حرمت تجھکو
یہی امید ہی حق سے یہی ہر دم ہے دعا دین و دنیا کی عطا حق کری نعمت تجھکو
قصد بہوپال کا ہی جاتا ہون آگرسے آج دیکھون پھر آکے سلامت بکرامت تجھکو
جی مین اک خار کہٹکتا ہی یہان صبح و مسا چھوڑ آیا جو وہان ای مری راحت تجھکو
دلسے کہتا ہون نکل جائینگے فرقت کے دن پھر نظر آئیگی اللہ کی قدرت تجھکو
آرزو ہی کہ ہون سب دوست تجھی دیکھکے شاد اور جلین دیکھکے سب اہل عداوت تجھکو
جا وہ ہی تری باعث سے مجھے باغ ارم جان سے چاہتا ہون مین بحقیقت تجھکو
پھر کہے دیتا ہون یہ بات مری یاد رہے پھر سہ کرّر یہی کرتا ہون نصیحت تجھکو
جنسے بیزار ہون مین اون سے تو رہنا بیزار میری تاکید ہی یہ ازرہ الفت تجھکو
بول بالا رہی تیرا یہی حق سے ہی دعا کری تسلیم ہر اک شہر کی خلقت تجھکو
رہی ہر ہو پہلا تو گلشن عالم مین مدام رکھی سرسبز خدا ای سہی قامت تجھکو

ہی بشیر کی یہی خالق سے دعا صبح و مسا
یعنی دنیا مین خدا رکھی سلامت تجھکو

ردیف الہا

زندہ رہوں میں پیروی مصطفےٰ کے ساتھ
دم نکلے نام نائب خیر الوریٰ کے ساتھ

کیا کام ای بشر اوسے رنج و بلا کے ساتھ
الفت ہو جسکے دل میں شہ کربلا کے ساتھ

کرتے ہو ذبح کیوں مجھے تیغ جفا کے ساتھ
ہو جائیگا یہ کام ادا اک ادا کے ساتھ

ایسے وہ رات بھر رہے شرم و حیا کے ساتھ
نا آشنا ہو جیسے کسی آشنا کے ساتھ

مے کو برا کہے تو کہے کس زبان سے
بت کو جو بت کہا نہ ہو خوف خدا کے ساتھ

روتا ہوں مثل ابر جو اوس مہ کے سامنے
بجلی وہیں گراتے ہیں وہ مسکرا کے ساتھ

تیرا تو نام ہوگا طبیب اور میرا کام
تھوڑا سا زہر بھی تو ملا دے دوا کے ساتھ

سوجھی نہ ابتدا میں ہمیں انتہا کی کچھ
پھانسا بلا میں ہمکو جواب بلیٰ کے ساتھ

بی یسمع دلیل ہے بی یبصر بھی ہے
باقی فنا کے ساتھ ہے فانی بقا کے ساتھ

خرقہ نہ پارسائی کا ہو جائے رہن مے
مسجد چلا ہے آج بشر پارسا کے ساتھ

مر چلے ہیں جو خیال بت گلفام کے ساتھ
سوئیں گے چین سے ہم گور میں آرام کے ساتھ

دیدہ و بوسہ لب شیریں کا میں ہوں عاشق چشم
چاہیے مصری بھی جانان مجھے بادام کے ساتھ

کفر زلف بت کافر پہ فدا ہوں دل سے
سو منو میرا تو اسلام ہے اس لام کے ساتھ

غیر مے گر مجھے خوش آتے تھے کیونکر
عمر میخانے میں گذری ہے مری جام کے ساتھ

تھا جو ہونا وہ ہوا روز ازل سے پہر اب
ہمکو کیا بحث ہے اس گردش ایام کے ساتھ

زلف اور رخ کا عجب ہمنے تماشا دیکھا
شام ہے ساتھ سحر کے تو سحر شام کے ساتھ

عجب حسرت حشم و دولت دنیا سی بشیر
کونسی چیز گئی گور مین بہرام کے ساتھہ

مقام لاتعین مین نہ اپنا ہے نہ بیگانہ — نہ گل ہے اور نہ بلبل ہے نہ یان ہے شمع و پروانہ
نہ ساقی ہے نہ بادہ ہے نہ شیشہ ہے نہ پیمانہ — نہ رندی ہے نہ تقوی ہے نہ مسجد ہے نہ میخانہ
نہ عالم ہے نہ جاہل ہے نہ فاضل ہے نہ واصل ہے — نہ غافل ہے نہ عاقل ہے نہ دانا ہے نہ دیوانہ
نہ دوزخ ہے نہ جنت ہے نہ راحت ہے نہ کلفت ہے — نہ کافر ہے نہ مومن ہے نہ کعبہ ہے نہ بتخانہ
نہ اسفل ہے نہ قابل ہے نہ ظالم ہے نہ عادل ہے — نہ دریا ہے نہ ساحل ہے صدف ہے اور نہ دردانہ
نہ ناقص ہے نہ کامل ہے نہ فاضل ہے نہ عامل ہے — نہ دلبر ہے نہ بیدل ہے نہ افسون ہے نہ افسانہ
نہ مجنون ہے نہ لیلی ہے نہ ایسا ہے نہ ویسا ہے — نہ گلشن ہے نہ صحرا ہے نہ آبادی نہ ویرانہ
وہی ہے جلوہ گر جانان بہر رنگی بہر شانے — کہین سائل گدا صورت کہین با فر شاہانہ

بشیر مین کھاؤنگا ٹھوکر نہ ہرگز کوی وحدت مین
کہ ہے رہبر مرا سید معین الدین مردانہ

ردیف الیاء

نائب ختم رسل سرور پاکان ہے علی — قبلہ دین ہے علی کعبۂ ایمان ہے علی
زور بازوی نبی فخر جناب آدم — باعث کون و مکان مظہر یزدان ہے علی
اسد اللہ و ید اللہ لقب ہے اونکا — مصحف ناطق و ہم جامع قرآن ہے علی
ہل اتی دیکھہ لو ہے شان مین جسکی آیا — وہی ہمنام خدا مخزن احسان ہے علی
لحمک لحمی کہا حق مین نبی نے جس کی — وہ وصی ہے وہ ولی وہ شہ مردان ہے علی

خامۂ کاتبِ قدرت کا علی ہے مختار
خوب و زشتِ خطِ تقدیرِ ہر انسان ہے علی

بخدا پنجتن پاک سے الفت ہو جسے
اوسکا حامی و مددگار و نگہبان ہے علی

عالمِ علمِ لدُن باب دیارِ عرفان
دردِ جان و دلِ بیمار کا درمان ہے علی

قاسم النار ہے اعدا کے لیے روزِ جزا
قاسمِ خلدِ بریں بہرِ محبان ہے علی

دستگیرِ دو جہان مونسِ جانِ ناساز
میرِ سامان ہر اک بے سرو سامان ہے علی

ہے علی بعد محمدؐ کے وصی اور ولی
میرا آقا مرا مولیٰ مرا سلطان ہے علی

زیبِ صدرِ نبوی کا ہوں ازل سے مفتون
جان اور دل ہے علی دین اور ایمان ہے علی

جستجو میری علی آرزو میری ہے علی
میرا مقصود علی ہے میرا ارمان ہے علی

ہے علی باعثِ افزائشِ دینِ اسلام
صاحبِ تیغِ دو پیکر سرِ میدان ہے علی

مٹ گیا کفر ہوا دینِ محمدؐ روشن
قاتلِ کفر علی قوتِ یزدان ہے علی

کونسا دوست رہا فیض سے اوس کے محروم
چشمۂ فیض علی قلزمِ احسان ہے علی

اوس کا وہ وصف لکھے کوئی کہ جس کے آگے
پست ہے شانِ سلیمان وہ ذیشان ہے علی

دل ویران ہے مرا حبِّ علی سے آباد
بہر آبادیِ کاشانۂ ویران ہے علی

جس کا مولیٰ ہے نبی اوسکا علی ہے مولیٰ
جس کا سردار نبی اوسکا سلیمان ہے علی

بشیر اپنا یہ عقیدہ ہے اگر سچ پوچھو
دین مومن علی ایمان مسلمان ہے علی

شاہِ خیبر شکن و حیدرِ صفدر ہے علی
شافعِ روزِ جزا ساقیِ کوثر ہے علی

مجمعِ خوبیِ ہر ایک پیمبر ہے علی
غیرتِ خضر علی رشکِ سکندر ہے علی

کہا احمدؐ نے جسے بابِ دیارِ عرفان
بس وہی قوتِ بازوئے پیمبر ہے علی

جبکہ ہون دوشِ محمدؐ پہ قدم حیدر کے
ہی وہ مرتد جو کہے سب کے برابر ہے علی

مالکِ مُلکِ نبی وارثِ صدرِ احمدؐ
کُنتُ مولیٰ ز نبی بر سرِ منبر ہے علی

عین ہی غیر نہین نورِ علی و احمدؐ
جوہرِ آئینۂ ذاتِ پیمبر ہے علی

برشِ تیغِ پیمبر ہے جنابِ حیدر
سبحان آفرین فتحِ درِ خیبر ہے علی

ہی علی شبّرِ خدا روحِ امین کا اُستاد
کون کہتا ہی سلیمان کی برابر ہے علی

ہی وہ سلطانِ عجم میرِ عرب شاہِ نجف
دافعِ ظلمتِ کفر و مہ انور ہے علی

ابنِ عمِّ نبی و زوجِ بتول و حیدر
صدر آرا ہے نبی بعد پیمبر ہے علی

کس کا مقدور ہی جو رتبۂ حیدر سمجھے
بعد احمدؐ ز ہمہ افضل و برتر ہے علی

کیا حق نے اوسی مختار کے گھر کا مختار
کاتبِ نیک و بد لوح مقدر ہے علی

میرا آقا مرا مولیٰ مرا دین و ایمان
میرا مرشد مرا ہادی مرا رہبر ہے علی

خارجی حبِّ علی کو جو کہے ہے بدعت
اے بشر اوس کے لیی تیغِ دو پیکر ہے علی

بشر کون ہی جو نبی کا وصی ہے
خدا کا ولی وہ علی ہے علی ہے

عیان صورتِ شمس شان علی ہے
نبی کا وصی وہ خدا کا ولی ہے

ولایت کی لائق نیابت کے قابل
علی ہے علی ہے علی ہے علی ہے

علی سب سی افضل علی سب سے اعلیٰ
جو کچھہ ہے وہی ایک بعد نبی ہے

تعصب سی مطلب نہ کچھہ رافضی سے
علی دین و ایمان مرا جان و جی ہے

جو یاور ہی ہر شخص کا بیکسی مین
وہ مشکلکشا جانشینِ نبی ہے

ہین صدیق عاشق تو فاروق شیدا
کہ ہر سخت مشکل مین حامی علی ہے

علی سب سے اول علی سب کے آخر — علی افتخارِ نبی و ولی ہے
علی سرِّ حق ہے علی راز حق ہے — نہاں ہے عیاں ہے خفی ہے جلی ہے

ہے نادِ علی اے بشیر ورد میرا
وظیفہ مرا یا علی یا علی ہے

صاحبِ ذوالفقار حیدر ہے — شاہ دلدل سوار حیدر ہے
دیدِ حیدر ہے طاعتِ یزدان — شانِ پروردگار حیدر ہے
انبیا کے لیے بقولِ رسول — باعثِ افتخار حیدر ہے
صادق و عادل و سخی و شجیع — ایک دو تین چار حیدر ہے
احمدِ پاک پر بجان و بدل — عاشقِ جان نثار حیدر ہے
بحرِ علم آئے ہین گویا — گوہرِ شاہوار حیدر ہے
دیکھو لولا علی لہلک عمر — علم پروردگار حیدر ہے
حق نے تیغ اور نبی نے دی دختر — وہ بشر باوقار حیدر ہے
ابنِ عم جانشین وصی نبی — سب کا دار و مدار حیدر ہے
ذاتِ احمد ہے جیسے ختم رسل — خاتمِ چار یار حیدر ہے
جائین حاسد حسد سے دوزخ مین — اسمین بے اختیار حیدر ہے
ہے نمودِ دو کون ذاتِ علی — بودِ دار القرار حیدر ہے
اشقیا کے ستم کے داغون سے — سینۂ لالہ زار حیدر ہے
ہے وہ مشکل کشاے ہر دو جہان — سخت مشکل مین یار حیدر ہے
باعثِ زورِ دینِ پیغمبر — کہتے ہین دیندار حیدر ہے

یا علی یا علی ہے وردِ زبان
حامیٔ روزگار حیدر ہے

سالکانِ طریقِ وحدت کا
رہبر و دستدار حیدر ہے

مجھسے عاصی کا کون ہی حامی
گر ہے روزِ شمار حیدر ہے

میرا مذہب علی علی ملّت
میرا مختار کار حیدر ہے

ای بشر ہم ہین اور حبِّ علی
راحتِ جانِ زار حیدر ہے

نظر اس لیے اپنی سوی علی ہے
کہ آئینۂ ذات روئے علی ہے

بنایا ہے وان اس لیے ہم نی مسکن
کہ مانندِ فردوس کوئے علی ہے

صبا مین نہین طالب نکہتِ گل
رچی مغز مین میرے بوئی علی ہے

ہی خلدِ برین کوچۂ شاہِ مردان
جو کوثر ہے وہ آب جوئی علی ہے

دکھا دے الٰہی مجھے روی حیدر
کہ اک عمر سے جستجوئے علی ہے

تمنا نہین ہے کوئی اور مجھکو
کہ دل مین مری آرزوئے علی ہے

جو ہے وصفِ احمد وہ ہی وصفِ حیدر
جو ہی خوی احمد وہ خوئے علی ہے

بھرا ہی تصور سے سینہ ہمارا
جو آتی پسینے سے بوئے علی ہے

بلاشک ہی روئی علی روزِ جنت
بشر لیلۃ القدر موئی علی ہے

مری دلمین بھری یادِ علی ہے
مجھی وردِ زبان نادِ علی ہے

مجھی کچھ غم نہین دونون جہان مین
مدد پر حبِّ اولادِ علی ہے

سگِ درگاہِ شبیر کبریا ہون
مرا دل عشق آبادِ علی ہے

مجھے جو دیکھہ لیتا ہی جہان مین | وہ کہتا ہی یہ آزادِ علی ہے
کہان مین اور کہان الفت علی کی | خدا عالم ہے یہ دادِ علی ہے
ہی اُسکا دو جہان مین خانہ آباد | جو کوئی دل سے بریادِ علی ہے
وہی فرمانِ مولیٰ ہی بلاشک | دلا جو کچھہ کہ ارشادِ علی ہے

مرے دل مین جو ہی الفت علی کی
بشر بیشک یہ امدادِ علی ہے

خاموش پیر پیر اسلطان الاولیا ہے | ہادی ہی پیشوا ہی رہبر ہی رہنما ہے
رتبہ ہی اوسکا عالی ہی بیکسون کا والی | ہی وہ طبیبِ دلہا ہر درد کی دوا ہے
فرزندِ ابنِ حیدر سرمایہ پیمبر | محبوبِ مصطفیٰ ہی مقبولِ کبریا ہے
وحدت نما بکثرت کثرت نما بوحدت | عکسِ جمالِ جانان در پیش آئنا ہے
ہند و عرب عجم مین مشرق سی تا بمغرب | مانند مہر روشن نام اوسکا جا بجا ہے
مسند نشینِ حیدر قطبِ دکن مقرر | ذی مہر و ذی عطا ہی فی لطف و ذی سخا ہے
اوس گل کا وصف مجھسے ممکن نہین بیان ہو | دیکھا ہی جس نے اوسکو وہ خوب جانتا ہے
پایہ نہ پایا اوس کا جز عارفانِ کامل | خادم ہر ایک اوسکا درویش بوریا ہے
قطبِ دکن ہی خاموش ہمنام والیِ ہند | مقصود دہر بشر ہے ہر درد کی دوا ہے
واعظ کی سن نہ بکبک اے دل کبھی کہ یہ تو | دیوانہ ہی سڑی ہی احمق ہے باؤلا ہے
کیون چاک پیرہن ہی گل کا چمن کے اندر | کسواسطے گریبان فانوس کا قبا ہے
اسرارِ نحن اقرب ہر لفظ سے ہویدا | آتی فاینما کی ہر سمت سے صدا ہے
دیکھا بشر کو ہمنے اک مستِ لاابالی | عابد نہ متقی ہے زاہد نہ پارسا ہے

یا رسول اللہ مری فریاد ہے — داد دو میری کہ وقت داد ہے

کیون نہ پوری ہون مری ارمان سب — گر مدد پر آپ کی امداد ہے

اس کمینے پر کرم ہو کیونکہ یہ — کلبِ راہِ حضرت سجاد ہے

دل مرا توحیدِ کشفی مین ہو قید — دین و دنیا سے مگر آزاد ہے

تنگدستی فاقہ مستی بیکسی — بےبسی نے کردیا برباد ہے

ہو کرم صدقہ معین الدین کا — وہ مرا مرشد مرا استاد ہے

آپ کی فضل و کرم سے یا نبی — ہند کی اقلیم سب آباد ہے

لطف میری حال پر کچھ ہے ضرور — دیکھتا ہون دل تو از حد شاد ہے

ق

ہے یہی اب عرض میری یا رسول — التجا ہے اور یہی فریاد ہے

جامۂ اَلفقرُ فخری ہو عطا — اور سب مقصد سے دل آزاد ہے

اہل دولت سے رہے بیزار دل — انمین ہر فرعون ہو شداد ہے

ہو مری حاجت روائی غیب سے — یا محمد وقت استمداد ہے

گرچہ عاصی ہو مگر ہے آپ کا — آپ کو بھی کچھ بشر کی یاد ہے

ہو بشر پر رحمت کی اک نظر — آپ کا آخر یہ خانہ زاد ہے

معرفت پر ہو بشر کا خاتمہ
خاتمہ بالخیر ہو فریاد ہے

نظر ملا سے کبھی جو ہم سے کہان یہ قدرت سحاب مین ہے

بھرا ہوا ایک غم کا دریا ہماری چشمِ پر آب مین ہے

نہ یار گلرو مین لطف ہے کچھ نہ کچھ شراب و کباب مین ہے

یہ تین چیزون کا لطف پوچھو تو عین عہد شباب مین ہے
جو خاک ہو راہ مرتضیٰ مین پہر اوسکو کیا غم ہی دوسرا مین
حصول مطلب قسم خدا کی محبت بو تراب مین سے ہے
اوسی سے رونق ہی انجمن کی اوسی سے روشن ہی بزم عالم
اوسی کا جلوہ فلک کے اوپر قمر مین ہے آفتاب مین سے ہے
نہ دیکھا جسنے یہان عزیزو نہ ہوگا دیدار حشر مین بہی
خلاف اسکو نہ جانو اسکی دلیل ام الکتاب مین ہے
غلام خاموش پیر کا ہون یہا نکا غم ہے نہ وانکا لیکن
رہی وہ خوشنود مجہسے یارب یہ عرض تیری جناب مین ہے
کہین عیان مثل ماہ روشن لبشر کی نظرون مین جلوہ افگن
کہین صدف مین بشکل گوہر نقاب مین ہی حجاب مین ہے

عاصی کو تیری وسعت رحمت پہ ناز ہے
بیشک تو بی نیاز ہی بندہ نواز ہے
رکہنا قدم سنبہل کے اگر امتیاز ہے
دنیا کے ہر قدم پہ نشیب و فراز ہے
جو ہی کلیم وہ ہی سمیع و بصیر ہے
مین مثل نے ہون یار مرا نے نواز ہے
جسطرح تار ساز مین در پردہ ہی صدا
اسطرح مجہہ مین یار کا پوشیدہ راز ہے
اس عشق و حسن کا ہی عجب کچہہ معاملہ
محمود کی جبین کف پای ایاز ہے
یان آرزوی دید ہی اور اشتیاق وصل
وان غمزہ و کرشمہ و انداز و ناز ہے
وان شان بی نیازی و جوش غرور حسن
یان فرط انکساری و عجز و نیاز ہے
جب آپ آی ہم نہ رہی قصہ مختصر
باقی نہ آرزو نہ امید دراز ہے

کھنچ جای پوست سر ہی قاتل کی ساتھ
عاشق کی یہ نماز ہی وہ جا نماز ہے

جو سوختہ ہو سوز محبت مین شمع سان
اوسکی ہر ایک بات بشیر دلگداز ہے

نہ کثرت چیز دیگر ہی نہ وحدت چیز دیگر ہے
بظاہر گرچہ ان دونون کی صورت چیز دیگر ہے

کہان اہل عداوت کا گذر راہ محبت مین
محبت چیز دیگر ہی عداوت چیز دیگر ہے

ہی ظاہر گرچہ عالم مین کہ لیس کمثلہ شیئ
مگر باطن مین انسانکی حقیقت چیز دیگر ہے

بیان دوستی و اشتیاق و آرزومندی
یہ سب رسم زمانہ ہی محبت چیز دیگر ہے

زبانی دوستداری خیرخواہی عافیت جوئی
یہ باتین ہین خوشامد کی رفاقت چیز دیگر ہے

ادہر آؤ یہان بیٹھو میان صاحب مزاج اچھا
یہ منہ دیکھی کی باتین ہین مروت چیز دیگر ہے

فراغت خاک ہی اونکو تونگر ہین جو دنیا مین
ہین سارے مبتلای غم فراغت چیز دیگر ہے

نہین یک بینی و دو گوش معنی آدمیت کے
حقیقت پوچھیے تو آدمیت چیز دیگر ہے

اگر ہو نفس پر قابو تو کر سبکو نصیحت تو
تکلف بر طرف واعظ نصیحت چیز دیگر ہے

پی تسخیر یہ صوم و صلوٰۃ و نان بی روغن
ریاکارونکی باتین ہین ریاضت چیز دیگر ہے

حدیث و فقہ و تفسیر و بحث صرفی و نحوی
جتاتا ہی فضیلت کا ہدایت چیز دیگر ہے

تہجد چاشت اشراق و تلاوت اور تنہائی
طریق زہد ہی لیکن عبادت چیز دیگر ہے

حقیقت مین ہین دونون ایک نادان ہی جو کہتا ہے
شریعت چیز دیگر ہی طریقت چیز دیگر ہے

ولایت کو کہا افضل نبوت سی پیمبر نے
ولایت چیز دیگر ہی نبوت چیز دیگر ہے

یہ لڑنا مارنا مرنا بشیر ہے قوت حیوان
جو ہی انسان کی طاقت وہ طاقت چیز دیگر ہے

تم بن ہی کون ای شہ دنیا و دین مجھے
مجھسے تمھین ہزار ہین تمسا نہین سے مجھے

علم الیقین سے شاہد عین الیقین ملا
اب ہو وصال شاہد حق الیقین مجھے

دیدار کی بھری ہوئی ہی دل مین آرزو
یان گر نہ آئین آپ بلالین وہین سے مجھے

اچھا ہون آپکا ہون برا ہون تو آپ کا
یا پیر دستگیر نہ بہولو کہین سے مجھے

گھیری ہوئی ہی دلکو تمنای پاے بوس
دنیا کی آرزو ہی نہ پروای دین مجھے

مانند صبح عید ہو ہنگامہ حشر کا
دکھلا دو گر جمال دم واپسین سے مجھے

پوشیدہ و عیان پس و پیش اور تحت و فوق
تم ہی تو جلوہ گر نہ ہو یسار و یمین سے مجھے

دوزخ مین جاے خلد نہ دیکھون جو آپکو
مطلب مکان سے ہی نہ امید مکین مجھے

صحرای ہجر مین ہو نمین گریان بشوق چشم
کیون گھورتی ہین دشت مین آہوی چین مجھے

ہر آن اک پیام نیا ہے براہِ دل
یاد آپکی ہی صورت روح الامین مجھے

آجای میری خانۂ دل مین مقیم دل
حاصل ہو جلد زیب مکان بالمکین مجھے

اس منزل خراب مین ہی فکر گوشہ نشین
اول کی کچھ خبر ہی نہ ہی آخرین سے مجھے

ہرگز نہ ہوئے ہوگے کہ ہو نمین گناہگار
اخلاق سی تمہاری ہی ہی یقین مجھے

کیجی اعانت اب مری یا پیر دستگیر
پھونکی ہی سوز غم بدم آتشین مجھے

سر جای تن سے جای کہین ہو قسم یہ سر
بارگران ہی ہجر مین جان حزین سے مجھے

خدمت مین رہنے کی ہی تمنا بجان و دل
فردوس ہی سوا ہی تری سرزمین مجھے

از بہر پنجتن سگ در مجھکو جانیو
چوکھٹ ہی آپکی فلک ہفتمین سے مجھے

جامہ برہنگی کا دیا ہے حضور نے
اور دی ہی بہر اشک یہ وان آستین مجھے

قطب دکن ہو یا شہ خاموش دستگیر
پہونچا دو نا بمقصد دل اب کہین مجھے

کرلو قبول یا شہ خاموش دستگیر
مہری و عترتہ الطاہرین سے مجھے

تم بن نہین ہی آرزو حور و قصور کی
فرش زمین ہی آپکا عرش برین مجھے

تم میری دستگیر ہو مین آپکا غلام
از بہر آستان یہ ملی ہی جبین سے مجھے

مین جانتا ہون آپ سوا اور کچھ نہین
آتی نہین ہی اور چنان اور چنین مجھے

خاموش ہون بفرقت خاموش ای بشیر
دلمین بہرا ہی شوق شہنشاہ دین مجھے

خبر نہین کچھ بشوق وصلت کہ دن ہی کیا چیز رات کیا ہے
ادہر تمنا ادہر تغافل یہ بھید کیا ہے یہ بات کیا ہے

جو غرق دریا ے ذات مین ہی مدام سیر صفات مین ہے
دلا خبر دار ہوش بر دم نہ فکر کر تو کہ ذات کیا ہے

وہی جو اول ہے اور آخر وہی جو باطن ہے اور ظاہر
بغیر فہمید و دید واعظ بتا تو راہ نجات کیا ہے

فقیر سائل ہی دل ہے مائل یہ دل ہے مائل فقیر سائل
تمہارے اس حسن رخ کی جانان سوا ہی بوسہ کے زکوۃ کیا ہے

جو جمع اسباب تفرقہ ہو لگو ے وحدت تو چھوڑ سب کو
بقول مشہور عاشقون کی بساط آہو برات کیا ہے

ہی شاہ و فرزین و فیل و پیادہ اور اسپ و اشتر بفرش شطرنج
جو دیکھیے جیت ہار کیا ہے جو سمجھیے برد و مات کیا ہے

فقیر بے زر گدای ہر در زہے خیال وصال در سر

DERADU

کہان وہ دربار لا ابالی بشر تری کائنات کیا ہے

نہ سوئی حق نظر گئی اپنی — عمر یون ہی گذر گئی اپنی
تو ہی آیا نظر خدا کی قسم — جسطرف کو نظر گئی اپنی
تیری ترچھی نظر نگاہ کی ساتھ — آن مین بات کر گئی اپنی
کچھ تجھے بھی خبر ہی خانہ خراب — جان اے دل کدہر گئی اپنی
قیس و فرہاد کیا ہی رونے لگے — اونکے یان جو خبر گئی اپنی
اوس پریزاد بیوفا پر حیف — جان پہچان کر گئی اپنی
مجھپہ ہستی بھی جبر و قدر کے ساتھ — تہمت اک اور دہر گئی اپنی
ایک شہوت جو رہتی تھی ہمراہ — اب وہ رنڈی بھی مر گئی اپنی
مین وہ آزاد ہون کہ دنیا بھی — تاک تک نذر کر گئی اپنی
حاجت سنگ و خشت کچھ نہ رہی — گور حسرت سے بھر گئی اپنی

اے بشر مبتلاے لہو و لعب
عمر یون ہی گذر گئی اپنی

مبتلا شی ہی زمانہ یہ تماشا کیا ہے — یار شہرگ سی قرین ہی یہ معما کیا ہے
جانب قلب کری لطف اگر جلوہ یار — نذر کو جان سی بڑھکر دل شیدا کیا ہے
اس سن و سال مین یہ قہر و غضب غمزہ و ناز — ہوتی ہوتی تو ابھی دیکھیے ہوتا کیا ہے
مجھسا کم ہوگا زمانے مین کوئی کم قسمت — کہ نہ پوچھا کبھی تم نے کہ تمنا کیا ہے
تو نے دیکھا بھی ہی کچھ بہر خدا اے تبلا — واعظا ہمکو سنی بات سنانا کیا ہے
دام مین آگئی اس کے دل دانا کتنے — زلف ہی کالی بلا ہے یہ خدایا کیا ہے

مین نے کہو یا ہی مجھے ورنہ خلیفہ ہون مین مظہر ذات ہون غافل مجھے سمجھا کیا ہے
فہو حسبہ جب یار نے فرمایا ہے کیون نہ بیفکر رہون مین مجھے پروا کیا ہے

اے بشر ہاتھ جو آجای تو چھوڑون نہ کبھی
بوسۂ لعل لب یار سے میٹھا کیا ہے

رہا کیونکہ میرے فراق مین مجھے تو نے یون صنما کبھی
نہ کہا کبھی نہ کہا کبھی نہ کہا کبھی نہ کہا کبھی

مرا مرغ دل کہین پہنس گیا جو بدام گیسوی پر شکن
نہ چھٹا کبھی نہ چھٹا کبھی نہ چھٹا کبھی نہ چھٹا کبھی

کہون کس سے وعدہ خلافیان تری اپنا پاس سخن تجھے
نہ رہا کبھی نہ رہا کبھی نہ رہا کبھی

جو مقیم کوچۂ یار ہین کہین اونکا خلد برین مین دل
نہ لگا کبھی نہ لگا کبھی نہ لگا کبھی

جو سر اپنا مینے جھکا دیا خم تیغ یار کے سامنے
نہ ہٹا کبھی نہ ہٹا کبھی نہ ہٹا کبھی نہ ہٹا کبھی

نہ ملا وہ گھر مین نہین سہی مگر اتفاق سے راہ مین بہی
نہ ملا کبھی نہ ملا کبھی نہ ملا کبھی

مرے حال زار پر ای صنم نہ نگاہ مہر و وفا کرم
نہ کیا کبھی نہ کیا کبھی نہ کیا کبھی نہ کیا کبھی

مرے دل سے درد و غم صنم کہون کیا مین مر بہی گیا مگر

نہ گیا کبھی نہ گیا کبھی نہ گیا کبھی نہ گیا کبھی
مری حسب خواہش و آرزو مجھے تو نے بوسہ لعل لب
نہ دیا کبھی نہ دیا کبھی نہ دیا کبھی نہ دیا کبھی
مرے دل پہ چھائی جو بیخودی مٹا ایسا نقش خودی کہ پھر
نہ جما کبھی نہ جما کبھی نہ جما کبھی نہ جما کبھی
جسے دردِ عشق لگا بشر بخدا اسے جل کے جلا گیا
نہ بچا کبھی نہ بچا کبھی نہ بچا کبھی نہ بچا کبھی

بلبل یہ کہہ رہی ہے چمن میں پکار کے
یا رب ہزار شکر دن آئے بہار کے
وہ بت پرست ہوں کہ مرے بعد مرگ بھی
آذر بنائیں بت مرے سنگِ مزار کے
دنیا کے طالبوں سے فقیروں کو کیا غرض
مردار کے ہیں دوست نہ مردار خوار کے
آنا ہے موت تجھکو تو جلدی سے آ کہیں
کبتک اوٹھائیں صدمے تری انتظار کے
کوئے صنم کی بس ہے گدائی جو ہو نصیب
خواہاں نہ فخر کے ہیں نہ طالب وقار کے
دارو ہماری درد کی ہے اک نگاہِ یار
بیمار ہم ہیں نرگس بیمار یار کے
کیونکر ڈریں نہ آپ سے ہم اے جناب عشق
دشمن ہیں آپ مشفق من دوستدار کے
مدفن ہمارا کیوں نہ ہو کوئے یار میں
ہم ہیں شہید خنجر ابروئے یار کے

سینہ گلوں سے بن گیا گلزار اے بشر
عاشق ہوے ہیں جب سے کسی گلعذار کے

تمہاری اور ہماری بات کیسے مہرباں ٹھہرے
ضعیف و ناتواں ہم ٹھہرے اور تم نوجواں ٹھہرے
حرم میں دیر میں ہو تم مرے سینے میں یاد میں
یہاں ٹھہرے وہاں ٹھہرے کدھر ٹھہرے کہاں ٹھہرے

مکان ہم خانہ بربادون کا تم سی کیا کہین جا ب | مکان اپنا وہین ٹھہرا جہا ئین ہم جہان ٹھہرے
گلو ننسی صورت گلشن ہمارا سینہ ہی جانان | کبھی تو آ کہ یہ بھی ایک سبز بوستان ٹھہرے
قد بالا صنم کا دیکھ لے یوسف تو حسرت سی | کھڑا اک پانون پر گلشن مین جون سرو روان ٹھہرے
نہین اک جا مکان اپنا جہا ئین لامکان مین ہم | کبھو اندر کبھی جا ورہ مین آئے یان ٹھہرے

بچانا جان کا مشکل نظر آتا ہے کیا کیجے
بشر جب دشمن جان حسن شوخ جان جان ٹھہرے

دم نکلتا ہے تیغ ابرو سے | دل اولجھتا ہی ذکر گیسو سے
زلف مشکین کا جب سی ہی سودا | ہی معطر دماغ خوشبو سے
کرو میری مدد مسلمانو | مجھی پالا پڑا ہے ہندو سے
عشق مین ہم تو چوکڑی بھولے | اوڑ گئے ہوش اپنے آہو سے
لا الٰہ مین کھوئی عمر تمام | دل ہوا صاف ذکر ہو ہو سے
کسطرح سے اوٹھائین بار جفا | اونکی باریک ہی کمر مو سے
بیحیائی کو کر لیا پیشہ | شیخ ڈرتے نہین ہین تھو تھو سے

اے بشر داد حق ہی دولت عشق
کس نے پائی ہی زور بازو سے

رند مشرب ہون ملامت مین ہی عزت میری | عشق مذہب ہی مرا عشق ہی ملت میری
دوستدارون سی یہ کہدو نہ خفا ہون کہ عدو | گر عداوت سی کرے کوئی شکایت میری
دل بار محبت ہو محبت کیونکر | سب کو محنت نظر آتی ہی محبت میری
طاقت وتاب توانائی شکیب اور قرار | کی شب ہجر کسی نی نہ رفاقت میری

کی نہ تشہیر پس قتل جو قاتل نے بشر
پھر بکہو نکر ہو ہر اک شہر مین شہرت میری

حشر مین قتل کی سب دینگی شہادت میری
بچے بچے کی زبان پر ہی حکایت میری

درد و غم رنج و الم دشت نوردی شب و روز
یہی آرام ہی میرا یہی راحت میری

جلوہ مہر ہون مین قطرہ دریا ہون مین
کیا بیان تجھسے کرون دوست حقیقت میری

ای ستمگر تری رفتار سی محشر ہے بپا
پانون رکھتے ہی ترے ہل گئی تربت میری

بزم اغیار مین تم خانہ فرقت مین ہم
آپ کا عیش وہی اور یہ عشرت میری

ہون گنہگار مگر آپ کا کہلاتا ہون
یا نبی کیجیو محشر مین شفاعت میری

سیئات المقربین حسنات الابرار
معصیت سی بہی فزون تر ہوئی طاعت میری

یہ بشر باشہ خاموش تمہارا ہے غلام
آپ بن کون خبر لے کہو حضرت میری

جان آپ نے لی جانان بس جان لیا ہمنے
خنجر سے نہین شکوہ سر آپ دیا ہمنے

کر منزلین طی چارون پہونچا جو سر مطلب
خود آپ نظر آئی بس دیکھہ لیا ہمنے

دیکھا نہ سوا حق کے جو سب نظر آیا حق
سر بر سر دار ای دل خود آپ دیا ہمنے

کیا مستی بلی کی ہو ساقی تری صہبا مین
کہہ اوٹھی انا الحق جو اک گہونٹ پیا ہمنے

کیا کیا نہین کچھہ گذرا سابق مین مگر تو ہی
افسوس یہان آکر کیا کچھہ نہ کیا ہمنے

تو جان ہمین بس ہی سو جان فدا تجھپر
تجھہ بن جو جیی بہی تو کیا پایا بہلا ہمنے

کچھہ باتین کرو ہمسے منہ پہیر و ادہر آؤ
گہونگٹ کہو گیا ہی جب منہ دیکھہ لیا ہمنے

کو بوریا خلوت مین زاہد کے بچہا دیکھا
خرقہ سے مگر پائی کچھہ بو سے ریا ہمنے

عالم میں ہوں روشن مانند قمر کیوں ہم
خورشید درخشاں سے پائی ہے ضیا ہمنے

تم چاہتے تھے ہمکو ہم چاہتے تھے تمکو
منہ پھیر لیا تمنے دل پھیر لیا ہمنے

ہاں سوزن عیسیٰ سے اور رشتۂ مریم سے
اس خرقۂ الفقر فخری کو سیا ہمنے

جب فاعل خیر و شر ہے یار شیفتہ تو پھر
کیا جیت لیا ہمنے کیا ہار دیا ہمنے

وصل کی رات ہے اے یار جدائی کیسی
رونمائی کے عوض چشم نمائی کیسی

بوسہ لینے سے جو بگڑے تو قدم جھک کے لیے
بات بگڑی تھی مگر ہمنے بنائی کیسی

دیکھتے ہی رخ پر نور رہا دل شیدا
کی مری ساتھ ان آنکھوں نے برائی کیسی

وسعت عرش معلیٰ بھی ہوئی تنگ جسے
دل آدم میں ہوئی اوسکی سمائی کیسی

تھی صفائی تو کدورت کا نہ تھا نام نشان
دل میں جب آئی کدورت تو صفائی کیسی

تیری معنی کے تصدق تری صورت کے فدا
شیفتہ تیری ہوئی ساری خدائی کیسی

عقل کو دخل نہو وہم جہاں جا نہ سکے
اے شیفتہ پھر تو وہاں تیری رسائی کیسی

خلوت ہوئی نصیب جو در انجمن مجھے
رہتا ہے صبح و شام سفر در وطن مجھے

مضمون نو معاملۂ حسن و عشق میں
کہتی ہے طبع جانکی جان سخن مجھے

تم جب کہ قتل کر ہی چکے اے جناب عشق
بے گور چھوڑے جاتے ہو کیوں بے کفن مجھے

پردے سے بھی قضا نے دکھایا نہ منہ کبھی
کافور سے بھی آئی نہ بوئے کفن مجھے

اسود کے پاس کعبے میں رہتا ہوں پانچ وقت
ہے دلمیں داغ آرزوئے پنجتن مجھے

وحدت نے دستگیری جو کی میں سنبھل گیا
بس ورنہ کھو چکا تھا مرا ما و من مجھے

مین شگفتہ لحد پہ لحد مجھ پہ شگفتہ
چشم خیال کی جو خزان پر نظر گئی
کی توبہ جام مے سے اگرچہ ہزار بار
نکلون کدھر سے ہی شب تاریک راستہ
بوسے کے بدلے گالی اور انکار وصل صاف
شادی نہین ہی آمد غم کی خوشی ہے یہ
اونکا دہن نہین ہی ولیکن زبان ہزار
ٹھوکر نہ کھاتی تم تو نہ اوٹھتا لحد سے مین
آدم نے دہوکا کھا لیا ایک بار ہو چکا
دن کو یہان کی سیر ہی شب کو وہان کی سیر

مین ہون وطن کو یاد ہی یاد وطن مجھے
صحرا سا بن گیا وہین سارا چمن مجھے
تقدیر نے دیا دل پیمان شکن مجھے
پہانسا ہی گیسوؤن نے شکن در شکن مجھے
کیا کیا جواب دیتے ہین وہ دل شکن مجھے
رونی کو گہر مین آتی ہی میری دولہن مجھے
گویا زبان نہین ہی اگر ہی دہن مجھے
آتا نہین پسند تمہارا چلن مجھے
گندم ہین دیکھہ دیکھہ کے کیون خندہ زن مجھے
دیوانخانہ ٹونک ہی اور گہر دکن مجھے

مین نے بگاڑا کیا ہی بشر اسکے باپ کا
گردش مین رکھتا کیون ہی یہ چرخ کہن مجھے

نہ جان چاہیے اور نہ تن چاہیے
تری زلف مین مجھ سے مجنون کا دل
پئے ترک جام مئے لعل فام
کیا مجھکو وحشت نے صحرا نورد
بس اے دل کہان تک سفر ہو چکا
برا ہمت ہے یہ نفس کافر مرا
جو ہے ہم رہزن تو کیا خوف ہی

ہمین درد و رنج و محن چاہیے
اسیر شکن در شکن چاہیے
دل رند پیمان شکن چاہیے
نہ گلشن نہ سیر چمن چاہیے
مگر اب سفر در وطن چاہیے
الٰہی کوئی بت شکن چاہیے
دلا ورپئے راہزن چاہیے

کہان سوز غم اور کہان بوالہوس
کہ کھانے کو حلوا دہن چاہیے

قضا ہو تو ہو پنجگانہ صلوٰۃ
مگر دل سوئے پنجتن چاہیے

مین تیغ ادا کا ہون کشتہ مجھے
ستمگر نہ گور و کفن چاہیے

بہی جامۂ جسم عریان ہے بس
مجھے کا ہے کو پیرہن چاہیے

نہ وہ خلوت صد ہزاران خیال
مجھے خلوتِ انجمن چاہیے

ہون پروانۂ شمع روئے نگار
ہون بلبل مجھے گلبدن چاہیے

مجھے ایک تو چاہیے اور بس
نہ مان باپ بہائی بہن چاہیے

بسنتر شاہِ خاموش کا ہون غلام
مدد پر وہ قطبِ دکن چاہیے

کچھ روز سی پڑے ہین یہان ہم بہی آنکی
اوپر زمین کے اور تلے آسمان کے

قاتل نے رکھدی تیغ برہنہ جو حلق پر
سب کہل گئی حجاب جو تہے درمیان کے

مانند بو نہ گل رہی گلشن مین ہر طرف
ممنون ہم ہوی نہ کبہی باغبان کے

قربان تیر ابروی جانان ہزار جان
لیتے ہین میری دل کی خبر بیک آن کے

ہی چودہوان برس او نہین کیونکر خدا نہون
چودہ طبق زمین کرا اور آسمان کے

پہچانتی ہین سبکو بڑے ہوشیار ہین
دیتی ہین گالیان بہی تو وہ جان جان کے

سنگت مین ایک بت کی برہمن بنا ہی تہا
صدقے پرا اپنے خالق ہر دو جہان کے

آئے لحد مین خوب ہوا غم سی چہٹ گئی
سوئین گی چادر کفن اب ہم بہی تان کے

یوسف عزیز خضر نہ کیونکر ہون سرخرو
حامل ہین پیکدان کرا و سپاندان کے

اپنا جہان خمیر تہا پہونچا او سی جگہ
ٹہہرا جنازہ کوچۂ قاتل مین آن کے

لیتی ہی نام اوس گُل رعنا کا رات دن
لون کیون نہ بوسے اپنی دہن مین زبان کے

اپنی دعا نہ کیون ہو بہلا تیر بر ہدف
کہینچے ہین چلّے گوشے مین ابرو کمان کے

کر مجہپہ اک نگاہِ کرم ای مسیح دم
قابل نہین رہا ہون مین اب امتحان کے

کب مانین رند اونکی کہ پہچانتے ہین سب
ہین شیخ جی لپاٹیے جہوٹی جہان کے

باب دیارِ علم پیمبر یہی تو ہین
جو پیشوا علی ہین **بشر** خاندان کے

ای موجدِ خیر و شر یہ کیا ہے
ہر شخص کو دعوی اَنا ہے

ہم ہین غمِ عشق دلربا ہے
کیا پوچھتے ہو کہ حال کیا ہے

اپنی تو نظر کے آگے رکھا
بس آئنہ فَاَیْنَمَا ہے

جانان کی گلی کی جانب ایجان
چل عشق کا سیدہا راستا ہے

ہر دم ہی وہان پہ مَر کے جینا
جس کوچے مین اپنا بسترا ہے

کمل کو دوشالہ جانتا ہون
قالین مجہے فرش بوریا ہے

رکہا ہوا سامنے ہمارے
ق
فی انفسکم کا آئِنا ہے

مُنہ کو نہ چہپاؤ ہم سے ایجان
بندہ تمہین خوب جانتا ہے

اک رند فقیر ہے جو دیکھا
زاہد ہے **بشر** نہ پارسا ہے

ہی کون بقا کہان فنا ہے
اک وہم کا سارا مخمصا ہے

اک پردۂ میم درمیان ہے
ق
احمد مین احد مین فرق کیا ہے

دال اسپہ ہی قول مَن رَاٰنِی
جانے جو خرد سے آشنا ہے

کہہ سکتا نہین کچھ اور اگر — یاں مد نظر قل انما ہے
اک جام فنا پلا دے مجھکو — یہ پیر مغان سے التجا ہے
اوس ابرو کمان کا جسے ہی عشق — اک تیر قضا کا سامنا ہے
دیکھو تو حصار عنصری مین — کیا کیا عالم بسا ہوا ہے
دریای خیال ہے یہ عالم — کیا کیسے عجیب ماجرا ہے
باہم ارنی و لن ترانی — الفت کا عجب معاملا ہے

واعظ سے بشر نہ بحث ہرگز
احمق ہے سڑی ہے باولا ہے

حشر مین آئین گے جب شافع محشر والے — سب پکارین گے یہ لو آئے پیمبر والے
یون گذر جائین گے پل پر سے پیمبر والے — پہونچین گی جنکی ہوا کو نہ کبھی پر والے
خلد مین جائین گے جس وقت پیمبر والے — ہونگے لیس کیا ہی خجل خالق اکبر والے
لب کوثر یہ ندا دین گے بحکم یزدان — آئین کوثر پہ جو ہین ساقی کوثر والے
ہمسے خاکی جو رقم کرتے ہین نعت سرور — دیکھتے ہین ہمین کس رشک سے اوپر والے
باب عرفان کیطرف سے ہوئے ہم داخل شہر — ہمین سب جانتے ہین حیدر صفدر والے
بنت احمد کی نہ دامن عصمت ہو نہین — کہ ہین ہم شبر و شبیر و مشبر والے
دلمین اپنے نہین کچھ آرزوے قصر بلند — جھونپڑی والے ہین ہم یا کہ ہین چھپر والے
گرچہ ہین آئے نبی اک لک و چوبیس ہزار — کوئی اونمین نہین حضرت کی برابر والے
ہین وہ آرام سے جو بے سر و سامان ہین یہان — خاک آرام ہو اونکو کہ جو ہین زر والے
تیغ بران سے نہین کم ہی سخن کا رتبہ — کرتے ہین قدر بشر کی جو ہین جوہر والے

نام جناب احمد حبس کے دہن سے نکلے
پھر کیون نہ جان اوسکی اسان تن سی نکلے

دیو رقیب نکلی صحبت سی اوس پری کی
جلدی سے یا الٰہی سورج گہن سی نکلے

زندان دلربا کی فرقت مین ہم جو روئے
آنکھون سی اپنی آنسو دُرِّ عدن سی نکلے

فرش زمین فلک ہو چرخ برین زمین ہو
ممکن نہین دل اپنا رنج و محن سی نکلے

سمجھا جو ہو شہید شمشیر لن ترانی
آواز ارنی اوسکی ہر موی تن سی نکلے

ابرو کا کوئی گھائل چتون کا کوئی بسمل
آپ ای پری شمائل اس بانکپن سی نکلے

اولجھا ہی دل ہمارا اوس زلف پر شکن مین
کسطرح ہمنشینو گردن رسن سی نکلے

زلف و رخ اوس صنم کی گر دیکھ لین تو ایدل
بلبل چمن سی نکلی آہو ختن سے نکلے

گرجا و رہ ہو کیا ہو اندور ہو تو کیا ہے
سب جای ایک سی ہی جب ہم وطن سی نکلے

گاہے بشر کی صورت بنکر عرب مین آئے
خاموش بن کے گاہی شہر دکن سی نکلے

ہون عاشق دلگیر ستمگر کئی دن سے
سودا زدۂ زلف معنبر کئی دن سے

فرقت کا تری داغ ہی دلبر کئی دن سے
مشتاق ہون دیدار کا دلبر کئی دن سے

پہلو مین نہین ہی دل مضطر کئی دن سے
ہین اک تن بیجان ہون مقرر کئی دن سے

پردے سے نہین نکلی وہ باہر کئی دن سے
بیچین ہی دل سینے کی اندر کئی دن سے

اوس مہر منور کی تجسس مین شب و روز
سیارہ ہون مین صورت اختر کئی دن سے

خورشید و قمر دونون نظر آتی ہین بے نور
تابان ہی کسیکا رخ انور کئی دن سے

وا حسرت دیدار مین رہتی ہی شب و روز
ہوتی نہین بند آنکھ برابر کئی دن سے

یاد رخ و گیسوی سیہ فام صنم مین
شب ہوتی ہی یا رو سحر اکثر کئی دن سے

اوس کا گل مشکین کا بہار سر مین ہی سودا — رہتا ہی دماغ اپنا معطر کئی دن سے
سب جانتی ہین مجھکو یہ ہی عاشق صادق — ہی مہر خموشی جو لبون پر کئی دن سے
شاید کہ نکل آئی وہ گھر سے کبھی باہر — بیٹھے ہوی ہین یار کے در پر کئی دن سے
ق دیدار دکھا دو مجھے دیدار دکھا دو — مشتاق ہون یا حیدر صفدر کئی دن سے
ہون دام ہوا و ہوس و غم مین گرفتار — بازو لئی ہی ساقی کوثر کئی دن سے
بلوا لو نجف مین بخدا ہے یہ تمنا — یا شاہ نجف شیر غضنفر کئی دن سے

فرقت مین لبون پر مری جان آئی ہی شاہا
مانند **بشر** حال ہی ابتر کئی دن سے

باعث ایجاد مخلوقات ہے — وحدہ لا شریک اوسکی ذات ہے
سچ ہی جسکی بات اوسکی سات ہے — سن رکھو یہ کیا مزی کی بات ہے
کوئی بہی اوس گل کی بو پاتا نہین — مہر و مہ کو جستجو دن رات ہے
ہم تو سائل ہین اوسی سلطان کی — بادشاہت جسکی یان خیرات ہے
نرگس بیمار کی الفت مین ہم — مر رہی ہین حیف ہی ہیہات ہے
معرفت کی علم کو کہتی ہین علم — جو سوا اسکے ہی وا ہیات ہے

جو سنے اشعار میری اے **بشر**
بول اوٹھے صد آفرین کیا بات ہے

ہماری رہنے کے قابل نہین یہ جای فانی ہی — عزیزو اپنی رہنی کا مقام جاودانی ہے
حباب آسا ہماری یہ نمود زندگانی ہے — نہ تم ہوگی نہ ہم ہونگی یہ آخر سب کہانی ہے
تمہاری ہجر مین اکدن ہماری جان جانی ہے — جو ہی تحریر پیشانی وہ آخر پیش آنی ہے

قدم مردانہ رکھہ ای دل مقام عشقبازی مین
کہ مرنا عشقبازی مین حیات جاودانی ہے

تھو بیتاب دل کیونکر بغیر از یار ای ناصح
شب مہتاب ہی خلوت ہی مے ہی اور جوانی ہے

سر بالین بیمار محبت تم جو آجاؤ
عنایت ہی نوازش ہی نہایت مہربانی ہے

عجب راز و نیاز عاشق و معشوق ہوتا ہے
ادہر سے رب ارنی ہی ادہر سے لن ترانی ہے

بجای طاقت و تاب و توان و مونس و ہمدم
الم ہی یاس ہی رنج و محن ہی ناتوانی ہے

نشان کیا پوچھتے ہو ہم سے گمناموں کا عالم مین
نشان ہم خاکساروں کا جہان مین بے نشانی ہے

بشر مین ہوگیا بندۂ شہ خاموش چشتی کا
جنید وقت ہی مرشد مرا طیفہ ثانی ہے

مسیحا ہی زبان آؤ لبونپر جان آئی ہے
رخ پر نور دکھلاؤ لبونپر جان آئی ہے

زبانی کہہ نہین سکتا جو کچھہ ہی حال دل میرا
ابھی خود دیکھہ لو آؤ لبونپر جان آئی ہے

عیان ہی حال دل جانان روان ہی خون آنکھوں سے
لب رنگین دکھلاؤ لبونپر جان آئی ہے

یہ بی پروائیان ہم سے نہین اچھی میان جانی
حیا چھوڑو ذرا آؤ لبونپر جان آئی ہے

سراسر دم نکلتا ہی ہوا جو کچھہ کہ ہونا تھا
نوازش اب تو فرماؤ لبونپر جان آئی ہے

خدا کیواسطے ای ہمنشینو ہمدمو یارو
اونہی جا کر یہ سمجھاؤ لبونپر جان آئی ہے

نہوگا آپ کا خواہان بشر سا کوئی دنیا مین
اونہی دیکھو ذرا جاؤ لبونپر جان آئی ہے

مرادم تیرے قدمون پر نکل جائے تو بہتر ہے
رہون کبتک پریشان حال موت آئے تو بہتر ہے

زبردستی جو کرتا ہی تو ہم سے زیردستونپر
الٰہی ظلم تیرا تیرے پیش آئے تو بہتر ہے

عنایت چاہیے اسدم دم عاشق نکلتا ہے
لب جان بخش ای جانان جو ہل جائے تو بہتر ہے

یہ رنج و غم اوٹھائے ہیں وصال یار کی خاطر
حساب ہندوستان نہ دل سمجھ جائے تو بہتر ہے
سُنو یارو مُوا ہون جس مسیحا کی مین فرقت مین
نماز اگر جنازہ کی وہ پڑھ جائے تو بہتر ہے
خبر کیا پوچھتے ہو نور آنکھوں مین نہین باقی
اگر وہ چہرۂ پُرنور دکھلائے تو بہتر ہے

نکرنا حال دل ظاہر خبردار اے بشیر ہرگز
زبان پر حرف مطلب گر وہ خود لائے تو بہتر ہے

اوسی گل کی ہر دم ہمین جستجو ہے
کہ جس گل کی گلزار مین رنگ و بو ہے
وہ موجود ہر شے مین ہے دیکھ اے دل
یہ کاہیکو اوس کے لیے جستجو ہے
ہمین دام الفت مین پھانسا ہے اوسنے
وہ زلفِ سیہ فام جو مشکبو ہے
اجی شیخ صاحب نظر کر کے دیکھو
خدا آپ کا آپ کے روبرو ہے

غنیمت ہے جو دم گذرتا ہے آخر
بشیر ایک دن پھر نہ مین ہون نہ تو ہے

نام حق چاہیے درویش کو حق یاد کرے
طالب علم کو لازم ہے سبق یاد کرے
جو تونگر کہ رکھے کوئی فقیری مین قدم
پان کھائے تو نہ چاندی کا ورق یاد کرے
کوئی دم دیکھ لے لب کو جو ترے پانسی لال
نہ کبھی بھول کر وہ رنگ شفق یاد کرے
چاند سورج کو نظارے مین کہان نان و نمک
بھوکے کو چاہیے کھانے کا طبق یاد کرے
مین تو پھولا نہ سماؤن کہ ہے سوسن مجھکو
بھول کر بھی جو وہ گل ایک رمق یاد کرے
دم تحریر بلا دیکھ کے خامہ کا شگاف
عاشق خستہ جگر سینۂ شق یاد کرے

طالب طبع رسا ہو جو بشیر پھر سب سے
اوسے لازم ہے کہ مضمون ادق یاد کرے

ہی کونسی جو بات سمجھہ مین نہین آتی
بی رنگ مگر ذات سمجھہ مین نہین آتی

مانا جو کہا آپ نے کی عین عنایت
پر ہوتی ملاقات سمجھہ مین نہین آتی

خورشید و فلک ڈہونڈہتی ہین کسکو شب و روز
گردش ہی جو دن رات سمجھہ مین نہین آتی

ای واعظو کسطرح سی ہم مانین کہ تم تو
وہ کہتی ہو جو بات سمجھہ مین نہین آتی

کچھہ تو ہی جو ملنے کا پیام آنے لگا ہے
بے وجہ ملاقات سمجھہ مین نہین آتی

اتنا ہی بشر فرق حدوث اور قدم مین
انسان کی جو ذات سمجھہ مین نہین آتی

اسقدر آنکھون مین ہی صورت سمائی آپکی
جسطرف دیکھا نظر تصویر آئی آپکی

بادشاہی کی ہوس کب ہی مجھی یا مصطفی
افتخار ہر دو عالم ہے گدائی آپکی

تم کہان اور پایۂ احمد کہان یا جبرئیل
منتہا تک ہی کرم فرما رسائی آپکی

من رآنی سے ہوا معلوم یا احمد مجھے
خود نمائی آپکی ہے حق نمائی آپکی

ہی مقام اولی تمہارا قاب قوسین احمدا
پر جلین جبریل کے وہانپر رسائی آپکی

حور جنت کے لیے ہی زہد و تقوی آپکا
شیخ صاحب دیکھہ لی بس پارسائی آپکی

جلد بلوا لو بشر کو پاس یا خیر البشر
ہند مین مجھکو ستاتی ہے جدائی آپکی

مثل سنبل تری کاکل کا پریشان کوئی
صورت آئینہ رخسار کا حیران کوئی

ہا ہی ری عشق کہین ہی یہ کنعان کوئی
پردۂ شوق مین ہی یوسف زندان کوئی

اسقدر کہائی ہین گل دیکھہ کر سینہ میرا
باغ کہتا ہی کوئی اور گلستان کوئی

متفق سب ہین کہ دندان ہین ترے سلک گہر
لب لعلین کو ترے کہتا ہی مرجان کوئی

برف پانی جو نہین موج نہین جو دریا | جز تعین کی بتادی مجھے انسان کوئی
جب ہی شہرگ سی قریب یار کا آنا جانا | دور در گور رہے جو لے غیر کا احسان کوئی
ہائی محرومی قسمت کہ ہی حسرت کیا کیا | چیر کر دیکھ لے سینہ مرا انسان کوئی
عذر عاصی سی صدا آتی ہی قد استحییت | تو گنہگار کوئی اور پشیمان کوئی
مرضِ عشق کی دارو نہین عیسیٰ کی پاس | یہ وہ ہی درد کہ جس کا نہین درمان کوئی
زلف و رخ مین ترے کیا سحر ہی جسکو دیکھی | ہندو بنتا ہی کوئی اور مسلمان کوئی
آرزو میری تو ہی اور تو ہی ہے مقصد | بے ترے دل مین نہین ہے مرے ارمان کوئی
بوسہ ہندوی خال لب جانان ہی بہا | بیچنے لایا ہون لے لے مرا ایمان کوئی
تو فضا وہ بتِ ہوش ربا ہی رہزن | اوسکی پھر کوچے مین کیون جائے مسلمان کوئی
مصحفِ روئی صنم ہی مرا دین و ایمان | بے ادب ہی جو نہ لے بوسہ قرآن کوئی

شوق ہی دشت نوردی کا اگر تجھکو بشر
وسعتِ دل ہی نہین خوب بیابان کوئی

آنکھ ہی جادوگری کیواسطے | دلربا ہین دلبری کیواسطے
پائے قاتل مین ہے زیبا لوٹنا | کشتۂ نازِ پری کیواسطے
روئی روشن کو ہی زینت زلف سے | تیرگی ہے روشنی کیواسطے
ہان دلا یکسر ثنا کی خال و خط | ہی یہ زیبا اوس پری کیواسطے
عاشقونکو جو مزا ہے دید کا | کب ہی حاصل ہر کسی کیواسطے
عشقبازی مین نہین مرنے کا غم | موت ہی آخر سبھی کیواسطے
دیر و کعبہ ہر بشر اپنے طور پر | ہین خدا کی بندگی کیواسطے

آہ و زاری بیقراری بیکسی
ہین یہ سب غم ایک جی کیواسطے

ہین سلیمان بھی یہان حلقہ بگوش
اونکی ایک انگشتری کیواسطے

پوچھتی کیا ہو ہمارا حالِ زار
مر رہی ہین ہم کسی کیواسطے

عیدگہ جائین گے کل بہرِ نماز
ہو گدہا اک شیخ جی کیواسطے

ہو شفاعت اس بشر کی روزِ حشر
یا نبی روحِ علیؑ کیواسطے

سنایا اوسے مدعا بھی کسی نے
مرے دل کا مطلب کہا بھی کسی نے

دیا جس طرح دلربا ہم نے تجھکو
بھلا اس طرح دل دیا بھی کسی نے

زبان سے ہماری شکایت تمہاری
اجی خیر ہے کچھ سنا بھی کسی نے

طبیبو مریضِ محبت کی خاطر
بجز مرگ دیکھی دوا بھی کسی نے

ہر اک رو رہا ہی ترے ہاتھ اے عشق
تبسم کہ خندہ کیا بھی کسی نے

بلا ہے بڑی بیوفا ہے یہ دنیا
وفادار اسکو سنا بھی کسی نے

بہ امدادِ عشق آپ ہم سے ملا وہ
نہین جس کا پایا پتا بھی کسی نے

لحد مین نہین جز کفن کوئی ساتھی
لیا ساتھ کیا بوریا بھی کسی نے

بشر تمنے حالِ دلِ زار اپنا
سنایا بہت پر سنا بھی کسی نے

اس طرح حسن زر پہ نظر ہی بخیل کی
مردار پر مدام نظر جیسے چیل کی

ہی خون گرفتہ صورتِ غنچہ دلِ بخیل
تاثیر قبض جیسی غذا ے ثقیل کی

میدانِ کام بہرِ سمندِ زبان ہی تنگ
بُرّش عیان ہی خلق مین تیغِ اصیل کی

جود وکرم و فا و حیا کار مرد ہے | بخل و نفاق خاص ہی طینت بخیل کی

جو غم فلک دکھای گوارا ہی اے بشر
لیکن خدا دکھای نہ صورت بخیل کی

دکھا دو ذرا شکل جانی تمہاری | بس اب ہو چکی لن ترانی تمہاری
مسیحا بھی سو بار ہو مر کے زندہ | جو سن لے ذرا خوش بیانی تمہاری
خدا آپ خود ہے ثنا خوان تمہارا | کرے کیا کوئی مدح خوانی تمہاری
دل و جان حاضر ہی اور دین و ایمان | جو چاہو کرو مہربانی تمہاری
چلے جاتے ہو تم جہان چاہتے ہو | کرے کیا کوئی پاسبانی تمہاری
غنیمت سمجھتا ہون فرقت مین جانان | جو داغ جگر ہے نشانی تمہاری
بنے ہے کسطرح ربط تم سے ہمارا | بڑہاپا ہمارا جوانی تمہاری
اجی شیخ بت مین ہے بتگر کا جلوہ | عبث مجھپہ ہے بدگمانی تمہاری
ریا سد رہ ہی سنو شیخ صاحب | یہ دنیا نہ مان ہے نہ نانی تمہاری
شکایت بھی گر ہو تو ہون شاد لیکن | بشرطیکہ ہو وہ زبانی تمہاری
کیا تم نے زخمی جو تیر ادا سے | مین صدقے یہ ہی قدردانی تمہاری
جو مردہ ہو زندہ تو زندہ ہو مردہ | عجب کچھ ہے جادو بیانی تمہاری
تمہاری طرف دل جو کھنچتا ہے میرا | یہ کچھ تو کشش ہے نہانی تمہاری
ہی پانی جگر ہاے ارباب معنی | یہ دشوار ہے بات پانی تمہاری
یہ انداز و ناز و ادا و کرشمہ | عیان سب پہ ہی دلستانی تمہاری
سراپا عجب ناخن پا سے سر تک | ہر اک سے ہے لا مثل وثانی تمہاری

وہ دلبر کسی کا ہوا ہے نہ ہوگا — عبث ہی یہ سب جانفشانی تمہاری
یہ ہر ذرّہ ذرّہ عیان اور پنہان — نشان دیتی ہے بے نشانی تمہاری
جو برہم بیک جلوہ عالم ہو سارا — تو کیا کھینچے تصویر مانی تمہاری
ہین راضی ہون جور و جفا درد و غم سے — اگر اسمین ہو شادمانی تمہاری
نہین آرزومند اک مین ہی تنہا — ہر اک کو تمنا ہے جانی تمہاری
نہ کہو پیر جی آخرت اسکے پیچھے — نہ ہوگی یہ دنیا سے فانی تمہاری
یہ رنگت سنہری ہو آفت اور اوپر — غضب ہی یہ پوشاک دھانی تمہاری

بشر جانکر جب ہو انجان جانان
سنے کون پھر اب کہانی تمہاری

نہین دلبر جو پاس رہتا ہے — دل نہایت اداس رہتا ہے
جو شریف و نجیب ہین انکو — بات کا اپنی پاس رہتا ہے
گلبدن کے لیے یہ بلبل دل — مضطرب بیقیاس رہتا ہے
دل مرا اشتیاق جانان مین — وقف یاس و ہراس رہتا ہے
مجھے تنہا سبھون نے چھوڑ دیا — غم ہی اک آس پاس رہتا ہے
ہمین گلشن سے کیا غرض ہی صبا — گلبدن اپنے پاس رہتا ہے

یار تیرا ہے تیرے پاس بشر
کس لیے پھر اداس رہتا ہے

جس گل کی جستجو تھی برنگ صبا مجھے — اے بلبلو اب اسکا ملا ہے پتا مجھے
عالم نظر مین آئے ہی بالکل فنا مجھے — ساقی پلا دے جام شراب بقا مجھے

تم نے دکھا دیا جو رخ باصفا مجھے
نا آشنا بھی آیا نظر آشنا مجھے

دیر و حرم مین مسجد و بتخانہ مین جناب
آیا نظر نہ کوئی تمہارے سوا مجھے

اک شکل آئی مجھکو نظر دو جہان کی
دکھلا دیا جو تمنے کہین آئنا مجھے

پھرتا رہا مین ٹھوکرین کھاتا تمام رات
جب ہو گئی سحر تو ملا راستا مجھے

سنگت مین ایک بت کی برہمن بنا ہون مین
مسکن ملا ہی عشق صنم مین گیا مجھے

مین بت پرستی سی نہ کبھی باز آؤن گا
کافر ہی گو کہا کرے خلق خدا مجھے

فرہاد و قیس گرچہ مرے ہم سبق ہین لیک
کہتا ہی ایک ہادی تو اک پیشوا مجھے

وحشی کو ایک آن مین عرشی بنا دیا
یہ عشق بھی کہان سی کہان لی اوڑا مجھے

زاہد نہین ہی مجھکو تمنا بہشت کی
ہی خلد کوچہ حضرت خاموش کا مجھے

میکش ہون ایک رند ہون اور بت پرست ہون
دیوانہ ہے بشر جو کہے پارسا مجھے

سچ کہو آج کچھ ملال تو ہے
بخدا کچھ نہ کچھ خیال تو ہے

زلف تیری صنم وبال تو ہے
نہ سہی دام پر یہ جال تو ہے

لوگ مرتے ہین کس لیے صاحب
کچھ نہ کچھ آپ مین کمال تو ہے

ٹھوکرون مین جو ہین ہزارون دل
تیری اٹھکھیلیون کی چال تو ہے

لی ہی بے ایک گھونٹ ای قاتل
خون میرا تجھے حلال تو ہے

مثل گل گو نہین ہی دل اپنا
صورت سبزہ پائمال تو ہے

گو نہین غم مرا تجھے ای جان
پرسیہ پوش تیرا خال تو ہے

ریختہ تمنے گایا سن کر ہم
ہو گئے بیقرار حال تو ہے

چھیڑا پردی مین جو برنگِ ستار
ٹھمری گا دی لگی خیال تو ہے
کربلا ئین تو کربلا جاؤن
قصد بالکل یہ ابکی سال تو ہے

سب مجھو لکھنو کا جانتے ہین
ای بشر اپنی بول چال تو ہے

ہمکو مارا فرقت دلدار نے
قتل کر ڈالا فراق یار نے
جان کا جھگڑا مٹایا آن مین
تیری تیغ ابروی خمدار نے
زلف سی سنبل کو پیچ و تاب ہی
منفعل گل کو کیا رخسار نے
روز وعدہ کرکے ٹل جاتا ہی تو
مار ڈالا اس تری اقرار نے
کوچۂ جانان مین دیدی جان تک
نرگس بیمار کی بیمار نے
ہی فقیر ولنشی جو کہنچتا وہ صنم
کچھہ سکھایا اوسکو دنیا دار نے

کسطرح شکوہ کرین ہم ای بشر
کس نے مارا ہمکو مارا یار نے

صنم کی عشق مین آفت بھی ہی بلا بھی ہی
ستم ہی جور بھی ہی ظلم ہے جفا بھی ہی
غرور حسن سوا ان بتون کے پاس دلا
کرشمہ ناز بھی ہی غمزہ و ادا بھی ہی
ہی ساتھہ بوسے کی اوس لب کی پان دشنام
غذا کے ساتھہ ہماری یہ ذائقا بھی ہی
یہ جی مین آتا ہی پوچھون طبیب سی جاکر
مریض عشق کی تجھہ پاس کچھہ دوا بھی ہی
کہونگا احمد مختار سے قیامت مین
امیدوار شفاعت یہ بینوا بھی ہی
تمام مرتے ہین دنیا پہ لیک ہمنفسو
کسی نے یہ نہ کہا اسمین کچھہ فنا بھی ہی
نہ مان واعظ نادان کا تو سخن اے دل
یہ بیوقوف ہی احمق ہی بیحیا بھی ہے

معین دین حسینی جناب شہ خاموش
بشر کا پیر ہی مرشد ہی پیشوا بھی ہے

شفیق آپ ہمپر ہین ماں باپ سے
کہاں جائین پھر جائین گر آپ سے

کیا زلف نے گر اشارہ نہ کچھ
گیا کیا یہ دل پیچ مین آپ سے

محبت مین دنیا کی ہے مرگ دل
کمی جیسے برکت مین ہو پاپ سے

ہی جنس محبت یہ دکان دل
نہ پائی کسی نے کسی شاپ سے

محبت کی پلٹن مین ہے امتحان
یہاں کون نوکر ہوا ماپ سے

سخاوت سے ہوتی ہے شہرت بلند
صدا طبل کی اوٹھتی ہے تہاپ سے

کیا مجھکو پامال مقتل مین آج
سمند غم یار نے ٹاپ سے

کہو جس کا جی چاہے اچھا برا
بشر ہم تو بیٹھے ہین چپ چاپ سے

حق تعالی ترا ہر آن نگہبان رہے
ساری آفات سے محفوظ تر یجان رہے

یاد تیری مری دل مین رہی ہر دم ایجان
نہ سہی خیر جو میرا نہ تجھے دہیان رہے

یاس کی دن گئی اب آس کی ایام آئی
بلبل و گل مین نہ اب وصل کا ارمان رہے

یہ جو درویش ہین پردیس کی رہنیوالے
گھر نجانا رہی دنیا مین تو مہمان رہے

معدن شرم و حیا پردہ نشین عصمت
صاف ہر دم ترا آئینۂ ایمان رہے

ای مری قدر شناس ای مری مشفق جانی
حور بھی دیکھ لے گر تجھکو تو حیران رہے

بی ریا دوست ترا مثل بشر ہو دلشاد
ہو جو دشمن ترا دنیا مین پریشان رہے

ہمین کمل بجاے اطلس ہے
نہین قالین تو بوریا بس ہے

رات دن رہتا ہی بتونکا خیال
اندنون دل بنا بنارس ہے

نسخۂ کیمیا ہین خاک نہین
سنگ دہلیز یار پارس ہے

مرچکی ہین کسیکی فرقت مین
اب تو تابوت ہمکو بینس ہے

ہاتہہ کی اونکے ہمد ہو ہیہات
دہینگا مشتی مین چڑہگئی نس ہے

ہی رباعی وجود ہی انسان
اور جہان صورت مسدس ہے

تھے جو کل شاہ اونکی تربت پر
اے بشر آج خار ہے خس ہے

سرخ انگیا مین کٹوری یہ ہری لگتی ہی
کہ پس لال پری سبز پری لگتی ہے

شوخی رنگ کا باعث ہی وگرنہ کیا ہے
اچھی ہر شخص کو جو مولسری لگتی ہے

مہر و مہ بیٹھہ نہین رہتی کہین تم جاکر
ہمین اچھی نہین یہ دربدری لگتی ہے

مانگ مین تونی جو سیندور کی کہینچی ہی لکیر
مجھی تلوار سی یہ خون بہری لگتی ہے

کون بات اپنی بہلا اونکی پسند خاطر
ہم جو کہتی ہین بہلی بہی وہ بری لگتی ہے

رحم کر پاپ نہ لی بہر خدا اے ناصح
تیری ہر بات مری دلپہ چہری لگتی ہے

شاخ تازہ سی بشر ہوتی ہی امید ثمر
اسلیے غم کی بہلی شاخ ہری لگتی ہے

بتواب تو بازآو جور و جفا سے
ڈرو تم خدا سے ڈرو تم خدا سے

مرا حال سنکر وہ رشک مسیحا
لگا ہنس کے کہنے ہماری بلا سے

مجھے بخشوا دین گے روز قیامت
حسین ابن حیدر نبی کے نواسے

ہمین کہینچ لایا ہے جذب محبت	جہان فنا مین مقام بقا سے
رہے شاد وخرم مرا یار دائم	یہی التجا ہے ہماری خدا سے
خوشی نے مرا ہاتھہ فرقت مین چھوڑا	ولیکن دیے غم نے آکر دلاسے

قسم تم کو اللہ کی سچ بتاؤ
بشر کس لیے رہتے ہو تم اودا سے

ہون مظہر ذات احدی یا مری ہادی	لی آتشی و آبی و لی خاکی و بادی
شادی کی ہے شادی نہ مجھی غم کا ہے کچھہ غم	یکسان نظر آتے ہین جہان کے غم و شادی
یہ آرزو و یارب کہین جلد یہی بر آئے	مکہ سے ہو منزل مری پہر فاطمہ ادی
قالب مین مرے ہمنفسو روح نہین ہے	اس خانۂ ظلمت مین یہ ہے بادشنہ ادی
تھی جان لبون پر مرض ماو شما سے	اللہ نے توحید کی دارو سے شفا دی
دنیا سے وفا ڈھونڈھ نہ ای طالب دنیا	امان ہے نہ خالہ ہے کسیکی نہ یہ دادی
پہر فصل بہار آئی ہے ای عقل خبردار	ہے جیب مرا دست جنون دامن وادی
وحشی ہون تری آنکہہ کا ہمصورت آہو	گیسو نے جنون کی مجھے زنجیر پنہا دی

المنۃ للہ کہ بشر کوے صنم مین
اس سیل دمادم نے مری لاش بہا دی

متفرقات

مستزاد

نادر ہے کہان اور کہان رستم و دارا . جمشید کہان ہے

دو دن کا یہاں کھیل تماشا ہے یہ سارا — تا جسم مین جان ہے
ہے میرا دلارام گل گلشن خوبی — بیشک نہین کچھ شک
سگ ہے جو کیا شک بخدا ہے چمن آرا — اور غنچہ دہان ہے
پہچانتی صاحب ہمین آنکھین کرو پیدا — یعنی کہ ہین کیا ہم
ظاہر مین نہان گرچہ ہے احوال ہمارا — باطن مین عیان ہے
ہے وحدہ لاشریک صفت جسکی وہ گبرو — ہے سب سے منزہ
نے گبر نہ مومن نہ یہودی نہ نصارا — اور سب مین عیان ہے
مرہم کے لگانے کی جگہہ ہے نہ رفو کی — یہ زخم جگر ہے
اک تیر نظر سے مجھے اس یار نے مارا — جو ابرو کمان ہے
ماں باپ نہ بیٹا نہ بہن اور نہ خالا — نے خویش و برادر
دو دن کا زمانہ ہے ہمارا نہ تمہارا — سب وہم و گمان ہے
سنکر خبر موت مری کہنے لگا وہ — اللہ کی مرضی
کیا کیجے کسیکا نہین اس امر مین چارا — مجبور جہان ہے
جسمین صفتین حضرت انسان کی ہون موجود — انسان وہی ہے
انسان کی صورت مین جہان گرچہ ہے سارا — انسان کہان ہے
یارب یہ دعا تجھسے بشر کی ہے شب و روز — از بہر محمد
مجھسے رہے راضی شہ خاموش پیارا — یہ حسرت جان ہے

سلام

سلامی وہ رشک چمن کربلا مین — ہوا قید رنج و محن کربلا مین

حسین ابن حیدر امام دوعالم
موا ہای تشنہ دہن کربلا مین

لگی رونے افسوس وقتِ شہادت
گلے ملکی بہائی بہن کربلا مین

مجبوا وس اکبر کا نیزونکی مارسے
ہوا رشک غربال تن کربلا مین

بدست عدو ہای تیغ جفاسے
ہوا قتل شاہِ زمن کربلا مین

جناب نبی کی نواسے کا لاشہ
رہا دہوپ مین بے کفن کربلا مین

وہ بازو جو ہین قوت دین و ایمان
بندہی ہین میان رسن کربلا مین

بیک قطرۂ آب محتاج ہی ہے
ابنِ شاہ خیبر شکن کربلا مین

نبی و علی کا وہ سرسبز گلشن
لٹا یک بیک سب چمن کربلا مین

تہا ایک ایک جسمین محب محمدؐ
ہوئی قتل وہ انجمن کربلا مین

لٹا یا نبی کا چمن باغیون نے
سمن تہا کوئی یاسمن کربلا مین

کلیجہ پکڑ کر رہی دیکہکر چپ
وہ دولہا کی صورت دولہن کربلا مین

دولہن سے نکی بات دولہانے ہی ہی
ہوا قتل ابن حسن کربلا مین

ہوئی خاک آلودہ جب زلف سرسے
ہوئی خاک مشک ختن کربلا مین

ق ابنِ ابن حیدر ہوا بہرا عدا
جو ہنگامہ آرا ہی رن کربلا مین

کہا سب لعینونے آپس مین بہاگو
یہ آیا ہی خیبر شکن کربلا مین

ہزارون جہنم مین پہونچے ہوا جب
وہ شان حسن تیغ زن کربلا مین

چہلا کہہ اہل کین مستعد قتل پر ہین
ہی خورشید دین یک تن کربلا مین

ہوا خستہ تن اور جگر چاک و بیکس
شہ دین غریب الوطن کربلا مین

بہشر بہر غم ہین نبی اور زہرا
علی شاہ خیبر حسن کربلا مین

فرد

دُر وصل صنم سے ہے لاقیمت | جان دیدون کبھی جو لاقیمت

فرد

سنگین ہی محبت نہین گو کھیل کی صورت | پر قطع منازل کو یہ ہے ریل کی صورت

فرد

جب اطاعت سے نہ کچھ ہو نہ وفا سے کچھ ہو | چپ ہو جائی بھی دو اپنی بلا سے کچھ ہو

فرد

خالق ہی بے نیاز ہی پروردگار ہے | مختار ہے جو چاہی کرے اختیار ہے

قطعہ

وقت گل سیر چمن کا ہی قصد | مژدہ اے بدل کہ وطن کا ہی قصد
دید سبزان دکن ہے منظور | حیدر آباد دکن کا ہی قصد

قطعہ

کون جانی شریف اور اشراف | بوریا باف یا کہ ہی نداف
رائج الوقت ہی یہ قول بشیر | اشرفی پاس ہی تو ہی اشراف

قطعہ

باتین ایسی کرو تم اور کے ساتھ | ہمسے لیکن سمجھ کے غور کے ساتھ
بزم مین جام نے جو کی گردش | عقل چکر مین آئی دور کی ساتھ

قطعہ

گو رہین بھی بخدا آرزو یہ دل ہے وہی | حسرت وصل بت حور شمائل ہے وہی

صدمۂ ہجر شبِ وصل مین ہی پیش نظر — غم وہی رنج وہی درد وہی دل ہی وہی

قطعہ

کون دنیا مین نفس پرور ہی — جسے دیکھا وہ نفس پرور ہی
طرفہ یہ جو کہ ہے مرید النفس — وہی مشہور پیر رہبر ہے

قطعہ

کون جانے حسب نسب عالی — مغربی کوئی ہے کہ بنگالی
عزت و آبرو بقول بشیر — ہے زرِ نقد سکۂ عالی

قطعہ

مردہ ساگو غم فرقت نے بنا رکھا ہے — لیکن امید توصل نے جلا رکھا ہے
جلوۂ حسنِ صنم دید کے قابل ہی بشیر — کچھ تو اس پردے مین خالق نے چھپا رکھا ہے

قطعہ

سینۂ صاف ہو جو بے کینہ — کہتے ہین اوسکو عارف آئینہ
زخم دل پر تو آنے دو انگور — پھر شراب دو آتشہ پینا

قطعہ

کوئی چاہی کسی سے بیر کرے — باغ عالم مین کوئی سیر کرے
مگر اپنی تو یہ دعا ہے بشیر — حق مرا خاتمہ بخیر کرے

قطعہ

رہ گئی کنہ ذات نامعلوم — بھید کی بات ہمکو کیا معلوم
خاک اوڑائی مری گناہون نے — میکشی کی نہ تھی ہوا معلوم

آپ کیسے نئے مسیحا ہین ‏ ‏ درد دل کی نہین دوا معلوم

قطعہ

ہم ہین بری جہان سے ہم سے بھرا جہان ہے ‏ ‏ نام ونشان ہمارا ہی نام و ہی نشان ہے
گرچہ مکان ہمارا ہی لامکان سی آگے ‏ ‏ پر طائر خیالی سیّار لامکان ہے
ہان ملک لاابالی اپنا بشر ہے مسکن ‏ ‏ ہم ہین جہان زمین ہی اوس جا نہ آسمان ہے

ناتمام

درویش کو بچشم حقارت نہ دیکھنا ‏ ‏ اک دن ہی موت سب کی تونگر لگی ہوئی
پوشیدہ راز یار کا ہے کونسا مگر ‏ ‏ ہے مُہر خامشی مری لب پر لگی ہوئی

مجبور گرچہ ہون مین سراسر مگر بشر
تہمت ہی اختیار کی مجھ پر لگی ہوئی

رباعیات

یون مجھکو نہ مار کر جِلایا ہوتا ‏ ‏ اعجاز مسیحا نہ دکھایا ہوتا
گھر شادی کا غمکدہ نہوتا مجھکو ‏ ‏ تو ساتھ مرے اگر نہ آیا ہوتا

رباعی

شب بستر اندوہ پہ سوتا چھوڑا ‏ ‏ اشکون کی گھر سے مجھے پروتا چھوڑا
ہنستا گیا تو تو جاوری کو خوش خوش ‏ ‏ اندوہ مین غمگین سے مجھے روتا چھوڑا

رباعی

گر جاوری مین ہیرا نہ آتا ہوتا ‏ ‏ کیون تیر بلا کا مین نشانا ہوتا
مچھلی کی طرح کبھی تڑپتا نہ بشر ‏ ‏ کیون آتش غم مین تلملانا ہوتا

رباعی

صحرای عدم سے دشت دنیا دیکھا
کیا تجھسے کہین بشر کہ کیا کیا دیکھا
کہنے کی نہین ہے یہ سمجھنے کی بات
دیکھا سمجھا جو کچھ کہ سمجھا دیکھا

رباعی

دنیا کی کمائی ساری کھونا بہتر
اس چاہ مین آبرو ڈبونا بہتر
جانا نہین ای بشر خدا کو جس نے
ہونے سے تو اوسکو تہا نہونا بہتر

رباعی

قاضی نے کیا بادہ پرستون پہ جو جبر
بس آئی قضا پڑا یہی نوشون کا صبر
ہے جوش مین خم کہتی ہے مینا قم قم
ساغر بکف آیا ہے بڑی دور سے ابر

رباعی

ملنے سے نبی علی کے سب ملتا ہے
ہان ای دل بیقرار رب ملتا ہے
بے حب محمد و علی الاعلی
یون چاہو خدا ملے تو کب ملتا ہے

رباعی

اب حال بشر یہ غیر سر دھنتا ہے
تو بھی کبھی تڑپا دو فغان سنتا ہے
پہلو سے کباب کی سی بو آتی ہے
سوز تپ فرقت سے جو دل بھنتا ہے

رباعی

آنکھون کے خیال نے رولایا مجھکو
اور زلف کے جال نے پھنسایا مجھکو
جاتی رہی عقل روح لیلی کی قسم
مجنون ترے عشق نے بنایا مجھکو

رباعی

ای شوخ تری ہجر نے مارا مجھکو ۔ دکھلا دیا گور کا کنارا مجھکو
کیا تجھکو خبر نہین ہے اسکی ظالم ۔ دوری دم بھر نہین گوارا مجھکو

رباعی

جس راہ سے جانمن گذرتا ہے تو ۔ ہر ایک سے میٹھی بات کرتا ہے تو
قسمت کا مری یہ بل ہے جو یون مجھسے ۔ ہر بات مین زلف سا بکھرتا ہے تو

رباعی

ای رشک پری حور شمائل میرے ۔ ای روح مری جان مری دل میرے
بسمل ترا کس طرح تڑپتا ہے یہان ۔ تو بھی تو ذرا دیکھ لے قاتل میرے

رباعی

اوس بت سے نہوتی جو ملاقات اپنی ۔ کٹتی بہت اچھی طرح اوقات اپنی
ای دل ہو ترا برا کہ بیٹھے بٹھلا سے ۔ کھو بیٹھا تو اک ادا مین سب بات اپنی

رباعی

تجھکو جو بشر یہ عشق مہ رویان ہے ۔ تو عقل سے معذور ہوا اور نادان ہے
ہے مہ کمرون کا شوق جی کا جنجال ۔ غم گیسوؤن والون کا وبال جان ہے

تضمینات

مخمس بر غزل قدسی در نعت

جبذا عظمت معراج شہ نیم شبی ۔ ہل گیا عرش بھی کرسی جو کہین اوسکی دبی
انبیا سامنے تیری ہین صبی تو ہے نبی ۔ مَرحَبَا سَیِّدِ مَکِّی مَدَنِی اَلعَرَبِی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

طور موسیٰ سے ہوا نور خدا کا ہمراز — چرخ چارم پہ رہا عیسیٰ مریم کو گداز
خلد میں خدمت ادریس سی ہی راز و نیاز — تو ہمانی کہ ترا عرش شدہ پا انداز

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

دم میں تو نے صفت برق کہی طی کی دشت — کرے باور نہ مری بات کو کوئی زرتشت
میں نہیں جانتا نو چرخ ہیں یا ہفت کہ ہشت — شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

طائر سدرہ پسش ماندہ چو طاؤس غبی

نکلا برقع سے جو تیرا رخ عالم آرا — ہو گئے ارض و سما جن و ملک صبح و مسا
تو ہی معشوق خدا تیرا ہی عاشق ہے سدا — نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

شجرۂ طوبیٰ فردوس ہے تجھسے خوش نام — ثمر گلشن بطحیٰ ہوا تجھسے خوش کام
ہے غرض صبح وطن تجھسے غریبونکی شام — نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

ای شہنشاہ رسل شافع اصناف امم — صاحب ایجاد میں کوئی نہیں تیرا توام
کسطرح تجھسے تعارف کروں پیدا باہم — نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوئی تو شد بے ادبی

نہیں تسنیم ہی پیاسی ترے لب کی دن رات — سنکے کوثر بھی ہے مشتاق تری میٹھی بات
خضر و الیاس و سکندر بھی ہیں پیاسی ہیہات — ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

جانتا ہی وہ جو رکھتا ہی ذرا سا بھی شعور
کہ مکین سو ہے مکان کو شرف و عزو سرور
گرچہ ہندی دکنی فارسی تجھسے نہین دور
ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی

بے تری کلبۂ تاریک مین ای نور نظر
دیدۂ کور کی صورت ہین مجھی شمس و قمر
بند ہی آنکھہ مری اور گریبان مین ہی سر
چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر
ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

خمسہ بر غزل شاہ نیاز احمد صاحب

قبلۂ دو جہان معین الدین
کعبۂ جاودان معین الدین
صاحب عز و شان معین الدین
خواجۂ خواجگان معین الدین
فخر کون و مکان معین الدین

شکل آدم عیان معین الدین
صورتِ حق نہان معین الدین
مرہم زخم جان معین الدین
سرِ حق را بیان معین الدین
بی نشان را نشان معین الدین

شان یزدان بصورت آدم
یک بہ وحدت ہزار در عالم
آپ کی ذات ہی خدا کی قسم
مظہر جلوہ گاہِ نور قدم
آفتاب جہان معین الدین

آفتاب سپہر مہر و وفا
مظہر ذاتِ رب جل و علا
معنئ لفظ سرِّ حق بخدا
مرشد و رہنمای اہل صفا

هادی انس و جان معین الدین

عارفو بات سچ یہ ہی کہ نہین — گر کہون آپ سا ہوا نہ کہین
حاصل عمر عارفان متین — عاشقان را دلیل راہ یقین

سدّ راہ گمان معین الدین

بر سپہر صفات ماہ تمام — آب و رنگ بہار باغ قیام
معدن کشف و مخزن الہام — خواجۂ لامکان و قدس مقام

آسمان آستان معین الدین

صدمی مین ہجر یار مین کیا ہی — ہون زمین پر بصورت ماہی
سن بشیر تا ہو تجھکو آگاہی — قرب حق ای نیاز اگر خواہی

ساز ورد زبان معین الدین

خمسہ بر غزل حضرت پیر و مرشد شاہ خاموش صاحب قدس سرہ

عشق جب اوس جان جان کا پاؤن پھیلانے لگا — جسکو دل کہتے ہین وہ بھی ہاتھ سی جانے لگا
جگمگاتا جلسہ جہان کا ہو نظر آنے لگا — اپنی صورت دیکھ جب دل اپنا گھبرانے لگا

پھر تو ملنا کیون کسی کا خوش ہمین آنے لگا

مشرق و مغرب جنوب و ہم شمال و بحر و بر — ہو کے ششدر دیکھتا ہون عالم زیر و زبر
حال دل سی ہیں میری ہین ارباب ظاہر بیخبر — عالم وحشت بسا ہی آکے دل مین اس قدر

شہر صحرا سا مری آنکھون مین دکھلانے لگا

دور غم سی ہو گئی اور عیش سی بلبل قرین — گل صفت خندہ دہن در شوق یاز نازنین

وا بشوق دید تھی نرگس کی چشم شرمگین　　محو حسرت سرو تھا اور گل ہوا فرش زمین

یار جب سوی چمن تشریف فرمانے لگا

تھی قوی امید ہم کو خون دل کی وجہ سے　　جانتے تھے یہ ہمارے ایک دن کام آئینگے
کوئی صورت بن نہ آئی سو کہہ کر بس گئے　　قطرۂ آنسو ہمارے رہ گئے منہ دیکھتے

خانۂ تن آتش دل سے جو جل جانے لگا

روتے روتے دیدہ دریا سا ہوا اپنا ہی خود　　سینہ وحشت سے کہین صحرا بنا اپنا ہی خود
جاے سیر بحر و بر گہر بن گیا اپنا ہی خود　　بن گیا تار نظر زنجیر پا اپنا ہی خود

بال بال اوس زلف کا دیکھا جو بل کھانے لگا

عین کے پردے مین ذات رب نہان ہی جلوہ گر　　ہے وثیقہ اسپہ قول من رآنی سر بسر
ایک مشت خاک یہ عاجز وہ شاہ بحر و بر　　کیا حقیقت میری ہی اوسکی جو مین بہاؤن گہر

یہ غنیمت ہے کہ میرے من مین وہ بھانے لگا

آفتاب معرفت جن و بشر کے راہبر　　صابری سید معین الدین شاہ بحر و بر
گوش دل سے سن تو کیا فرماتے ہین وہ ایسے شیر　　کیون نہو خاموش گوش و چشم اپنی بند کر

صوت سرمد کی صدا جسنے کہ سن پائی لگا

خمسۂ دیگر بر غزل حضرت پیر مرشد موصوف قدس سرہ

گلشن مین برنگ بو ہر گل مین چھپا دیکھی　　بلبل مین بشوق گل ہان نغمہ سرا دیکھی
القصہ بہر صورت دیکھی بخدا دیکھی　　بیچون کا تماشا ہم باچون و چرا دیکھی

کیا ظاہر و کیا باطن حق جلوہ نما دیکھی

رخ نور سحر کاکل جان بخشِ لیالی ہے — فردوس جمالی ہو دوزخ جو جلالی ہے
عکسِ رخ جاناں سے ہر کون جو خالی ہے — کوئی شان جلالی ہے کوئی شانِ جمالی ہے

بتخانہ بہی اور کعبہ دونون مین خدا دیکھے

فی انفسکم آیا ارشاد الٰہی ہے — محجوبِ دوئی پہر کیون یہ شیخ ریائی ہے
فی ہذہٖ اعمٰی کا حاصل یہی معنی ہے — نابینا یہان جو ہو نابینا وہان بہی ہے

دیکہا جو نہین اسنے جا کر وہان کیا دیکھے

جو دل کہ ہو دلبر مین کب آئی وہ دل بر مین — ہے محو جمال از بس وہ جلوۂ دلبر مین
یان غیر مکرر ہے جلوہ ترا ہر ہر مین — زاہد کی تمنا ہے دیدار کی محشر مین

دنیا مین جو ہم دیکھے عقبیٰ مین وہ جا دیکھے

جب ارض و سما کو تم پر نور سمجھتے ہو — نادان بشر کو کیون مہجور سمجھتے ہو
جب نور سے سینے کو معمور سمجھتے ہو — خاموش بہلا پہر تم کیون دور سمجھتے ہو

نزدیک ہے شہ رگ سے قران مین لکہا دیکھے

مخمس از مصنف بر غزل خود

کوئی واقف نہین تجہسے صنما کیا تو ہے — صنعتِ خالقِ اکبر کا معمّا تو ہے
جان بلب کر لیے مانند مسیحا تو ہے — راحتِ جانِ بشر اے گل رعنا تو ہے

گلشن قدرتِ باری کا تماشا تو ہے

جب سے ہم آئے ہین ایجان تری کوچے مین — ہو گئی بے سر و سامان تری کوچے مین
کیون نہون ہر دم و ہر آن تری کوچے مین — صورتِ آئنہ حیران تری کوچے مین

صنما ایک طلسمات کا پتلا تو ہے

مینے ہر اک کو ترا عاشق شیدا دیکھا — جلوۂ حسن عجب ای گل رعنا دیکھا
مردۂ ہجر کو ہوتے ہوے زندا دیکھا — مینے اعجاز ترا رشکِ مسیحا دیکھا

کیا ہی سانچے مین ڈہلا نور سراپا تو ہے

بے خبر آئنہ رو میری کہ حیران ہوئین — تیری زلفونکی قسم سخت پریشان ہوئین
مست چشمون کی لیے ابر سا گریان ہوئین — ہر زمان محو پرستش ترا ایجان ہوئین

کہ مرا قبلۂ مقصود و تمنا تو ہے

جلوہ اپنا مجہے تو ای گل خندان دکہلا — چہرۂ غیرت خورشید درخشان دکہلا
صاف رخسار ذرا ای مہ کنعان دکہلا — گلشن آباد مین منہ رشک گلستان دکہلا

میری جینے کا مزہ ای گل رعنا تو ہے

ہے گل گلشن جان سرو روان تو پیارے — تن سراسر ہوئین اور صورت جان تو پیارے
خوش جہان مین رہے ہر دم ہو جہان تو پیارے — مین جو مر جاؤن تو ہو مرثیہ خوان تو پیارے

مالک ای رشکِ قمر جان بشر کا تو ہے

مخمس دیگر از مصنف بر غزل خود

اپنے دلبر کے تصور مین رہا کرتا ہون — نام اوسکا ہی فقط لیکے جیا کرتا ہون
اوس ستمگار پہ مین جان دیا کرتا ہون — نام پر اوسکی مین قربان ہوا کرتا ہون

دین و ایمان و دل و جان او سپہ فدا کرتا ہون

غم کو دل سے نہین اک آن جدا کرتا ہون — کہا کے غم پیکے لہو شکر خدا کرتا ہون

گو بہلا کرتا ہون مین یا کہ بُرا کرتا ہون   بوسے لیکن لب جانان کے لیا کرتا ہون
مرض دل کی اسی طرح دوا کرتا ہون

گو مین دیوانہ ہون وحشی ہون کوئی احمق ہون   جانب حق ہون مین یا آنکہ سوی ناحق ہون
فاسق و فاجر و مردود جہان الحق ہون   ہون جو کچہہ سو ہون اوسی یار کا پر عاشق ہون
اوسی معشوق کو بس یاد کیا کرتا ہون

آب سی اشکونکی منہ اپنا مین دہوتا ہون مدام   تخم غم زار دل زار مین بوتا ہون مدام
تار مژگان مین دُر اشک پروتا ہون مدام   بیقراری کی بچہونے پہ مین سوتا ہون مدام
شمع کی طرح سے خاموش جلا کرتا ہون

ہو گیا مجہسے جدا جب سے وہ رشک گلشن   خانۂ دل مین بسی آکے بسے رنج و محن
نہ تو فکر دل و جان ہی نہ خیال سر و تن   اوسکی فرقت مین خدا کی قسم ای حضرت من
سر پہ اک کوہ الم لیکے پہرا کرتا ہون

سفلے آپس مین اگر جمع ہوا کرتے ہین   جہوٹے دم بوالہوس الفت کی بہرا کرتے ہین
جی مین آتا ہی جو کچہہ اونکی بکا کرتے ہین   عشق کی باتین جو آپس مین کیا کرتے ہین
مین بہی چُپ بیٹہہ کے کونی مین سنا کرتا ہون

عشق سرمایۂ آزار ہے آسان نہین   بخدا خنجر خونخوار ہے آسان نہین
گل نہ سمجہو اسی یہ خار ہی آسان نہین   دل لگانا اجی دشوار ہی آسان نہین
چنے لوہے کے چبا کر مین جیا کرتا ہون

کشور رنج مین اقلیم الم مین ہون مین شاہ   کوئی مونس ہی نہ غمخوار بجز نالہ و آہ
ملک الموت کی اب دیکہہ رہا ہون مین راہ   زلف پرلوس بت عیار کی کر کر کے نگاہ

دل دیوانہ کو زنجیر بپا کرتا ہون

گرچہ کچھ علم نہین ہی مجھے ایدوستو پر — منزل شعر مین ہر آن مین کرتا ہون سفر
عشق خاموش مین دل خوش ہی مرا آٹھ پہر — شاعرون مین مرا مشہور تخلص ہے بشر
وصف دلدار مین اشعار لکھا کرتا ہون

ایضاً خمسہ بر غزل خود

دوست کا تیرے بول بالا ہو — منہ ترے دشمنون کا کالا ہو
سرخ رو تجھپہ مرنے والا ہو — عمر تیری ہزار سالا ہو
مرتبہ تیرا سب سے اعلیٰ ہو

حق کرے تجھکو غیرت جم و کے — سکے مؤمن سلام ہندو جھکے
ہو مہیا ترے لیے ہر شے — اور سرکار یہ بھی لازم ہے
مجھسا بھی مانگ کھانے والا ہو

ملے ہو لبس تجھسے نام حاتم طے — بخشش حق ہو تجھپہ پے در پے
جام راحت رہے لبالب مے — اپنا ورد زبان جو ہے تو یہ ہے
میرے پیارے کا بول بالا ہو

جان دینے سے جو نہ گھبرائے — اور نہ شکوہ زبان پر لائے
ہے وہ عاشق جو زندہ مرجائے — پیاس گر ہو تو اشک بھر لائے
بھوک مین غم کا اک نوالا ہو

محنت و رنج و غم اگر دیکھے — کوئی بھولے سے نام عشق نہ لے

گہ مسحت کہتا ہون غور سے جو سنے | بشر اس راہ مین قدم وہ دہرے
جان سے جو گذرنے والا ہو

ایضاً خمسہ بر غزل خود

گوہر درج محبت ہی ہمارا معشوق | نیر برج مروت ہی ہمارا معشوق
صاحب صورت و سیرت ہی ہمارا معشوق | نوگل باغ نزاکت ہی ہمارا معشوق
سہرو گلزار لیاقت ہی ہمارا معشوق

مہر افلاک شرافت ہی ہمارا معشوق | ثمر نخل نجابت ہی ہمارا معشوق
ذی خرد صاحب فطرت ہی ہمارا معشوق | خیر خوا ہونکو صداقت ہی ہمارا معشوق
بدنگا ہونکو صدا آفت ہی ہمارا معشوق

ابرو اوس مہ کی مہ نوسی کہین ہی خوشتر | جان دیتا ہی مسیحا بھی لب رنگین پر
انکھڑیان کہتی ہین ہم سی نہین کوئی ٹرکر | عمر اوسکی ہی دہ و پنج کے اندر باہر
اس سن و سال مین آفت ہی ہمارا معشوق

چشم نرگس ہی سیہ زلف ہے سنبل کیطرح | آپ گل ہی مگر آواز ہے بلبل کیطرح
صاف رخسار مین کیا رنگ رخ گل کیطرح | موکمر کہاتی ہی بل دیکہے کاکل کیطرح
نوگل باغ نزاکت ہی ہمارا معشوق

زیر حکم اوسکے ہمیشہ یہ جہان ہو یارب | رہی آباد جہان مین وہ جہان ہو یارب
فضل سے تیری وہ ذی عزت و شان ہو یارب | دشمن اوسکا بہ تہ خاک نہان ہو یارب
اہل دل اہل عنایت ہی ہمارا معشوق

میری معشوق کی اللہ کری عمر دراز ۔ اوسکی قدمونکی تلے سر ہو مرا پا انداز
کیا کرون اور بھلا اسکی سوا نازونیاز ۔ مین ہون اک بندۂ ناچیز وہ ہی بندہ نواز
ہمہ تن حسن کی دولت ہی ہمارا معشوق

بے بہا لعل ہی دیکھو تو لب رنگین کو ۔ اور قد غیرت طوبیٰ ہی ذرا دیکھو تو
جان و دل سی رہون کیونکر نہ تصدق یارو ۔ چشم ہی مست سے حسن جوانی دیکھو
ای بشر جان کی راحت ہی ہمارا معشوق

خمسۂ گرہ بند در منقبت

تم ہو نبی کی نائب یا مظہر العجائب ۔ داماد اور مصاحب یا مظہر العجائب
ناظر حضور و غائب یا مظہر العجائب ۔ بیشک ہو سب پہ غالب یا مظہر العجائب
یا مظہر العجائب یا مظہر العجائب

مطلوب کل طالب بیشک ہو سب پہ غالب ۔ بیشک ہو سب پہ غالب مطلوب کل طالب
ہو آپ اور محمد یک جان اور دو قالب ۔ گر آپکی مدد ہو حاصل ہون کل مطالب
یا مظہر العجائب یا مظہر العجائب

ای مصدر امامت وی فخر نسل آدم ۔ ای نیر کرامت مشکلکشا سے عالم
ای خاتم رسالت ذات رسول اکرم ۔ ای خاتم ولایت ہمنام اسم اعظم
یا مظہر العجائب یا مظہر العجائب

ہمنام کبریا ہو ہم شان مصطفیٰ ہو ۔ مختار دوسرا ہو دیوان مصطفیٰ ہو
تم ہو وصی برحق شایان مصطفیٰ ہو ۔ واللہ یا علی تم جی جان مصطفیٰ ہو

یا مظہر العجائب یا مظہر العجائب

ہی بغض کفر تم سی الفت ہی شان ایمان
بعد نبی جو کچھ ہو تم ہی ہو شاہِ مردان
از قول پاک احمد نزدیک ہر مسلمان
مشکلکشای عالم سردار و شیر یزدان

یا مظہر العجائب یا مظہر العجائب

طی ہو یہ میری منزل یا مظہر العجائب
مقصد ہو میرا حاصل یا مظہر العجائب
حل ہو یہ میری مشکل یا مظہر العجائب
بے فکر ہو مرا دل یا مظہر العجائب

یا مظہر العجائب یا مظہر العجائب

جو حال دل ہی میرا کہنی کی کب ہی قابل
مین غم کے روبرو ہون غم میری ہی مقابل
سب آپ پر ہی ظاہر جو کچھ ہی مقصد دل
جلد لیجیے اب خبر لو ای حل کار مشکل

یا مظہر العجائب یا مظہر العجائب

آئی ہی اب لبون پر جان بشر خبر لو
حیران غم سے دل ہی اور شوق جگر خبر لو
ٹوٹی ہی بار غم سے میری کمر خبر لو
درپیش اب سفر ہی مشکل سفر خبر لو

یا مظہر العجائب یا مظہر العجائب

خمسۂ دیگر بطور گرہ بند در منقبت

مین ہجر مین ہون غمگین یا غوث محی الدین
آفت مین ہو نمین مسکین یا غوث محی الدین
دکھلا دو لب رنگین یا غوث محی الدین
دو دل کو مری تسکین یا غوث محی الدین

یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین

محبوب خدا کی ہو فرزند پیمبر ہو
زہرا کے جگر ہو تم لخت دل حیدر ہو

شبیر کی زینت ہو تم راحت شبیر ہو — وہ کون ہے دنیا میں جو آپکا ہمسر ہو

یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین

وہ رتبہ ہو تم جیسی کوئی نہ ہوا ایسا — جیسے کہ ہو تم ساقی دیکھا نہ سنا ایسا
سرشار رہوں دائم دو جام پلا ایسا — جز حق نہ رہے باقی ہو جاؤں فنا ایسا

یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین

اکبار خم کاکل یا غوث دکھا دیجے — دکھلا کے خم کاکل دیوانہ بنا دیجے
دیوانہ بنا دیکر بغداد بنا دیجے — بغداد بتا دیکر پھرا پنا پتا دیجے

یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین

مدت سے تہہ دل میں ہے میری خیال ایسا — بغداد میں جاکر تا حضرت سے سوال ایسا
ہستی سے گذر جاؤں حاصل ہو کمال ایسا — ہوں محو جمال حق ہو مجھکو وصال ایسا

یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین

بغداد دکھا دیجے مدت سے تمنا ہے — بغداد دکھا دیجے سر میں یہی سودا ہے
بغداد دکھا دیجے مقصد یہی دل کا ہے — بغداد دکھا دیجے مطلب یہی میرا ہے

یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین

بغداد میں جلدی سے پہونچوں یہ تمنا ہے — دہلیز در دولت دیکھوں یہ تمنا ہے
میں کس سے کہوں جاکر میں ہوں یہ تمنا ہے — حضرت ہی بلالیں تو آؤں یہ تمنا ہے

یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین

فریاد سنو میری از بہر خدا یا غوث — لو میری خبر جلدی از بہر خدا یا غوث
حسرت نہ رہے باقی از بہر خدا یا غوث — دو شکل دکھا اپنی از بہر خدا یا غوث

یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین

میں کس سے کہوں حضرت یہ رنج و ملال اپنا — میں عرض کروں کس سے فرمایئے حال اپنا
پاتا ہوں میں اب تم بن بدحال کمال اپنا — للہ مبشر کو بھی دکھلا دو جمال اپنا

یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین

مسدسات

مسدس بطور مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

اللہ تری ذات رحیم اور ہے رحمان — رزاق و ودود و صمد و خالق و سبحان
فرد و احد و لم یلد و واحد و یزدان — میں بیکس و بے یار ہوں و بے سر و سامان

ہوں عفو جرائم شہ لولاک کا صدقہ
کر مجھ پہ کرم پنجتن پاک کا صدقہ

میں عاجز و مجبور ہوں عاجز ہوں گنہگار — ہے ذات تری مقتدر و ہادی و غفار
رنجور ہوں بیمار ہوں اور بیکس و بے یار — بن تیرے نہیں کوئی مرا مونس و غمخوار

ہوں عفو جرائم شہ لولاک کا صدقہ
کر مجھ پہ کرم پنجتن پاک کا صدقہ

یارب بطفیل شہ کونین پیمبر — از بہر علی شیر خدا ساقی کوثر
یارب بحق بنت نبی شافع محشر — سبطین کا صدقہ نظر رحم ہو مجھ پر

ہوں عفو جرائم شہ لولاک کا صدقہ
کر مجھ پہ کرم پنجتن پاک کا صدقہ

تو واقف اسرار خفی اور جلی ہے — علام غیوب ازل و لم یزلی ہے
تو بندۂ بدبخت یہ عاصی ازلی ہے — لیکن ز غلامان حسین ابن علی ہے
ہون عفو جرائم شہ لولاک کا صدقہ
کر مجھ پہ کرم پنجتن پاک کا صدقہ

مجبور ہون عاجز ہون گنہگار ہون یارب — بدبخت و بد اعمال ہون بدکار ہون یارب
بدکیش ہون یا صاحب زنار ہون یارب — جو ہون سو ہون پر تیرا پرستار ہون یارب
ہون عفو جرائم شہ لولاک کا صدقہ
کر مجھ پہ کرم پنجتن پاک صدقہ

دستان هرا بشنو و فریاد مرا رس — من بوطن و غمزده بے یارم و بیکس
شائستۂ رحم تو نیم گر من ناکس — بر من منگر بر کرم خویش نگر بس
ہون عفو جرائم شہ لولاک کا صدقہ
کر مجھ پہ کرم پنجتن پاک کا صدقہ

کبتک رہوں میں محو خیالات پریشان — دل تیرا طلبگار رہے اور جان پر ارمان
بے مثل تری ذات ہے یا ایزد منان — ہو جاے لیشیر پہ بھی نظر مہر کی اس آن
ہون عفو جرائم شہ لولاک کا صدقہ
کر مجھ پہ کرم پنجتن پاک کا صدقہ

مسدس عائیہ در مناقب

شاخ غم سرسبز ہے ہر آن یا مشکل کشا — کچھ نہ پایا ثمرۂ ارمان یا مشکل کشا

دل ہی جانسے تنگ دلسے جان یا مشکل کشا
کس لیے ہو جانکر انجان یا مشکل کشا

ہون نہایت آجکل حیران یا مشکل کشا
کیجیے مشکل مری آسان یا مشکل کشا

جوش بحر اشک ہی ہر آن یا مشکلکشا
غوطہ مین دم ہی لبونپر جان یا مشکلکشا
پاٹ دریا کا ہوا دامان یا مشکلکشا
زندگی ہی یا کوئی طوفان یا مشکلکشا

ہون نہایت آجکل حیران یا مشکلکشا
کیجیے مشکل مری آسان یا مشکلکشا

تم امیر المومنین ہو اور امام المتقین
افتخار اولین ہو رہنماے آخرین
جانشین مصطفی ہو رحمۃ للعالمین
باب شہر علم احمد مرشد روح الامین

ہون نہایت آجکل حیران یا مشکل کشا
کیجیے مشکل مری آسان یا مشکل کشا

خاندان احمد مختار کے محنت رہو
صفدر و خیبر شکن ہو سید ابرار ہو
شیر یزدان شاہ مردان حیدر کرار ہو
وقت مشکل ہر کسیکے مونس و غمخوار ہو

ہون نہایت آجکل حیران یا مشکل کشا
کیجیے مشکل مری آسان یا مشکل کشا

شہسوار لافتی اے تاجدار ہل اتی
ابن عم مصطفی اے جانشین مصطفی
گوہر بحر امامت افتخار انبیا
قبلۂ ارباب دین اے کعبۂ اہل صفا

ہون نہایت آجکل حیران یا مشکل کشا
کیجیے مشکل مری آسان یا مشکل کشا

آپ جو چاہو سو ہے نزدیک وہ کب دور ہے
ہے وہی منظور حق حضرت کو جو منظور ہے

تم نے سلمان کو چھڑایا شیر سے مشہور ہے
وقت مشکل کام آنا آپ کا دستور ہے

ہوں نہایت آجکل حیران یا مشکل کشا
کیجیے مشکل مری آسان یا مشکل کشا

رجعت خورشید اور شق القمر یا شاہ دین
یہ تمہارا معجزہ ہے وہ نبی کا بالیقین

تم اگر چاہو تو یا حیدرا امیر المؤمنین
چرخ بنجائے زمین اور ہو زمین چرخ برین

ہوں نہایت آجکل حیران یا مشکل کشا
کیجیے مشکل مری آسان یا مشکل کشا

جان حیران دل پریشان منتشر ہوش و حواس
ساتھ چھوڑا عیش نے اب غم ہی غم ہے آس پاس

شہر ہے آنکھوں میں صحرا اور طبیعت ہے اداس
آپ بن کس سے کروں مولیٰ میں جا کر التماس

ہوں نہایت آجکل حیران یا مشکل کشا
کیجیے مشکل مری آسان یا مشکل کشا

یا امیر المؤمنین مہر عجم ماہ عرب
دستگیر انس و جان شاہ نجف عالی نسب

میں نجف کی آرزو میں یا علی ہوں جان بلب
ہے تصور بس یہی ہر دم کہ بلواتے ہیں کب

ہوں نہایت آجکل حیران یا مشکل کشا
کیجیے مشکل مری آسان یا مشکل کشا

میں بھلا ہوں یا برا ہوں یا امیر المؤمنین
نام لیوا آپکا ہوں یا امیر المؤمنین

مورد رنج و بلا ہوں یا امیر المؤمنین
قیدی قالوا بلیٰ ہوں یا امیر المؤمنین

ہوں نہایت آجکل حیران یا مشکل کشا
کیجیے مشکل مری آسان یا مشکل کشا

دستگیری کیجیے ہدیت وپا ہوں یا علیؑ
خاکپای کلب شاہِ کربلا ہوں یا علیؑ
گو بھلا ہوں یا برا پر آپکا ہوں یا علیؑ
آپ بن مقصد میں اپنا کس سے چاہوں یا علیؑ

ہوں نہایت آجکل حیران یا مشکل کشا
کیجیے مشکل مری آسان یا مشکل کشا

ہاں بمثال شمس یہ قول نبی ہے آشکار
لافتیٰ الّا علی لاسیف الّا ذوالفقار
صاحب یوفون بالنذر وشہ عالی وقار
ہو بشر پر لطف بھر خالق لیل و نہار

ہوں نہایت آجکل حیران یا مشکل کشا
کیجیے مشکل مری آسان یا مشکل کشا

مسدس بطور فریاد و استمداد بجناب سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام

افتخار انبیا فریاد ہے
جانشین مصطفیٰ فریاد ہے
شہسوار لافتیٰ فریاد ہے
تاجدار ہل اتیٰ فریاد ہے

یا علی شیر خدا فریاد ہے
یا علی مشکلکشا فریاد ہے

یا امیر المومنین فریاد ہے
یا امام المتقین فریاد ہے
قبلہ گاہ اولین فریاد ہے
دستگیر آخرین فریاد ہے

یا علیؑ شیر خدا فریاد ہے
یا علیؑ مشکلکشا فریاد ہے

حامیِ دینِ محمدؐ یا علیؑ
زیبِ تخت و تاجِ احمدؐ یا علیؑ

مظہرِ انوارِ سرمد یا علیؑ
مرجعِ ہر نیک و ہر بد یا علیؑ

یا علیؑ شیرِ خدا فریاد ہے
یا علیؑ مشکلکشا فریاد ہے

یا علیؑ بہرِ حسنؑ بہرِ حسینؑ
بہرِ عابدؑ جانِ ایمان نورِ عین

کیتلک کرتا رہوں میں شور و شین
بہرِ باقرؑ اب ہو میری دلکو چین

یا علیؑ شیرِ خدا فریاد ہے
یا علیؑ مشکلکشا فریاد ہے

بہرِ جعفرؑ کاظمؑ و موسیٰؑ رضاؑ
لو خبر بہرِ نقیؑ مشکل کشا

ہو نقیؑ کیواسطے مجھپر عطا
دامِ غم سے کیجیے جلدی رہا

یا علیؑ شیرِ خدا فریاد ہے
یا علیؑ مشکلکشا فریاد ہے

ہو مدد بہرِ امام عسکریؑ
بہرِ مہدیؑ لو خبر جلدی مری

آپ پر ظاہر ہے سب رازِ خفی
دستگیری کیجیے اب یا علیؑ

یا علیؑ شیرِ خدا فریاد ہے
یا علیؑ مشکلکشا فریاد ہے

عالمِ علمِ لدن شیرِ خدا
واقفِ اسرارِ کن مشکلکشا

باعثِ ہر بیخ و بن یا مرتضیٰؑ
حال میری دل کا سن بہرِ خدا

یا علیؑ شیرِ خدا فریاد ہے

یا علیؓ مشکلکشا فریاد ہے

گو خطا مجھسے ہوئی ہون پر خطا　　جیسی کی مینے خطا پائی سزا
حلّ مشکل کون ہو اب تم سوا　　کیجیے امداد از بہر خدا

یا علیؓ شیر خدا فریاد ہے
یا علیؓ مشکلکشا فریاد ہے

تیغ قاتل غم مقرر ہی مجھے　　دوش پر بار الم سر ہی مجھے
فکر ہر دم مثل خنجر ہی مجھے　　موت اس جینے سی بہتر ہی مجھے

یا علیؓ شیر خدا فریاد ہے
یا علیؓ مشکلکشا فریاد ہے

لو خبر از بہر احمدؐ یا علیؓ　　تم ہو میری جدّ امجد یا علیؓ
غم مین ہر دم ہون مقید یا علیؓ　　ہون اسیر رنج بیحد یا علیؓ

یا علیؓ شیر خدا فریاد ہے
یا علیؓ مشکلکشا فریاد ہے

غم کی ہاتھو نسی ہون گریان رات دن　　مثل کاکل ہون پریشان رات دن
شکل آئینہ ہون حیران رات دن　　دیدہ گریان سینہ بریان رات دن

یا علیؓ شیر خدا فریاد ہے
یا علیؓ مشکلکشا فریاد ہے

ساقیِ کوثر ہو تم روز جزا　　حامیِ ہر بیکس و بیدست و پا
جسکا والی ہو جہان مین آپ سا　　کس سی پھر جا کر کرے وہ التجا

یا علیؑ شیر خدا فریاد ہے
یا علیؑ مشکلکشا فریاد ہے

تم سے ہے فریاد میری یا علیؑ — کیجیے امداد میری یا علیؑ
جان ہے ناشاد میری یا علیؑ — عمر ہے برباد میری یا علیؑ

یا علیؑ شیر خدا فریاد ہے
یا علیؑ مشکلکشا فریاد ہے

یا علیؑ شیر خدای ذوالجلال — یا علیؑ سلطان ملک لایزال
ہے بشر حد سے سوا آشفتہ حال — غم کے ہاتھوں ہو گیا دل پائمال

یا علیؑ شیر خدا فریاد ہے
یا علیؑ مشکلکشا فریاد ہے

مسدس دیگر بہ شعر فارسی در منقبت حضرت علیؑ

لائق حمد مجید ست علیؑ — شافع جد امجد ست علیؑ
نائب خاص احمد ست علیؑ — دین را زیب مسند ست علیؑ

دُرِ دریای سرمد ست علیؑ
جانشین محمدؐ ست علیؑ

سرور دین احمدؐ ست علیؑ — باعث بخشش جد ست علیؑ
مرجع نیک و ہر بد ست علیؑ — تیغ قاتل بہ مرتد ست علیؑ

دُرِ دریای سرمد ست علیؑ
جانشین محمدؐ ست علیؑ

ساقیِ حوض کوثر ست علیؑ — شافع روز محشر ست علیؑ
خاص محبوب داور ست علیؑ — که وصی پیمبر ست علیؑ

دُرِ دریاے سرمد ست علیؑ
جانشین محمدؐ ست علیؑ

لائق تاج و مسند ست علیؑ — زور بازوے احمدؐ ست علیؑ
قابلِ وصف بیحد ست علیؑ — ہادی و پیر و مرشد ست علیؑ

دُرِ دریاے سرمد ست علیؑ
جانشین محمدؐ ست علیؑ

حق نے تیغ اور نبی نے دی دختر — نام جس کا ہے حیدرِ صفدر
ہے وہ مسند نشین پیغمبرؐ — فتح جس نے کیا درِ خیبر

دُرِ دریاے سرمد ست علیؑ
جانشین محمدؐ ست علیؑ

کوئی کیا جانے رتبۂ حیدرؑ — جز ابوبکرؓ یا جناب عمرؓ
ہو جو ممدوحِ خالق اکبر — ہے وہ مسند نشین پیغمبرؐ

در دریاے سرمد ست علیؑ
جانشین محمدؐ ست علیؑ

رتبہ دانِ نبی ہے شیر خدا — دل و جان نبی ہے شیر خدا
عز و شان نبی ہے شیر خدا — بوستان نبی ہے شیر خدا

در دریاے سرمد ست علیؑ

جانشینِ محمدؐ ست علیؓ

کوئی کیا رتبۂ علیؓ جانے — جانے اللہ یا نبیؐ جانے
رازِ حق کو وہی ولی جانے — رمزِ پیغمبری وصی جانے

دُرِ دریائے سرمدست علیؓ
جانشینِ محمدؐ ست علیؓ

خاتم الانبیا کا نائب ہے — بخدا مظہر العجائب ہے
سب کا حامی حضور و غائب ہے — اور ستارِ کل معائب ہے

دُرِ دریائے سرمدست علیؓ
جانشینِ محمدؐ ست علیؓ

ہے امام و ولی وصی حیدر — ہیں نبی شہرِ علم و حیدر در
جز علی زیبِ مسجد و منبر — کون ہے اور بعدِ پیغمبرؐ

دُرِ دریائے سرمدست علیؓ
جانشینِ محمدؐ ست علیؓ

ہمیں غم سے چھڑانے والا ہے — کام مشکل میں آنے والا ہے
جو علیؓ کا ستانے والا ہے — صاف دوزخ میں جانے والا ہے

دُرِ دریائے سرمدست علیؓ
جانشینِ محمدؐ ست علیؓ

تم ہو معصوم و متقی حیدر — صادق و عادل و سخی حیدر
لو بشر کی خبر کبھی حیدر — بہرِ حسنینؓ یا علیؓ حیدر

در دریاے سرمدست علی
جانشین محمد دست علی

مسدس بجناب حضرت مخدوم صابر علیہ الرحمہ

مین سائل بنکے آیا ہون در سرکار پر مضطر
خدا کیواسطے کیجے کرم کی اک نظر مجہپر
ملی مقصد مرا مجہکو بمضمون فلا تنہر
مرے آقا مری مولا مری ہادی مری رہبر
سنو فریاد میری یا علاؤ الدین علی احمد
بس اب دے داد میری یا علاؤ الدین علی احمد

در دولت پہ آیا ہون پریشان صورت سنبل
مری غم سی گریبان چاک ہی گلزار مین ہر گل
سیہ بختی سی میری ہی بلون مین سر بسر کاکل
ہین وہ افسردہ دل ہون نغمہ خوان مجہپر ہنسے بلبل
سنو فریاد میری یا علاؤ الدین علی احمد
بس اب دے داد میری یا علاؤ الدین علی احمد

بہ رنگ زلف آئینہ پریشان ہون نہین حیران ہون
نہ یا نکا ہون نہ وانکا ہون نہین کہلتا کہانکا ہون
خبر اب تک نہین مجہکو کہانکا کس جہانکا ہون
جو ہون سو ہون غرض گتّا تمہاری آستانکا ہون
سنو فریاد میری یا علاؤ الدین علی احمد
بس اب دے داد میری یا علاؤ الدین علی احمد

مرا سینہ بداغون سی ہی گلزار دیکہو تو
یہانتک ہون پریشان و نحیف و زار دیکہو تو
ہون مثل بلبل شیدا ذلیل و خوار دیکہو تو
کہ اب تو ہو رہا ہون جان سے بیزار دیکہو تو
سنو فریاد میری یا علاؤ الدین علی احمد

بس اب دے وداد میری یا علاؤالدین علی احمد

بہت ناشاد آیا ہون مجھے اب شاد کر دیجے
ہے جنکا نام رنج و غم او نہین برباد کر دیجے
مرا دل غم سے ہے برباد اوسے آباد کر دیجے
خدا کیواسطے غم سے مجھے آزاد کر دیجے

سنو فریاد میری یا علاؤالدین علی احمد
بس اب دے وداد میری یا علاؤالدین علی احمد

دریدہ پیرہن گل کیطرح ہو نہین ز دست غم
نہین جز غم کوئی میرا انیس و مونس و ہمدم
برنگ بلبل شیدا ہون نالان روز و شب ہر دم
کرو اب تو مدد میری بحق سرور عالم

سنو فریاد میری یا علاؤالدین علی احمد
بس اب دے وداد میری یا علاؤالدین علی احمد

سیہ رو ہو رہا ہون بخت و بد اعمال سے اپنے
نہایت تنگ آیا ہون مین حال و قال سے اپنے
کشاکش مین ہون نیک اقوال و بد افعال سے اپنے
مری اب دستگیری کیجیے اقبال سے اپنے

سنو فریاد میری یا علاؤالدین علی احمد
بس اب دے وداد میری یا علاؤالدین علی احمد

بھلا ہون تو تمہارا ہون برا ہون تو تمہارا ہون
ریائی ہون تمہارا بیریا ہون تو تمہارا ہون
غنی ہون تو بھی تمہارا ہون گدا ہون تو بھی تمہارا ہون
جو عاصی ہون تمہارا پارسا ہون تو بھی تمہارا ہون

سنو فریاد میری یا علاؤالدین علی احمد
بس اب دے وداد میری یا علاؤالدین علی احمد

سگ درگاہ والا ہون گنہگار و نہین ہون تو بھی ہون
سگ درگاہ والا ہون سیہکار و نہین ہون تو بھی ہون
سگ درگاہ والا ہون سیہ کار و نہین ہون تو بھی ہون
سگ درگاہ والا ہون جو میخوار و نہین ہون تو بھی ہون

سنو فریاد میری یا علاؤالدین علی احمد
بس اب دو داد میری یا علاؤالدین علی احمد

برنگ بوئے گل وقف صبا ہون یا علاؤالدین
جو خادم آپکی درگاہ کا ہون یا علاؤالدین
غبار راہ اسپ تیز پا ہون یا علاؤالدین
تو مقصد اپنا تم بن کس سے چاہون یا علاؤالدین

سنو فریاد میری یا علاؤالدین علی احمد
بس اب دو داد میری یا علاؤالدین علی احمد

مدد کیجے مری بہر خدا و بہر پیغمبر
مدد کیجے مری از بہر بنت شافع محشر
مدد کیجے مری شاہا بروح ساقی کوثر
مدد کیجیے بحق حضرت سبطین یا سرور

سنو فریاد میری یا علاؤالدین علی احمد
بس اب دو داد میری یا علاؤالدین علی احمد

جو مقصد آپکے در سے شہنشاہا نہ پاؤن مین
کہانی آپ بن اپنی کہو کسکو سناؤن مین
تمہارا چھوڑکر در بہر کہو کس در پہ جاؤن مین
مرا داغ جگر شاہا کہو کسکو دکھاؤن مین

سنو فریاد میری یا علاؤالدین علی احمد
بس اب دو داد میری یا علاؤالدین علی احمد

بشر کی عرض یہ ہے اب نہو رنج و محن مجھکو
نہایت یاد آتا ہے شہا میرا وطن مجھکو
رہائی رنج و غم سے ہو بحق پنجتن مجھکو
بس اب پہونچا دو جلدی حیدرآباد دکن مجھکو

سنو فریاد میری یا علاؤالدین علی احمد
بس اب دو داد میری یا علاؤالدین علی احمد

مسدس ہذا

در مدحت حضرت پیر دستگیر قطب الاقطاب غوث زمن قطب دکن سیدنا و مرشدنا جناب سید شاہ معین الحق والدین حسینی الملقب بہ شاہ خاموش چشتی صابری ثم القادری رضی اللہ عنہ مشتمل بر کیفیت مصنف پیش از بیعت آنچہ پیش آمد نظم نمودہ شد

ھو الحق

ملک ہستی مین عدم سی جو مین آیا بخدا — قدرت حق کا تماشا نظر آیا ایسا
ہی کہین شہر کہین کوسون تلک ہی صحرا — کہین ہی کوہ بلند اور کہین ہے صحرا

کوکب و شمس و قمر چرخ برین پر دیکھا
شجر و طائر و حیوان زمین پر دیکھا

روز خورشید سی اور ماہ سی روشن ہی رات — کبھی ہی موسم سرما تو کبھی ہی برسات
خالی از حکمت خالق نہین دیکھی کوئی بات — ہر طرح سے ہی غرض پرورش مخلوقات

مجلسین آئین نظر ہر جگہہ انسانونکی
اور کثرت نظر آئی کہین انسانونکی

دوستی تہی نہ کسی سی نہ کسی سی کچھہ بیر — رات دن گلشن ایجاد کی کرتا تہا سیر
کوئی جاتا تہا سوی کعبہ کوئی جانب دیر — طرف شر کوئی مائل تو کوئی جانب خیر

کوئی جاتا تہا کہین اور کوئی آتا تہا
سیر مین بہی اوسی عالم کی کہیے جاتا تہا

ایک دن پھرتے ہوئے ایسی جگہ جا پہونچا — یعنی دیکھا تو گروہ ایک ہے قشقے والا
جمع کیوں سب ہیں یہاں اونسے جو پوچھا تو کہا — رام کہتے ہیں کیا کرتے ہیں اوسکی پوجا

چشم انصاف سے وا انکا جو تماشا دیکھا
صاف پتھر کا بت اک ہمنے تراشا دیکھا

دل وہاں سے مرا برخاستہ ہو کر اک بار — چلدیا کہتا ہوا حق کرے انکو فی النار
دیکھا آگے کہیں اک گھر میں گروہ ہشیار — سبحہ در دست و قبا در بر و بر سر دستار

جاکے مسجد میں وہاں مینے جو سبکو دیکھا
سجدۂ رب میں ہر اک بندۂ رب کو دیکھا

جبکہ فارغ ہوئے پڑھ پڑھ کے نمازی وہ نماز — پھر دعا کر لیے اون سب نے کیا دست فراز
مینے جب اونسے یہ کی عرض بصد عجز و نیاز — مہرباں من مرے اے مشفق من بندہ نواز

کسکو سجدہ یہ کیا ہاتھ اوٹھائے کیسے
سچ کہو مجھسے اودھر سے ادھر آئے کیسے

سب نے سنکر کہا مجھسے کہ بڑے ہو ناداں — واہ وا آپکی اس ہوش و خرد کے قرباں
کیا خبر تمکو نہیں ہے کہ جناب سبحاں — یعنی خالق ہے وہ مخلوق ہیں جسکے دو جہاں

سجدہ اوسکو ہے دعا اوس سے ہے برحق ہے وہی
منحرف حق سے جو ہو کافر مطلق ہے وہی

جسنے فرمایا ہے قرآں میں نحن اقرب — وہی خالق وہی رازق وہی معبود ہے رب
کہکے اتنا ہی سخن رہ گئے چپ سبکے سب — چپ نہیں دیکھکے پھر اونسے کہا مینے یہ جب

کہو دیکھا ہو تو حق جل و علا کیسا ہے

زاہدو مجھکو بتا دو کہ خدا کیسا ہے

جسکو کہتی ہین خدا کون ہے وہ اور کیا ہے
پھر معبود بتا دو مجھے رب کیسا ہے
سنکے کہنے لگے سنتے ہین خدا سبکا ہے
پر کہین آپ سے کیا ہمنے نہین دیکھا ہے

ڈھونڈھ لو پہلے کہین مرشد کامل صاحب
جب کہین آپکا مقصد ہو یہ حاصل صاحب

سنتے ہی اونکی زبانسے سخنِ عقل و تمیز
گردن عقل مین لبس پڑگیا طوقِ تجویز
کیا سناؤن تجھے احوال دل زار عزیز
خار در چشم من این سنبل و گل آمد نیز

اندرون رہِ دل رایت حیرت افراخت
طرفہ تجویز کہ چون آئنہ حیرانم ساخت

گوش زد اونسے ہوا جو یہ کلامِ معقول
ہوش جاتی رہی اکبارگیا جو کری بہول
دل پریشان ہوا اور ہوئی جان ملول
مجھسے مدبر سے ملی کون خدا کا مقبول

کیا کہون غم جو ہوا مونس و غمخوار اپنا
پھر تو کچھ اور ہوا حالِ دل زار اپنا

اس تردد مین کئی سال کا عرصہ گذرا
جستجو مینے بہت کی کہین پایا نہ پتا
راہ ملنے کی کسی پاس نہ دیکھی اصلا
نہ ملا کھوج کہین قبلۂ من کے گھر کا

پھر کے اس عالم فانی مین جو ہر جا دیکھا
سب کو پابند ہوس طالبِ دنیا دیکھا

کسی انسان کو ہے حسن کی دولت حاصل
اور کوئی اپنی شرافت پہ ہے نازان خوشدل
صاحب علم تو کہتا ہے ہر اک کو جاہل
بخل و خست کیطرف اہل دول ہین مائل

آگیا صاف یہی ذہن رسا مین مضمون
حق نے قرآن مین کہا ہی جو لَدَیْہِم فَرِحُوْن

کوئی دنیا کی طلب مین ہی ذلیل و رسوا
حور کی کاکل مشکین کا کسیکو سودا

آبرو کہوکے کسی جا سگ دنیا ٹھہرا
خواہش خلد مین یکسر کوئی محو تقوی

کوئی دنیا کا فدائی کوئی عقبی کا ملا
پر نہ سالک کوئی ابتک رہ مولی کا ملا

سر بزانو تہا مین خاموش برنگ تصویر
خواب غفلت مین تہا مین جاگ رہی تہی تقدیر

صورت آئنہ حیرت زدہ محزون دلگیر
آکے اک مونس غمخوار نے کی یہ تقریر

مجھسے پوچھا کہ کہو آج یہ غم کیسا ہے
عہد عشرت مین کہو رنج و الم کیسا ہے

مینے اوس سی یہ کہا سن لی حکایت میری
رنگ کیا دیکہی دکہلاتی ہی قسمت میری

اپنی تقدیر سے ہی سب یہ شکایت میری
سو گئی اسلیے ای یار یہ حالت میری

ہاتہ آیا نہ ہمین دامنِ نحن اقرب
نیش زن اپنا عمل ہے برنگ عقرب

اور سن بات مری ای مری یارِ جانی
سگ کو دیتا ہی جو انسان کہ دانا پانی

تجھسے کہتا ہون مین اپنا سبب حیرانی
اوسکی کرتا ہی ہمیشہ وہی سگ دربانی

باوجودیکہ کھلاتا ہی وہ کہاتے ہین ہم
درِ اللہ سے بہکے ہوی جاتے ہین ہم

کیسے ہم پہنس گئی ہین دام بلا مین آکر
غرق غفلت ہین کہ سر کی ہی نہ کچہہ پا کی خبر

نہین معلوم کہ کیا حال ہو روز محشر
سگ ناپاک بہر طور ہے ہم سے بہتر

ایسے ہین بادۂ غفلت سے بلا کے سرمست
یکبیک بھول گئے وعدۂ و اقرار الست

ایسی گردش مین پڑے آنکے زیر افلاک
جل گئے آتش حسرت سے برنگ خاشاک

باعث حرص و ہوا خیرہ ہے چشم ادراک
پھر رہے ہین سگ ناپاک سے بھی ہم ناپاک

جس سے ہم پوچھتے ہین نام سنا دیتا ہے
نہ پتا دیتا ہے کوئی نہ بتا دیتا ہے

کس سے پوچھین مرض دل کی دوا ہے کہ نہین
کچھ بھی یارب اثر آہ رسا ہے کہ نہین

ہمسے بیمار کی قسمت مین شفا ہے کہ نہین
نخل امید مین کچھ بر کا پتا ہے کہ نہین

گرم رکھتے ہین ملاقات بد و نیک سے ہم
اوسکے ملنے کو لیے ملتے ہین ہر ایک سے ہم

کر کے افسوس یہ کہتا ہون کہ یا پیغمبر
مصطفیٰ کیجیے وا چشم ترحم مجھپر

بہر حق مجھکو بتا دو کوئی ایسا رہبر
صورت نرد پھراؤ نہ مجھے اب گھر گھر

طالب طالب ہر طالب مولا ہون مین
یار سُن تجھسے کہون کیا یہی کہتا ہون مین

مونس جان حزین اوسکو جو مینے دیکھا
سنکے اوسنے دل مضطر کا فسانہ سارا

حال دل اپنا جو کچھ تھا اوسے سب سمجھایا
مجھسے فرمایا کہ مضطر نہ ہو زنہار اصلا

قطب الاقطاب کا مین تجھکو پتا دیتا ہون
کیا پتا بلکہ مین خود چلکر بتا دیتا ہون

کون ہے وہ بخدا راحتِ جان حافظ
کس کی طاقت جو لکھے عظمت و شان حافظ
ہم کو ملتا ہے اوسی گل سے نشان حافظ
باد صد رحمت خالق بروان حافظ

ذکر ہر صبح و مسالب پہ جو یا حافظ ہے
فیض حافظ کا شب و روز خدا حافظ ہے

ہے وہ فرزند شہنشاہِ رسولِ عربی
نیر برج حسب گوہر دُرجِ نسبی
جسکا نانا ہے نبی ہاشمی و مطلبی
سرو گلزار نسب نوگل باغ حسبی

اک جگر پارۂ پیغمبر خالق سے ہے وہ
بخدا اب خبر مخبر صادق ہے وہ

جسم چو بیند رخ پر نور شود دست بسر
اندو رنش کہ کند از رہ پر خاش نظر
نور رخسارہ او رشک وہ شمس و قمر
بخداوند جہان آفرین گرد د اکفر

حب آن بحر کرم از ہمہ خوشتر باشد
بلکہ از جملہ عبادات فزون تر باشد

یارب آن کیست ندانیم بشکل انسان
عقل ہمصورت آئینہ بوصفش حیران
بحر حسن است و یا نیّر برج احسان
لب و دندان حسد گوہر و لعل و مرجان

نم ز بحر کرمش منفعل از حد بیرون
شمس از جلوۂ حسنش خجل از حد بیرون

یعنے سلطان و شہنشاہ معین الدین است
رہبر ہر دل گمراہ معین الدین است
خسرو عالم و ذیجاہ معین الدین است
واصل حق و حق آگاہ معین الدین است

چونکہ در کشور توحید بدندارد ثانے

شاہ خاموش لقب دارد و دل قرآنی

بحر یک جرعہ زعرفان معین الدین است
اہل دل را ہمہ ارمان معین الدین است
دین و دنیا ہمہ قربان معین الدین است
بخدا شان خدا شان معین الدین است

درخموشی ہمہ ایمای معانی است ببین
شاہ خاموش شہ ملک نہانی است ببین

جان زہرا ہی وہ اور بوی گل پیغمبرؐ
دل شبیر ہی اور راحت جان شبرؓ
بہر کفار وہی دشمن آل اطہر
ابرو و بینی پر نور ہی تیغ حیدرؓ

نائب احمد بے میم کا وہ نائب ہے
ابن فرزند علیؑ ابن ابی طالب ہے

ہی وہ اب قطب دکن چشم و چراغ صابر
زینت مسند دین نزہت باغ صابر
قاسم مستی صہبا ہی ایاغ صابر
صورت و سیرت و دل اور دماغ صابر

حیدرآباد فروزاں ہی مہ و پروین سے
فیض صابر علیؑ مخدوم علاؤ الدین سے

شاہ خاموش کا اب کوئی نہیں ہی ثانی
عارفوں میں بخدا اب ہی اوسی سلطانی
صابری چشتی نظامی و دگر جیلانی
ذات والا سے ہر اک فیض کی ہی ارزانی

ایک جیلاں ہی چمن اور یہاں ہی اک چشت
ہی نہی باغ پرا زمیوۂ گلہای بہشت

شکل آئینہ میں حیران رہا آج تلک
صورت زلف پریشان رہا آج تلک
بخدا قالب بیجان رہا آج تلک
اپنی تقدیر سے نادان رہا آج تلک

خواب غفلت سے جگایا جو مقدر نے آج
راہ بتلائی مجھے اوس مرے رہبر نے آج

سنتے ہی اوسکی زبان سے بخدا وقت نگاہ
در سرکار پہ دوڑا ہوا پہونچا ناگاہ
دیکھتے ہی رخ پرنور کو واللہ باللہ
دل بیمار کو تسکین ہوئی خاطر خواہ

منہ سے نکلا جو رہا پاس نہ خیر و شر کا
رب کا دیدار ہے دیدار مرے رہبر کا

واہ وہ صابری عمامہ بر اس اجلال
غیرت مہر منور رخ زیبا بجلال
باطنا دیکھیے تو حضرت دل غرق بحال
ظاہرا منہ مین زبان آئنہ روی مقال

چشتیہ سا نہ طریقہ کہین پایا ہمنے
پیر کامل کہین ایسا نہین دیکھا ہمنے

کاسہ سر ہے کہین سر خدا سے معمور
خوب دیکھا تو سراسر ہے سر کبر سے دور
سر پرنور کی مدحت مین خرد ہے معذور
سربسر دیکھہ رہا ہون جو اوسی بقعہ نور

عمر اوسکی نہ پاے جو کہ بسر کرتے ہین
نفس کی جنگ کو وہ لوگ ہی سر کرتے ہین

گوش وہ گوش سنے جو سخن حق ہر سو
ناک وہ ناک جو سونگھے گل وحدت کی بو
آنکھہ وہ آنکھہ نظر آئے جسے جلوۂ ہو
مستعد قتل ضلالت پہ ہے تیغ ابرو

ہمنے جب دیدۂ ایقان سے سوے لب دیکھا
ذکر حق سے لب لعلین کو لبالب دیکھا

دسترس دست کی مضمون سے ہو کیونکر ہمدست
ہاتھہ آتا نہین مضمون خرد ہے یان پست

قدح ہوش و حواس و خرد اینجا بشکست | پردۂ دل سے ندا طبع نے دی یہ سر دست

جلوہ گر دست میں گر دست مصفا ہو جائے
مثل موسیٰؑ اوسے حاصل ید بیضا ہو جائے

سینہ وہ سینہ کہ جسمیں نہیں شیطانکو راہ | واہ کیا سینۂ بے کینہ ہے سبحان اللہ
یاد حق سے جو بھرا رہتا ہے ہر شام و پگاہ | روتا اس حال سے شیطان ہے باحال تباہ

کانپتے چشم بصیرت سے زمین کو دیکھا
سجدۂ شکر میں اسطرح جبین کو دیکھا

جنکو ہے حق نے دیا دیدۂ فہم و ادراک | سرمۂ طور سمجھتے ہیں کف پاکی وہ خاک
پایۂ پاے مبارک ہے بلند از افلاک | تہ اقدام مبارک ہے سمک تا بہ سماک

ہاتھ آجاے بشر کے جو کہیں خاک قدم
کیا تعجب کہ ملے دولت اسرار قدم

کسکی طاقت جو لکھے وصف جناب اکرم | سرنگوں ہے صفت ذات مبارک میں قلم
کب یہ مقدور بشر ہے جو کرے وصف رقم | چشمۂ فیض الٰہی رہے جاری ہر دم

حق تعالیٰ در ارشاد کشادہ دارد
چشمۂ فیض خدا رو بزیادہ دارد

مسدس تقریب آمد آمد ماہ صیام

بشر اللہ کی وہ ذات مبارک ہے احد | جسکی توصیف میں زیبندہ ہے اللہ صمد
لم یلد بھی ہے وہی اور وہی لم یولد | دو جہان میں ہے وہی لائق حمد بیحد

جو سوا اوسکی ہی مخلوق ہی خالق ہی وہی
اور ہم جتنی ہین مرزوق ہین رازق ہی وہی

آدم خاکی کو حاصل ہوا رتبا اوس سے
ملی موسیٰؑ کو ضیائی ید بیضا اوس سے

حسن یوسفؑ کا ہی ہر شہر مین شہرا اوس سے
ہی زبان زد لب جان بخش مسیحاؑ اوس سے

ذات احمدؐ پہ جو کی ختم نبوت اوس نے
بھیجی عالم کے لیی آیت رحمت اوس نے

نعمتین اپنی جو کین حق نی محمدؐ پہ تمام
کوئی پڑہتا ہی درود اور کوئی اوس پہ سلام

ہی محمدؐ کا وہ عاشق نہین کچہ اسمین کلام
اور کوئی کہتا ہی بہ لے کے محمدؐ کا نام

ہمنے سمجھا جو بشر تجھکو تو سمجھا کیا خاک
یا محمدؐ ہی تری شان مین آیا لولاک

کس سی تعریف ہوا ی ختم رسالت تیری
صدق صدیقؓ سی ظاہر ہی صداقت تیری

شاہد مہر نبوت ہی نبوت تیری
شان فاروقؓ سی پیدا ہی عدالت تیری

فخر آدمؑ شہ دین سید مکی مدنی
ہی حیا کا تری مظہر کہین عثمانؓ غنی

شبیر یزدانؓ پہ ہوئی ختم سخاوت تیری
ختم سبطینؓ پہ ہی صورت و سیرت تیری

شاہ خیبرؓ پہ ہوئی ختم شجاعت تیری
جسمین جو جو ہی صفت ہی بحقیقت تیری

اور محمدؐ کی جو چاہی کوئی عصمت دیکھی
عصمت حضرت خاتون قیامتؓ دیکھی

انبیاؑ پر شرف احمدؐ کو ملا ہے جیسا
اُمتون سی کیا اُمت کو بھی فضل ویسا

اولیا کو کیا مختار خدا نے کیسا
جھوٹ سمجھے تو بلا سے کوئی ایسا ویسا
جیسا حضرت کو خدا نے شہ کونین کیا
ویسا امت کو بھی ہے رتبۂ دارین دیا

روزہ و حج و زکوٰۃ و کلمہ اور نماز
پھر تو امت کو بھی لازم ہے بصد عجز و نیاز
امت عاصی کو پانچوں نے کیا ہے ممتاز
تا ادا دل سے کریں بندگیِ بندہ نواز
گوش زد ہو جو کسی جا سے اذان کی آواز
پہونچیں وان کر کے دلا صوتِ طائر پرواز

فرض جسپر کیا اللہ نے ہے حج و زکوٰت
کلمہ یاد رکھیں دین کی سیکھیں ہر بات
اوسکو لازم ہے ادا دل سے کرے صوم و صلوٰۃ
رمضان آئے تو پھر شاد رہیں سب ذرات
سحری کو لیے خوش ہو کے اوٹھیں وقت سحر
ہو کے خوش چاہیے روزہ رکھیں پھر چار پہر

رمضان کو سبب بخشش عصیان جانو
رمضان کو طرب صاحب ایمان جانو
رمضان کو بخدا رحمت رحمان جانو
رمضان کو بخدا عیش کا سامان جانو
سب مہینوں سے فزون کیون نہو شان رمضان
کہ ہے شان رَمَضَانَ اُنْزِلَ فِیہِ الْقُرآن

باعث بخشش عصیان ہے مسلمانوں کے لیے
مثل تریاق کے بھی ہے سم عصیان کے لیے
موجب عیش ہے ہر صاحب ایمان کے لیے
یہی سامان ہے ہر اک بے سر و سامان کے لیے
مو سنو کیا رمضان کا میں بھلا وصف لکھوں
حق تعالیٰ نے کہا جسکی جزا میں میں ہوں

رمضان آیا بصد شان مبارک باشد — لو تمہین عیش کا سامان مبارک باشد
رحمتِ حضرت رحمان مبارک باشد — رمضانکی خوشی ہر آن مبارک باشد

ای مسلمانو یہ ہی فضل الٰہی لیلو
گھر گھر اب لٹتی ہی یہ دولت شاہی لیلو

مسجدونکو کرو آراستہ مانند جنان — ہون قنادیل بہی وان صورت انجم رخشان
کہو بیساختہ گردیکہلے مہرِ تابان — روز روشن کو بہی اس رات پہ کیجے قربان

حسب مقدور جداگانہ ہون باہم مسلوک
بہائی سی بہائی کیا کرتے ہین جسطور سلوک

سخت غیبت ہی زنا سی بہی سنو ای یاران — کہنے سننے سی لب و گوش رہین بند ہر آن
ہاتہہ سی ہون نہ کسی شخص کو تکلیف رسان — پانوسی آئین تو مسجد مین نہایت شادان

حال بہتر ہی کہین ماضی و مستقبل سے
کرلو جو چاہیے بہتر ہی تمہین اول سے

آؤ مسجد مین تراویح پڑہین سب ملکر — رات جو گذری عبادت مین وہی ہی بہتر
کونسا کام بہلا کوئی ہی اس سی بہتر — مستفیضِ کرمِ حق ہون ہم یکدیگر

اشک خونین سی لکہین دلپہ بنوک مژگان
بیس کا نقش یہی ہی پئے دفع عصیان

اور تراویح سی فارغ ہو جو تم پڑہ کی نماز — اسطرح حق سی دعا مانگو بصد عجز و نیاز
ای خداوندِ زمین و فلک ای بندہ نواز — خالق کون و مکان ہو نسِ جانِ دمساز

ذات واجب ہی تری خالق ممکن ہے تو

گو نہین کوئی کسی کا ہی و لیکن ہے تو

رنگ و روغن ہی دیا باغ مین تو نی گل کو
پیچ گلزار مین بخشا ہمہ تن سنبل کو
عشق مین نالہ و فریاد و فغان بلبل کو
لا تحرک نی دکھایا مجھے جز سے کل کو

پائے اسرار ترے کس مین ہی طاقت و تاب
آبروی چمنستان ہی تو ہمصورت آب

گل کا کسکے لیے گلشن مین گریبان ہی چاک
مہر و مہ کیون ہین شب و روز بدور افلاک
شمع پر کس لیے پروانہ ہی جلتا بیباک
کسکی فرقت مین ہلا جان بشر ہی غمناک

تجھسے آباد تجھی قسم جہان ہی سارا
جان اک تو ہی فقط جسم جہان ہی سارا

شان انسان مین جو ہی ہو معکم آیا
غیر عارف نہین یہ بھید کسی سے پایا
نَحنُ اَقرب کہا فِی اَنفُسِکُم فرمایا
عارفون کا ہے اسیواسطے برتر پایا

جھگڑتے آپس مین ہین یہ کافر و مومن دونون
بخدا سمجھین اگر مطلب اَحسَن دونون

بدعتی کوئی کسی شخص کو کہتا ہی یہان
ذکر آلِ نبوی سی کوئی رنجیدہ بجان
اور تقلید سی بیزار ہی کوئی انسان
منکر رتبۂ حیدرؑ ہی کوئی بے ایمان

کوئی سبطین کی رہتا ہی عداوت مین شاد
دشمنِ آل عبا کی کوئی الفت مین شاد

اِک روش چل رہی ہین عالم و جاہل دونون
سست اِک ہی سی ہین نا قابل و قابل دونون
بہم آمیختہ ہین ناقص و کامل دونون
ایکسان ہو رہے ہین اب حق و باطل دونون

ہمین سمجھا دے خدا ماضی و مستقبل و حال
دین حق دے ہمین یارب رہ باطل سے نکال

یا الٰہی ہمین عرفان کے معنی سمجھا
حق حق و بق بق و زق زق سے تو بندونکو بچا

تیری قربان ہمین جلوہ تو اپنا دکھلا
ہمین دیدار دکھا اپنی نبی کا صدقا

معرفت اپنی ہمین دے کہ جو تجھہ تک پہونچین
آپکو پہونچین تو پہر تجھکو بھی بیشک پہونچین

دے عبادت کی ہدایت ہمین ہر شام و پگاہ
رہبری اونکی بھی کر جو کہ ہوئے ہین گمراہ

اور دے حب رسول عربی خاطر خواہ
دین و دنیا کی ہمین غم سے چھڑا یا اللہ

غم دنیا سے نجات اب ہمین یارب دے تو
کام جو لینے کے لائق ہو وہ ہم سے لے تو

طائر روح کرے جسم سے جسدم پرواز
عمر کوتاہ مین دے ہمکو نہ امید دراز

ذکر تیرا رہے اوس حال مین ہمدم ہمراز
غم جو دے تو دے غم عشق ترا بندہ نواز

دار ما را بہ غم خویش درین کہنہ رباط
تا عبادت تری کرتے رہین با عیش و نشاط

اور پہر بخشدے سب جرم و خطا اے غفار
ہو محمد کی شفاعت سے ہمارا سب کار

منفعل ہمکو نہ کر روز قیامت زنہار
مغفرت کا ہو سبب الفت آل اطہار

پس بخشش تری اور بعد شفاعت باہم
کرین کوثر کی طلب ساقی کوثر سے ہم

تیری رحمت سے ہو فردوس بشر کا مسکن
آنکھین روشن ہون ہر شام و سحر سیر چمن

تیرا دیدار میسر ہو بوجہ احسن ۔ پہر نہ معلوم ہو کیا شی ہی غم و رنج و محن

خوش رہون مین شہ لولاک کا صدقہ یارب
شاد رکہہ پنجتن پاک کا صدقہ یارب

مسدس در تعزیت نواب بہادر خان بہادر مرحوم والی جوناگڈہ

کونسا لائی ہی گلشن مین صبا آہ پیام ۔ شاخ گل برسر خاک آج جہکی ہین جو تمام
پیرہن چاک ہی گل کا یہ ہی کیسا کہرام ۔ پتا پتا ہی اسیر غم و درد و آلام
اشک شبنم سی جو گل رونی کو آمادہ ہین
سرو و شمشاد تحیر مین جو استادہ ہین

کون گل آج گلستان سی ہوا ہی برہم ۔ جس کی خاطر چمنستان نہین صحرا سی کم
کونسا غنچہ دہن آج گیا سوے عدم ۔ سارے مرغان چمن مین جو پڑا ہے ماتم
گلبدن کونسا گلشن سی گیا ہی یارب
کیسا ماتم یہ گلستان مین بپا ہی یارب

کسکی فرقت مین یہ ہی دیدۂ نرگس حیران ۔ رنج ہی کسکی جدائی سی گلستانمین عیان
کونسا سرو روان چہوڑ گیا ہی بستان ۔ کہ زبان پر ہی ہر اک خار کی فریاد و فغان
قمریان طوق بگردان ہین یہ کسکے غم مین
نیلگون جامۂ گل کسکے ہوے ماتم مین

ہان صبا آج چمن مین نہین آئی دیکہو ۔ ہان نسیم سحری آج کہان ہے پوچہو
کسکی تابوت کے ہمراہ گیا عیش کہو ۔ کیا ہی گلشن مین گلونسی نہین آتی خوشبو

کس کی غم مین بچپن ہے سر گل بر سر گل
بلبلون کا بھی ہی ہر سمت سی غل بر سر گل

پردۂ دل سی ندا آئی بشہر سن ہم سے
رنگ عالم کا دگرگون جو یہ ہے ماتم سے
پر یہ ہی خوف جگر چاک ہو نیرا غم سے
رو رہے ہین جو گلستا مین یہ گل شبنم سے

جان سے دل نے تو کی دل سے جدائی جان نے
کی قضا آج جو نواب بہادر خان نے

ہای وہ رونق بازار جوانی افسوس
حسن صورت مین جو تھا یوسف ثانی افسوس
ہای وہ صولت و شوکت کی نشانی افسوس
آج کیا چھوڑ گیا اپنی کہانی افسوس

ہای کیا آج گیا باغ جہان سے وہ گل
جسکی خاطر تھی گلستان مین نشاط بلبل

کیون نہ صد چاک ہو دل اہل محبت کا آج
کل جو تھی بزم نشاط آہ ہوئی وہ کیا آج
جو ناگڈہ مین یہ نیا حادثہ ہی کیسا آج
عید کا روز تھا کل روز وعید آیا آج

ہر زن و مرد ہوا قید مصیبت افسوس
کہتے ہین ہو گئی نواب کی رحلت افسوس

کوئی صورت کی تصور مین کھڑا روتا ہی
شہر مین دیکھو تو ہر چھوٹا بڑا روتا ہی
کوئی سیرت کا بیان کر کے پڑا روتا ہی
کوئی گھر مین تو کوئی در پہ اڑا روتا ہی

قدردان ایسی کہان ہوتی ہین کہتا ہی کوئی
مہربان ایسی کہان ہوتی ہین کہتا ہی کوئی

گرچہ ہر ایک ہی یان سر بگریبان غم سے
آنکھہ ہر مخلص خالص کی ہی گریان غم سے

بال سنبل سے کسی کے ہیں پریشان غم سے ۔۔ اور کوئی صورت آئینہ ہے حیران غم سے

گو کہ غمگین ہے ہر ایک جو پہچانتا ہے
پر لگا تیر یہ جس دل میں وہی جانتا ہے

تا کجا طول سخن ہے یہ فسانہ غم کا ۔۔ ہے یہ دریائے الم اسکا کنارہ کیسا
مغفرت کی تب شراب مانگ دعا ہاتھ اوٹھا ۔۔ کہ خدا یا دے اوسے گلشن فردوس میں جا

اوسے فردوس میں کیونکر نہ ملے جا یارب
کہ سخی ابن سخی ابن سخی تھا یارب

آغاز ترجیع بند

ترجیع بند بطور استدعا بجناب مظہر العجائب والغرائب اسد اللہ الغالب علی کل غالب مطلوب کل طالب امام المشارق والمغارب جامع المناقب المراتب امیر المومنین و امام المتقین سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ و السلام

صورت میں تو انسان ہو سیرت میں خدا ہو ۔۔ اللہ کو معلوم ہے تم کون ہو کیا ہو
بے فصل وصی شہ لولاک لما ہو ۔۔ ہان بعد نبی احمد مختار کی جا ہو
بے شبہ ید اللہ ہو مختار قضا ہو ۔۔ کر سکتے ہو یا حیدر کرار جو چاہو
معصوم ہو مختار ہو شاہ دوسرا ہو ۔۔ افضل ہو معظم ہو مصدق و صفا ہو

تم مصحف ناطق ہو شہ عقدہ کشا ہو
وا عقدہ کن مشکل ہر شاہ و گدا ہو
حامی و مددگار ہر اک بیسر و پا ہو
اور مونس و غمخوار ہر رنج و بلا ہو
آقا مرے مولیٰ ہو مری راہ نما ہو
کیا ہو جو ذرا چشم کرم مجھپہ بھی وا ہو

لو میری خبر جان چلی یا اسد اللہ
از بہر حسینؓ ابن علیؑ یا اسد اللہ

تم مالک و مختار ہو شاہِ دو جہان ہو
تم ہو دو جہان یا علیؑ تم صورت جان ہو
تم مظہر یزدان ہو شہ کون و مکان ہو
سلطان سلاطین ہو شہنشاہ زمان ہو
ذی عزت و ذی عظمت و ذی شوکت و شان ہو
مولا ہو من و عالم اسرار نہان ہو
ہر موی بدن میرا اگر لاکھ زبان ہو
تو بھی سر مو وصف تمہارا نہ بیان ہو
ہر مومن و دیندار کی تم روح روان ہو
حاضر ہو دم نزع جہان ہیں وہ جہان ہو
تم مونس ہر بندۂ بے نام و نشان ہو
مانند نظر سب ہیں عیان اور نہان ہو
کچھ میری بھی احوال پہ شاہا نگران ہو
لب پر مری جان آئی ہے یا شاہ کہان ہو

لو میری خبر جان چلی یا اسد اللہ
از بہر حسینؓ ابن علیؑ یا اسد اللہ

نقش اپنا مرے دل پہ جمایا بھی ہے تم نے
گھر خاص مرے دل میں بنایا بھی ہے تم نے
اشفاق سے سوتوں کو جگایا بھی ہے تم نے
مومن کو جہنم سے بچایا بھی ہے تم نے
کھویا ہوا گھر ہمکو دلایا بھی ہے تم نے
جنت کو محبوں سے بسایا بھی ہے تم نے
ہان قہر سے کافر کو ڈرایا بھی ہے تم نے
اور مار کے پھر اوسکو جلایا بھی ہے تم نے
ہان دین محمدؐ کو بڑھایا بھی ہے تم نے
اور شیر سے سلمان کو چھڑایا بھی ہے تم نے

اعجاز ہمین اپنا دکھایا بہی ہی تم نے
خورشید کو مغرب سی پہرایا بہی ہی تم نے
روتے کو کبہی آگے ہنسایا بہی ہی تم نی
سینے سی کبہی مجھکو لگایا بہی ہی تم نے

لو میری خبر جان چلی یا اسد اللہ
از بہر حسینؓ ابن علیؓ یا اسد اللہ

ہی اشک کی دانون کا گلی مین مری مالا
اور گوشِ صداقت مین محبت کا ہی بالا
پڑ جائی اگر سایۂ پاکِ قدِ بالا
ہو جائے ابہی فضل خداوند تعالے
ہی غم سے مری داغ بدل باغ مین لالا
بلبل کی زبان پر ہی مری غم کا رسالا
کچھ غم نہین گو غم نی مجھے گھر سے نکالا
ہے آل محمدؐ کا مرے پاس قبالا
اس غم نے کیا ہوش کا لشکر تہ و بالا
لو میری خبر جلد کہ منہ غم کا ہو کالا
ہی زخم جگر نشتر غم سے ابہی آلا
دل کی جگہہ پہلو مین پڑا ہی مری چہالا
جز آپ کے یا حیدرؓ صفدر شہ والا
ہے کون بہلا اور مرا پوچھنے والا

لو میری خبر جان چلی یا اسد اللہ
از بہر حسینؓ ابن علیؓ یا اسد اللہ

پہلو مین نہین ہی دلِ مضطر کئی دن سے
مین ہون تن بے جان مقرر کئی دن سے
خم ہے مری گردن تہِ خنجر کئی دن سے
پابند ہون تسلیم و رضا پر کئی دن سے
برگشتہ جو ہی مجھسے مقدر کئی دن سے
ہے آئینۂ قلب مکدّر کئی دن سے
نرگس کی طرح ہون متحیر کئی دن سے
ہوتی نہین بند آنکھہ برابر کئی دن سے
کیا شامت اعمال ہے مجہپر کئی دن سے
رکھا جو ہی یون غم نے دبا کر کئی دن سے
دستانِ غم و رنج ہی از بر کئی دن سے
خاموش ہون یا حیدرؓ صفدر کئی دن سے

ہے آگ سی کچھ سینے کے اندر لگی دینے
لب پر ہے فغان ساقی کوثر لگی دینے

لو میری خبر جان چلی یا اسد اللہ
از بہر حسینؑ ابن علیؑ یا اسد اللہ

کیا کہیے کہ مسدود رہ دم زدنی ہے
در عین وطن لطف غریب الوطنی ہے
ہر اشک کا قطرہ مجھے ہیرے کی کنی ہے
ہر لخت جگر رشک عقیق یمنی ہے
درپیش تہ خاک جو نازک بدنی ہے
ہر چاک سحر مجھکو نشان کفنی ہے
ہر آن نئی طرز پر اعضا شکنی ہے
یا شیر خدا جان پر اب آن بنی ہے
اس زور پہ کچھ یاس کی ناوک فگنی ہے
جو آہ سحر ہے مجھے برچھی کی انی ہے
گردش میں تمہارا یہ سگ پنجتنی ہے
جس دن سے کہ خاموش چراغ دکنی ہے
ذات آپکی یا حیدر کرار غنی ہے
مجھپر غم عسرت کی فقط نیش زنی ہے

لو میری خبر جان چلی یا اسد اللہ
از بہر حسینؑ ابن علیؑ یا اسد اللہ

بستان گزارش مین شجر ہے کہ نہین ہے
اس نخل تمنا مین ثمر ہے کہ نہین ہے
ہیرے صدف دل مین گہر ہے کہ نہین ہے
اس بحر مین درصورت بر ہے کہ نہین ہے
کچھ بھی نظر لطف ادھر ہے کہ نہین ہے
آخر یہ تمہارا سگ در ہے کہ نہین ہے
اعدا کی عداوت پہ نظر ہے کہ نہین ہے
کیون آپ کی بان تیغ دو سر ہے کہ نہین ہے
دیکھو مرا اب حال بتر ہے کہ نہین ہے
مظلوم کی مانند گذر ہے کہ نہین ہے
ہر آن مجھے رنج دگر ہے کہ نہین ہے
غم سے مرا صد چاک جگر ہے کہ نہین ہے
فریاد مین کچھ میری اثر ہے کہ نہین ہے
حضرت کو بھی کچھ میری خبر ہے کہ نہین ہے

لو میری خبر جان چلی یا اسد اللہ
از بہر حسینؓ ابن علیؓ یا اسد اللہ

ہر لحمک لحمی سے یہی صاف نمودار
اک جان دو قالب نبی و حیدرؓ کرار

یا شاہ نجف میر عرب قافلہ سالار
شمشیر زن و صف شکن و قاتل کفار

از بہر نبیؐ بہر بتولِؓ جگر افگار
از بہر حسینؓ و حسنؓ و عابدؓ بیمار

ہو باقرؓ و جعفرؓ کے لیے میری مددگار
اور موسیٰ کاظمؓ کا تصدق مرے سردار

از بہر علی موسیٰؓ رضا معدن اسرار
از بہر تقیؓ بہر نقیؓ مونس و غمخوار

از بہر علی عسکریؓ و مہدیؓ دیندار
بر آئیں مرے مقصد و ارمان سب اکبار

سجادہ نشین پوچھیں اگر احمدؐ مختار
کہدونگا بشر چار ہوئی چار ہوئی چار

لو میری خبر جان چلی یا اسد اللہؓ
از بہر حسینؓ ابن علیؓ یا اسد اللہؓ

ترجیع بند بر شعر فارسی بحضرت فیض درجت جناب شاہ خاموش صاحب علیہ الرحمہ

میں کیا کہوں اے صنم ہے کیا تو
ہے مظہر خاص کبریا تو

تھے شمس و قمر نہ آسمان تھا
جس وقت کہ جلوہ گر ہوا تو

اشکال دو کون تجھسے ظاہر
ہے سرّ خفی کا آشنا تو

دیدار ترا خدا کا دیدار
ہے خرد و کلاں کا پیشوا تو

دانش میں یہی ہے لیک ظاہر
ہے شرک کہوں جو ہے خدا تو

یا پیر معین دین خاموش
مین ادنی ہون اور تو ہی اعلی
رو رو کی ہوئین سفید آنکھین
آتا جو نہین تو خیر جانان
ہر میرا مرض ہی تجہپہ ظاہر
کیا مجھسے ہوا قصور صادر

ہادی ہی جہانکا رہنما تو
محتاج ہین اور بادشا تو
آنکھون مین مری کبہی تو آتو
دیدی مرا دل جو لے گیا تو
ہر درد بشر کی ہی دوا تو
بے فکر جو ہای ہو رہا تو

از دست تو دل کباب تاکی
جان در طلبت خراب تاکی

شد صورت تو چو غیرت گل
ای روی تو غیرت گلستان
ابروی تو قوس و تیر مژگان
این عشق تو در دیار مولی
آنکس کہ ترا ندید گویا
ای یار دیار معرفت را
این درد مفارقت مسیحا
چون جام تو نوش کردم آندم
وصل تو بمن دہد الٰہی
فریاد بلب ز دوری گل
کردم چو نظر بجان رسیدم

روشن شدہ شمع شوق بلبل
گیسوی تو انفعال سنبل
دیدم رخ تو بدین تجمل
آمد نظرم بصورت پل
بنمود ز ستر حق تغافل
شاہی ست تو ئی بلا تامل
بنگر بدلم چہ میکند غل
شد رخ بہ نقاب نشئہ مل
از بہر علی سوار دلدل
در باغ جہان منم چو بلبل
پیچیدہ چو سیاہ مار کاکل

از دستِ تو دل کباب تا کی
جان در طلبت خراب تا کی

تم بن نہین کوئی میرا والی | ای قبلۂ من جناب عالی
انجان سے ہونا جانکر حال | یہ بات کہان سے ہی نکالی
روتا ہون تمہین نہین ہون پایا | بارش ہین یہ کیسی خشک سالی
کیا موت ہی زندگی ہی کیا شے | سمجھا تو ہے سب خیال خالی
سرکار ہین تیری بادشاہا | فدوی کی بہی ہو کہین بحالی
ہی اہل کرم کی عادت اکثر | خالی نہین پہیرتے سوالی
ہی میری مراد وصل تیرا | ہان مجھکو نہ پہیر ہاتہہ خالی
ای جان تری بلای فرقت | ٹلتی ہی نہین ہزار ٹالی
پا ہی دلِ بیدلانمین جانان | زنجیر ہی تیری زلف کالی
کملی تری ہے مجہی دوشالا | ہی بوریا تیرا مجھکو غالی
مجہپر بہی نگاہ مرحمت ہو | ای قبلۂ من جناب عالی

از دستِ تو دل کباب تا کی
جان در طلبت خراب تا کی

یا پیر معین دین خاموش | للہ مکن مرا فراموش
ہوشم بدہی بوصلِ خویشم | ہستم زمئِ فراق بیہوش
مخمور مئِ نشاط گردان | با جام وصال ساز مدہوش
بینم چو رخِ منورت را | یابم مہ و مہر را در آغوش

از روی تو عرق بحر خجلت — حسن رخ ترک چین قباپوش
می نازم ازان زراه معنی — آواز تو می شنیدم از گوش
کحل البصر است در حق ما — خاک کف پای شاه خاموش
در چشم کشیم برنگ سرمه — آید بکفم جو گرد پاپوش
ای دلبر من که در فراقت — تاکی شد آنی است خانه بردوش
جز عشق دگر سخن ندانیم — کز جام محبتیم در جوش
امشب صنما بیا بخوابم — بگذشت اگرچه مضطرب دوش

از دست تو دل کباب تاکی
جان در طلبت خراب تاکی

گر تجھکو مرا خیال ہوگا — کاہے کو مجھے ملال ہوگا
حاصل کہین پھر وصال ہوگا — یا ہجر مین انتقال ہوگا
قاصد یہ اوسے پیام پہونچا — احسان ترا کمال ہوگا
کس طرح تری مفارقت مین — جینا نہ مجھے وبال ہوگا
احسان کا تیرے اے سمنبر — ممنون جو بال بال ہوگا
وان قال نہین جہان یہ ہو حال — ہر حال جہان نہ قال ہوگا
سرکار ہے تیری لاابالی — کاہے کو مرا خیال ہوگا
اس دار فنا مین ہمصفیرو — مجھسا بھی شکستہ حال ہوگا
آہستہ چلو کہین حنا سا — گر دل مرا پائمال ہوگا
تہمت مری خون کی لگے گی — تلوا جو تمہارا لال ہوگا

تا کی تری غم مین بدر کامل — گھٹ گھٹ کی بشکل ہلال ہوگا

از دست تو دل کباب تا کی
جان در طلبت خراب تا کی

نی مونس غمگسار دارم — الا دل بیقرار دارم
در فرقت تو بصورت نی — فریاد بلب ہزار دارم
گر دست دہد وصال گویم — شکوہ ز تو بیشمار دارم
اندر سر من ہوای ساقیست — کز جام لبش خمار دارم
سودای سر دو کاکلت بس — کین دولت پایدار دارم
از ہجر تو خار صورت خواب — در دیدۂ انتظار دارم
در ہجر تو درد و رنج و غم را — ہمصورت یار غار دارم
ہم شکل چمن برای سیرت — یک سینۂ داغدار دارم
نام تو بہ لوح دل نگارم — یاد تو بجان زار دارم
فریاد فراق بر لب ای جان — با دیدۂ اشکبار دارم
خواہم نگرم رخ تو لیکن — ای یار چہ اختیار دارم

از دست تو دل کباب تا کی
جان در طلبت خراب تا کی

فرقت مین یہ اضطراب کیا ہی — سائل ہون کہو جواب کیا ہی
دلکو مری ہجر مین تمہارسے — ہر آن یہ پیچ و تاب کیا ہی
تصویر صنم کا ہے تصور — معلوم نہین کہ خواب کیا ہی

یہ غمزہ و ناز دل جلو سے
اے غیرتِ آفتاب کیا ہے

برہین کبھی آمرے سیمبر
یہ ناز و ادا عتاب کیا ہے

پروا ای جنان نہ خوف دوزخ
ہے کون گنہ ثواب کیا ہے

ہم بندۂ عشق ہین نہ پوچھو
ہے کون بھلا خراب کیا ہے

جو مستِ مئ وصال ہین وہ
کیا جانین بھلا شراب کیا ہے

دیکھو تو وہی ہے بحر عمان
کیا موج ہے اور حباب کیا ہے

خفگی کا سبب بیان کیجے
اے قیصر سان جناب کیا ہے

ادنیٰ ہون غلام آپکا مین
مجھپر کہو یہ عتاب کیا ہے

از دست تو دل کباب تا کی
جان در طلبت خراب تا کی

اے یار بگو فراق تا چند
این صدمۂ پر نفاق تا چند

از وصل تو بے نصیب تا کی
این جوشش اشتیاق تا چند

این جور و جفا ہے بی نہایت
اے دلبر سیم ساق تا چند

از بہر خدا مرا طلب کن
با ہجر تو اتفاق تا چند

تا کی بکشم امید واری
این محنت ہجر شاق تا چند

بر حالت زار یک نگاہے
این نقش سُم براق تا چند

از دولت وصل تو جوا رہند
این فاصلۂ عراق تا چند

مُردم بنعمت خبر نہ گشتی
بیداد رہِ مذاق تا چند

ہمصورت نقطہ ام پسندی
در دائرۂ فراق تا چند

از لطف نگاہ مشفق کن
در جان و دلم نفاق تا چند

بیچارہ بشر بجان رسیدہ
ای یار بگو فراق تا چند

از دستِ تو دل کباب تا کی
جان در طلبت خراب تا کی

تجھہ پاس جو اب کی آؤنگا مین
پھر اور کہین نہ جاؤنگا مین

نقش کف پا جو پاؤنگا مین
سر اپنا وہین جھکاؤنگا مین

خاک کف پا جو پاؤنگا مین
آنکھونکی دوا بناؤنگا مین

گلہای جگر دکھاؤنگا مین
بلبل کو بہت رلاؤنگا مین

پہونچونگا مین جبکہ بوستان مین
پھر ہجر کی گل نہ کھاؤنگا مین

دکھلا کی جگر کو گل چمن مین
غنچون کو بہت ہنساؤنگا مین

ای مہر نگاہِ دشمنان مین
مانندِ سحاب چھاؤنگا مین

تجھکو صنما بہ سینۂ روح
چون سرِ خفی چھپاؤنگا مین

شکوہ ترے ظلم کا ستمگر
ہرگز نہ زبان پہ لاؤنگا مین

پہونچون گا مین جبکہ حیدرآباد ق
قدمون کی جو پاس آؤنگا مین

یہ دفترِ غم معین دین پیر
خود پڑھ کی تجھے سناؤنگا مین

از دستِ تو دل کباب تا کی
جان در طلبت خراب تا کی

غمخوار منم تو خرم و شاد
برباد منم تو خانہ آباد

ای مایۂ ظلم و جور و بیداد
بل جور و جفا تست ایجاد

این نیست وفا ز راہ انصاف
در ماوره من توحید را باد

در ہجر تو گرچہ دل ملولم
از یاد توام ولیک دلشاد

تصویر تو نیست آنکہ مانی
خواہد بکشد و یا کہ بہزاد

نامت بدلم چو نقش بستہ
گرد از ہمہ کار و بار آزاد

چون خود تو کمر بجور بندی
ما باز کنیم از کہ فریاد

آن کس کہ ز تست بد عقیدت
در نار بود ندیم شداد

فردوس بود مقام و جایش
آن کو ز تو اعتقاد دارد

یا پیر معین دین خاموش
جان و دل من فدای تو باد

از راہ کرم بعید نبود
گاہے بکنی اگر مرا یاد

از دست تو دل کباب تا کی
جان در طلبت خراب تا کی

تو مرشد پاک باصفا ہے
سر دفتر جملہ اولیا ہے

تو مظہر ذات کبریا ہے
آئینہ جمال یار کا ہے

مجموع صفات ذات تیری
سلطان قلمرو عطا ہے

ہے تجھکو بقا بذات باری
فانی ہے جو کچھ کہ ماسوا ہے

مشرک ہے وہی وہی ہے کافر
جسکو کہ گمان کفر کا ہے

ہے راست مرا سخن عزیزو
جانے جو خرد سے آشنا ہے

یہ کفر نہیں ہے عین ایمان
گر اوسکو کہوں کہ تو خدا ہے

وہ سمجھے سخن مرا عزیزو
جو عاشق حسن پیشوا ہے

قطرہ ہی لیکن وہ بحر عمان
سلطان ہی وہ لیکن گدا ہے

گل ہی وہ صنم لیکن ہی بلبل
پروانہ لیکن وہ شمع سا ہے

عشق رخ رشک ماہ مین دل
دو جی بکفک الف بولتا ہے

از دست تو دل کباب تا کی
جان در طلبت خراب تا کی

ترجیع بند

بحضور حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ

مو سے پر ہو رہا ہی ساغر گل
ہر طرف سی ہی نعرۂ بلبل

ہی پریشان چمن مین سر تا سر
سنبل باغ صورت کاکل

متحیر ہے نرگس مخمور
حسن چشم نگار پر بالکل

ہی ثنا خوان بصد زبان سوسن
بہ تمنای حسن عارض گل

چمنستان مین انجے کے لیے
برگ گل ہو رہی ہین صوت دل

غیرت غنچہ سے دہن تیرا
زلف ہی پیچ و تاب مین سنبل

ہر زبان پر ہی نام پاک ترا
ہی دو عالم مین تیری حسن کا غل

تو ہی تو ہر طرف نظر آیا
دیکھا جو مینے جزو سے تا کل

چون نشد دیدہ ام بروی تو باز
چہ گلستان چہ عندلیب چہ گل

رخ روشن دکھا برای رسول

خواجہ ہند الولی عطای رسول

دیکھ لے قیس گر مرا مسکن
چھوڑ کر بھاگ جائے نجد کا بن

زاہدو دیکھنا خدا حافظ
آئی ہے پھر بہار توبہ شکن

سر میں سودا ہے زلف مشکین کا
اور دل میں ہوای چاہ ذقن

غم میں جان جلا کے خاک کیا
خندۂ دلربا ہے برق فگن

کیون نہ روتا رہے وہ سارے عمر
نظر آئے جسے وہ خندہ دہن

دل مسکین عاشقان کے لیے
چشم فتان ہے ایک ہی رہزن

کشتۂ ناز ہون مجھے ہرگز
چارپائی نہ چاہیے نہ کفن

حشر کے روز ہمدمو بخدا
ہاتھ میرا ہے یار کا دامن

فرط شوق نظارۂ رخ سے
ہان رہے گا زبان پر یہ سخن

رخ روشن دکھا برای رسول
خواجہ ہند الولی عطای رسول

مثل زلف دوتا پریشان ہون
صورت آئینہ مین حیران ہون

ہون اسیر غم و الم شاہا
خاک بر سر ہون چاک داماں ہون

تن بیجان ہون بے وسیلہ ہون
خانہ برباد و خانہ ویران ہون

باغ عالم مین مثل بلبل و گل
گاہ خندان ہون گاہ گریان ہون

کیون نہ مسکن مرا ہو رنج و محن
کہ اسیر فراق جانان ہون

شیفتہ ہون مین قد و قامت کا
نہین جویای سرو بستان ہون

شوق دیدار مین شہنشاہا
دیدہ گریان ہون سینہ بریان ہون

خانہ بردوش ہیوں وطن دلریش — خاک برسر ہوں چاک داماں ہوں
غیر دیدار چہرۂ روشن — نہ طلبگار ہوں نہ خواہاں ہوں

رخ روشن دکھا برای رسول
خواجہ ہند الولی عطای رسول

تمسا سلطان با وقار نہین — مجھسا کوئی ذلیل و خوار نہین
مجھے ہرگز کسی سے کار نہین — آپ بن کوئی میرا یار نہین
افتخار آپ کو جو ہی خواجہ — دوسری کو یہ افتخار نہین
قبضہ غم مین ہی مکان دل کا — غیر غم کوئی غمگسار نہین
خود بخود دل پکارتا ہی تمہین — اسمین کچھہ میرا اختیار نہین
جز غم و درد و یاس و رنج و محن — ایک بہی یار جان نثار نہین
نہ ہی کوئی آرزو باقی — زندگی کا کچھہ اعتبار نہین
جلد میری خبر لو یا خواجہ — تم سوا کوئی دوستدار نہین
جان بہی ہی فراق مین غمناک — فقط اک دل ہی بیقرار نہین

رخ روشن دکھا برای رسول
خواجہ ہند الولی عطای رسول

نخل امید بارور ہو جای — شجر شوق پرثمر ہو جاے
باغ امید و آرزو اکبار — سبز از آب چشم تر ہو جاے
قید غم سے مجھے رہائی ہو — رحم کی اک نظر اگر ہو جاے
آپ کی جادۂ محبت مین — جذب الفت ہی راہبر ہو جاے

جان و دل جائیں تو بلا سی مگر ۔۔۔ تا سر آستان گذر ہو جاے
مین نچھوڑونگا آپکا دامن ۔۔۔ گو جدا تن سی میرا سر ہو جاے
ہی نظر میری آپکی رخ پر ۔۔۔ کہدو کافور اب قمر ہو جاے
در دولت پہ مین رہون حاضر ۔۔۔ عمر باقی وہین بسر ہو جاے
میری مقبول یہ دعا جلدی ۔۔۔ اے شہ ملک بحر و بر ہو جاے

رخ روشن دکھا براے رسول
خواجہ ہند الولی عطاے رسول

ناز و انداز و غمزہ آن و ادا ۔۔۔ کر لی ہین کام عاشقون کا ادا
اے حبیب خدا ارض و سما ۔۔۔ آپ ہو شاہ ملک ہر دوسرا
عاصیون کو بروز حشر شہا ۔۔۔ ہے سہارا تمہاری دامن کا
کرسکے کون اوسکو زیر و زبر ۔۔۔ جسکے سر پر ہو آپ کا سایا
اوسی وحدت کا جوش ہی ہر دم ۔۔۔ شاہ خاموش جسکا پیر ہوا
مہر تابان سی لیکے ماہی تک ۔۔۔ غیر حق کچھ نظر نہین آتا
مے سے مطلب کچھ کیا ہے کام ۔۔۔ درد و غم دردمند کی ہی غذا
رنج و راحت سی با تا آیدل ۔۔۔ خواب ہی رنج و راحت دنیا
ہو بشیر کی دعا کہین مقبول ۔۔۔ خواجۂ خواجگان شہ دوسرا

رخ روشن دکھا براے رسول ۔۔۔ خواجہ ہند الولی عطاے رسول

ترجیع بند بطور استمداد بجناب شیخ فرید شکر گنج قدس سرہ

پریشان ہون نہایت بادشاہا ۔۔۔ مرا سینہ ہی غم آبادشاہا

سنو بہر خدا فریاد شاہا ۔ مری اب دیجیے گا داد شاہا
کرو غم سے مجھے آزاد شاہا ۔ دل ناشاد ہوا بشاد شاہا
تمہارا ہوں میں خانہ زاد شاہا ۔ ہر اک دم ہی تمہاری یاد شاہا
کیا غم نے مجھے برباد شاہا ۔ خدارا کیجیے امداد شاہا

گرفتارم بدام رنج در رنج
مدد کن یا فریدالدین شکر گنج

پریشاں ہوں برنگ زلف پیچاں ۔ بشکل آئینہ ہوں سخت حیراں
مرادانندۂ احوال پنہاں ۔ نہیں بے آپ کے یا شاہ شاہاں
خدا دانا ہے ہوں میں جسم بیجاں ۔ مجھے ہے زندگی مانند زنداں
گرفتار مصیبت ہوں میں ہر آں ۔ مری اللہ کیجیے مشکل آساں
رہوں میں کب تلک با چشم گریاں ۔ یہی مقصد یہی میرا ہے ارماں

گرفتارم بدام رنج در رنج
مدد کن یا فریدالدین شکر گنج

سنو فریاد میری اب خدارا ۔ گنہگار و نکمّا ہوں پر ہوں تمہارا
ہوا جب دین تم سے آشکارا ۔ تو پھر کیا ہے یہ دنیا خام پارا
یہ دنیا ہے اگرچہ ہیچکارہ ۔ مگر مقصد اسی سے ہے ہمارا
زمانہ کیوں نہ ہو محکوم سارا ۔ جو خود خلاق اکبر ہو تمہارا
خدا خواہد کند دارا گدا را ۔ تو باشی دستگیر ار بینوا را

گرفتارم بدام رنج در رنج

UNIVERS

مدد کن یا فرید الدین شکر گنج

مجھے مانند آتش ہر نفس ہے ۔ دل کا ہیدہ شاخ خار و خس ہے
نہ خوف قاضی و بیم عسس ہے ۔ غم گندم نہ کچھ فکر عدس ہے
تمہیں معلوم ہے جو کچھ ہوس ہے ۔ عدو کی رنج و حسرت پیش و پس ہے
نہیں جب تاب طلب دسترس ہے ۔ میان انگبین پای مگس ہے
اگرچہ پاس دل کو ہر نفس ہے ۔ وسیلہ پہ تمہارا ہر نفس ہے

گرفتارم بدام رنج در رنج
مدد کن یا فرید الدین شکر گنج

جو مقصد آپکی در سے نہ پاؤں ۔ تو پھر کبتک کہو یوں غمکو کھاؤں
تمہاری در سے اب کس در پہ جاؤں ۔ کہانی درد کی کسکو سناؤں
خراب آباد دل کیونکر بساؤں ۔ مرا داغ جگر کسکو دکھاؤں
تمہیں اپنی مدد پر گر نہ پاؤں ۔ تو غم سے جان کو کیونکر چھڑاؤں
جگر میں سوز غم کبتک چھپاؤں ۔ یہی ہے خوف مجھکو جل نجاؤں

گرفتارم بدام رنج در رنج
مدد کن یا فرید الدین شکر گنج

کرو حضرت مجھے اب غم سے آزاد ۔ مجھے پہونچا دو جلدی حیدرآباد
کرو بس اب دل ناشاد کو شاد ۔ کہ تا ویرانہ گھر ہو جائے آباد
مجھے حاصل ہو عرفان خدا داد ۔ رہوں محو جمال اور دور از یاد
تمہیں سے ہے اگر ہے میری فریاد ۔ تمہیں سے ہوں جو ہوں خواہان امداد

کرو گی کبتلک اب مجھپہ بیداد — رکھو گی کبتلک یون خانہ برباد

گرفتارم بدام رنج در رنج
مدد کن یا فرید الدین شکر گنج

جو کوئی در پہ با چشم تر آئے — اوسی پہر چین دم بہر کیونکر آئے
مری اب آرزو جلدی بر آئے — کہ پہرین میری پیارا دلبر آئے
نہ پہر حرف شکایت لب پر آئے — رہین راضی مدام اپنی پرائے
تمنا اسطرح دلکی بر آئے — مسافر شادمان جیسی گہر آئے
بشمر ہم پاک پٹن جا کر آئے — یہ اپنی عرض حضرت سی کر آئے

گرفتارم بدام رنج در رنج
مدد کن یا فرید الدین شکر گنج

خط شوق بنام دوستی

ای بندہ نواز و بندہ پرور — محبوب بشر محب داور
ای راحت جان و جان عالم — مخدوم معظم و مکرم
ہی تجھسے شرف کو ناز برخود — اور ناز کو ہی نیاز برخود
ابن بن بو تراب ہے تو — واللہ کہ لاجواب ہے تو
ذی منصب و عز و جاہ و توقیر — ای آل محمد ابن شبیرؑ
ای نوگل باغ نوجوانی — سرمایۂ لطف زندگانی
ای سرو حدیقۂ معانی — شمشاد ریاض شادمانی

ای گوہر بحر عزت و جاہ / اقلیم وقار کے شہنشاہ
مہ پارہ و مہ جبین و مہرو / شمشاد چمن بہ قدِ دلجو
ای مہر جمال و مطلع حسن / وی بدر کمال و منبع حسن
ای راکب مرکب مروت / وی شاہسوار اسپ الفت
محکوم رہی نہ کیون زمانہ / الفت کا ہی پاس تازیانہ
ہی سبزۂ خط کی آمد آمد / کیونکر نہ بشر کری خوشامد
یوسف کا اگر زمانہ ہوتا / پڑہتی کلمہ ترا زلیخا
خال نمکین ترا جو دیکھے / شیرین کا نہ نام کوہکن لے
اک رات جو قیس دیکھہ پاتا / لیلی کو سیاہ رو بتاتا
پروانہ ہی شمع کی جو لو مین / ہی شمع مگر تری جلو مین
حورونکی زبان پہ نام تیرا / غلمان ہی میان غلام تیرا
کیا حسن ہی تیرا اوسکو رشتہ / پہونچی تجھے کس طرح فرشتہ
عیسی ہی ہر ایک بات تیری / مسجود ملک ہی ذات تیری
جو وصف ہی تیری ذاتمین ہی / اور لطف ہر ایک باتمین ہی
سر تا بقدم نور ہے سراسر / تیرا نہین آج کوئی ہمسر
ہم ابتو ثنای سر کرینگے / عمر اپنی یونہین بسر کرینگے
سید ہی جو ہی مانگ تیری سر مین / شمشیر ہی پہلوی سپر مین
گر موی بدن ہر اک زبان ہو / اک شمہ نہ زلف کا بیان ہو
سوگند ہی سر کی وصف گیسو / ممکن نہین مجھسے ہو سرمو

بھولی سے جو نام زلف کا لے | ڈسنے لگیں اوسکو ناگ کالے
کہہ دیتا ہون حال زلف کاکل | کالا ہی نہین یہ تیری کاکل
مینا ہی گلو پہ جان صدقے | اور شیشۂ دل ہزار جی سے
عارض پہ یہ زلف پرشکن ہی | یا سانپ کا جان من یہ من ہی
آفت ہی کہ زلف ہی بلا ہے | سودائی مجھی جو کرر کہا ہے
دامیست برای طائر دل | زین دام بلا رہائی مشکل
ای خسرو حسن شاہ خوبان | ابرو ہی کمان تیر مژگان
مردم کی نظر سے متصل ہے | جسکا کہ نشانہ میرا دل ہے
بینی تری ابرووں سے مل کر | لاریب ہی ذوالفقار حیدر
کیا چہرے پہ خوشنما ہی بینی | پاک آنکھہ مگر زعیب بینی
شمشیر برہنہ ہی وہ ابرو | آنکھون مین بھرا ہوا ہی جادو
آنکھین ہین تری وہ چشم بددور | تسخیر بشر جنہین ہی منظور
دانتون کا ہی دانت میری جا پر | آئی نہ بیان لب زبان پر
باتونکی مٹھائی جسنے کہائی | لب بند ہوے نبات آئی
بلبل ہی اگرچہ عاشق گل | گل تجہپہ فدا برنگ بلبل
ای دلبر و دلربا سلامت | وی مہ رخ و مہ لقا سلامت
ای خسرو خسروان سلامت | سرمایۂ عاشقان سلامت
ای گوہر درج حسن تسلیم | وی نیر برج حسن تسلیم
لو رات گئی ہوا سویرا | جاتا ہی میان فقیر تیرا

شبیر میان فقیر تیرا — کہتا ہے کہ لو سلام میرا
خدمت مین یہ عرض ہی ولیکن — ای مومن و قدردان مومن
یعنی ہی یہی مراد ساری — خط کی رہی راہ و رسم جاری
خط جبکہ کروگے کوئی تحریر — سمجھونگا مین اوسکو خط تقدیر
خدمت مین یہ عرض ہی مکرر — گستاخی اگرچہ ہے مقرر
اک حرف بھی اسمین غیر ترتیب — آئے جو نظر خلاف تہذیب
دل میرے لطرف سی صاف رکھنا — خادم ہون خطا معاف رکھنا
دیکھو تو بغور چشم دل سے — اور سمجھو تو ہو نہ منفعل سے
مسکین کو یون شہید کرنا — اور گھر مین خوشی سی عید کرنا
لینا نہ خبر کہ حال کیا ہے — جیتا ہی بشر کہ مر گیا ہے
کی بات کبھی نہ حال پوچھا — آتی جو مجھی بھی کوئی چھوچھا
وردا اوسکا میان ضرور کرتا — سر قدمو نپہ تیری دھر کے مرتا
تسخیر کا پر عمل نہ سیکھا — شبیر میان کہو کرون کیا
ہی عجز پسند ہو نمین خاکی — خاکی ہون میان نہین ہون شاکی
اس سی یہی میرا مدعا ہے — مل جاؤ جو مجھسے بات کیا ہی
بادا درِ حسن تو کشادہ — پیمانۂ وصل پُر ز بادہ

بدخواہ تو نامراد بادا
خواہندۂ نیک شاد بادا

نامۂ عشقیہ

اے گل گلزار وفا جان من — آئینہ ساز دل حیران من
گوہر دل نیر برج کرم — دافع فکر والم و رنج و غم
روپ کنور مہر کنور ہر کنور — خوش تمہیں خالق رکھے شام و سحر
بعد رسومات دعا و سلام — سنیے مرا حال دل نیکنام
جب سے کیا چرخ نے تمسے جدا — آج تلک چرخ مین ہون مبتلا
ایسا کوئی روز نگذرا کبھی — جس مین نہو ذکر تمہارا کبھی
ذکر زبان پر ہے ہر اک آن مین — یاد تمہاری ہے مری جان مین
ہجر نے یون زار کیا ہے مجھے — کوہ صفت شاخ کیا ہے مجھے
موت بھی آتی نہین کیا کیجیے — جان بھی جاتی نہین کیا کیجیے
راست مین کہتا ہون نہین کچھ یہ خلاف — سمجھو نہ اس قول کو لاف و گزاف
کیا کرون مجبور ہون تقدیر سے — تمسے مین مہجور ہون تقدیر سے
جوش جنون حاکم ملک دل است — زیستنم دور ز تو مشکل است
زلف سیہ کا ہے جو ہر دم خیال — جان مری مجھ پہ ہوئی ہے وبال
مانگ کا ہر شب ہے تصور غضب — مانگتا ہون حق سے دعا روز و شب
چوٹی کا جسوقت خیال آگیا — سانپ مرے سینے پہ لہرا گیا
شوق مین سینے کو ہے دل غمزدہ — صورت آئینہ ہون حیرتکدہ
ساڑی کا جو پیچ کہین یاد ہے — پیچ مین ہر دم دل ناشاد

سارہی کی اندر کا کہون حال کیا | غیب کی باتین ہی خدا جانتا
فرش تصور پہ تمہارا قدم | آتے ہی آتا ہی مری لب پہ دم
تا نظر چاند سی پیشانی ہے | دیکھیے کیا کیا مجھے پیش آنی ہی
سر کو پٹکتا ہون بیاد جبین | دل کو مری ہی چین کوئی دم نہین
ہی جو خیال آنکھونکا آٹھون پہر | روتا ہون آنکھونسی مین خون جگر
پیش نظر ہی جو وہ چاہِ ذقن | غرق ہی دل در چہ رنج و محن
ابروون کا ہی جو تصور مجھے | حلق پہ ہی صورت خنجر مجھے
ناک جو ہر لحظہ ہی پیش نظر | رہتا ہون غمناک مین شام و سحر
ہی جو تصور گل رخسار کا | عالم گل آنکھون مین ہی خار سا
عارض گلرنگ جو یاد آتی ہین | صورت بلبل مجھی تڑپاتی ہین
لب کا تصور ہی مری جان غضب | جسکی جدائی مین ہوئین جان بلب
گوہر دندان سے جدا ای صنم | اشک ہین آنکھونسی روان دمبدم
وصف نے بان ہو نہ زبانسی ادا | یاد نے جسکی مجھے گونگا کیا
ہی شکم صاف جو آئینہ سا | عشق مین اوسکی مجھی سکتا ہوا
یاد ہی نارنگی پستان مجھے | بھولی ہی رنگینی بستان مجھے
ناف و کمر کا جو مجھی دہیان ہے | بار دگر ملنے کا ارمان ہے
ناز و ادا کا مین کرون وصف کیا | جسکے تصور نے کیا بے نوا
عیش مین ہو تم تو وہان لندن | ہم غم و حسرت مین یہان اندن
تمکو وہان گانی بجانی سے کام | ہمکو یہان اشک بہانی سے کام

روز وہان راگ ہی اور رنگ ہی / جینے سے ہر روز بیان جنگ ہی
یاد جو آتی ہی وہ محفل مجھے / دیتا ہی ترغیب یہی دل مجھے
مجھسے یہ کہتا ہی کہ چل ای شبیر / جلد روانہ ہو نہ تاخیر کر
اسلیے مین کوچ پہ تیار ہون / صبح چلون شام چلون اب چلون
دیر مری آنے مین اصلا نہین / راہ مین ٹھہرونگا نہ ہرگز کہین
طول عبارت کا نہین یہ مقام / اب ہی خط شوق دعا پر تمام
تمکو تو ہو ناچنا گانا نصیب / اور دل عشاق لبھانا نصیب
رخ کا نظارا ہو میسر ہمین / وصل تمہارا ہو میسر ہمین
تم تو کرو تازہ بناؤ سنگار / اور شبیر حسن کی لوٹی بہار

شاد رہو اور سلامت رہو
اور کبھی ہم سی جدا مت رہو

مکتوب محبت اسلوب

گوہر شب چراغ دلداری / مایۂ غمزہ و ستمگاری
باعث درد و رنج عاشق زار / شوخ و غارتگر شکیب و قرار
تو سلامت رہی بفضل خدا / تجھپہ ہوتا رہی زمانہ فدا
از فقیر حقیر خانہ بدوش / خستہ جان و شکستہ دل بیہوش
سینہ افگار و خستہ و دلریش / یعنی سید برہنہ شہ درویش
بعد دعوات حسن خلق و جمال / بیسر ہی دلدار حسن عرا حوال

زیست تجھہ بن بشر کی ہو رہا — تجھے بہولون تو اور کون ہویا
خط تو نا واقفو نکو سے لکھتے ہین — آپ تو میری واقفو سے ہین
ہجر مین تیری ہی یہ حالتِ دل — بڑہ گئی اسقدر علالت دل
زرد چہری کا میری دیکھکے رنگ — خلق رہتی ہی شکل آئنہ دنگ
جان اب تف آہ و زاری ہی — بیقراری ہی بیقراری ہی
حال دل کس سی مین کہون جانا — تمنے جب جانکر نہین جانا
آب جاری کو پاک کہتے ہین — پاک دریا ہین جو کہ بہتے ہین
ہر طرف راستہ کشادہ ہے — کاٹھیاواڑ کا ارادہ ہے
گر خدا چاہی تو بشرط حیات — ای مری مہربان حور صفات
عزم بہوپال ہی ہی کچہہ دلمین — ردّ و اقبال ہی ہی کچہہ دلمین
باغ ہی شہر ہی نہ کہیڑا ہے — زندگی کا یہ سب بکہیڑا ہے
کیا لکھو تمین کہ کون پڑہتا ہی — خطِ تقدیر کا جو لکہا ہے
بہولیو مت مجھے خدا کی لیے — جان و دل تمپہ مینے صدقے کیے
ہون تمہاری ہی یاد مین مرتا ہون — زندگی ہی تو آکے ملتا ہون
قول مشہور یہ کسی کا ہے — پہر مقولہ یہ خاص میرا ہے
ہم سے نے دو بول کہکے ہاری ہین — تم ہماری ہو ہم تمہاری ہین
مین تمہین روز یاد کرتا ہون — یاد کر کرکے روز مرتا ہون
تمہین غم سے خدا رکھے آزاد — دوستان شاد دشمنان ناشاد
دوستانِ تو با مراد شوند — دشمنانِ تو نامراد شوند

خط نظم بنام میر باقر علی وکیل ریاست ٹونگ مرید مصنف

مشفق و مہربانِ درویشان — معدنِ لطف و مخزنِ احسان
ذی حسب ذی نسب خلیق و لئیق — قدردانِ بشر شفیق و رفیق
نوگلِ بوستانِ عظمت و شان — مہرِ افلاکِ لطفِ بے پایان
مقبلِ بارگاہِ ربِ علا — میر باقر علی کرم فرما
نیّرِ عمر تو درخشان باد — کوکبِ بخت تو فروزان باد
از فقیرِ حقیرِ پُر تقصیر — خاکسار و اسیرِ نفسِ شریر
بندۂ پُر معاصی و دلریش — یعنی سید برہنہ شہ درویش
خانہ بردوش مبتلا خاطر — باد مشہور خاطرِ عاطر
بعد ادعیہ و سلام علیک — لیس عندی فکان قلبی لدیک
بست و سوم بماہ ذیقعدہ — خط بہجت طراز بر وعدہ
چارشنبہ کے دن بفضل خدا — جاورہ مین فقیر کو پہونچا
خط لفافہ سے اسطرح نکلا — دل کا مطلب زبان سے گویا
اوسکے مضمون پہ جب نگاہ پڑی — دل سے ہر حرف پر دعا نکلی
گرچہ آگرہ ہے بستی اک ویران — ساتھ ہر دم ہے خالق سبحان
خالی حکمت سے کب ہے فعل حکیم — دیکھو کرتا ہے کیا خداے کریم
چند روز اور صبر کیجیے گا — دل نازک پہ جبر کیجیے گا
صبر مفتاح شادمانی ہے — اس سے امید کامرانی ہے

آنکہ رحمان بہر ذات است
ذات او کافی المہمات است

مقصد دل بر آئیگا اک روز
وقت کاوش سر آئیگا اک روز

اور مجھے آپ نے جو یاد کیا
دل کو میرے بہت ہی شاد کیا

میرے آنے میں کچھ نہ تھی تکرار
خود ہی آنے کو گرچہ تھا تیار

کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا
آہ چپ بھی رہا نہیں جاتا

چھوٹی بیگم تھیں اک عفیفہ زن
والیِ جاورہ کی خوشدامن

اونکی مجھپر بھی مہربانی تھی
یہ نوازش تھی قدردانی تھی

روز شنبہ انفصال ہوا
چھوٹی بیگم کا انتقال ہوا

جاورہ سے میں جا نہیں سکتا
ابھی چہلم تک آ نہیں سکتا

گرچہ ہے قول ہر صغیر و کبیر
عذر تقصیر بدتر از تقصیر

تھا جو کچھ اصل حال لکھدیا صاف
رہی امید ہو قصور معاف

ہے یہ امید حق تعالی سے
آ گیا آؤنگا بعد چہلم کے

لیک ہے ایک عرض خدمت میں
ہفتہ وار اپنا حال لکھتے رہیں

اور محمود خان ٹونک کا حال
ہے وہی حال تھا جو کچھ احوال

یعنی ابتک یہیں مقیم ہیں وہ
لیک جانے پہ مستقیم ہیں وہ

بھی اونکے قیام کا ہے سبب
ورنہ چلدیتے وہ ٹھہرتے کب

لوگ کہتے ہیں بدھ میں منگل میں
جانیوالے ہیں آج میں کل میں

آئے تھے شب تنہا ایک کام انہیں
کہدیا آپ کا سلام انہیں

میاں احسن کی خیریت نہ لکھی
غیر حالت ہے اسلیے دل کی

اب یہ امید آپ سے ہی ہمین — خیریت اونکی بھی ضرور کہین
اور سب طرح خیریت ہی یہان — رہی حق حافظ آپ کا ہر آن

پہونچے پہلے مرا سلام تمہین
حال ظاہر ہو پھر تمام تمہین

نظم بطور عرضی از طرف قاضی برہان الدین شاہ نزد سید رکن الدین مہتمم آسمانجاہ

صاحب عز و جاہ عالیشان — بدل و جان محب درویشان
پاک و دل صاف از کدورت و کین — خاص آل رسول رکن الدین
از فقیر حقیر بے تقصیر — یعنی برہان دین شاہ فقیر
پہلے پہونچے تمہین سلام مرا — بعد ظاہر ہو یہ پیام مرا
ہین دعا گو قدیم ہون کہ نہین — دوستدار ندیم ہون کہ نہین
پیر و مرشد کا جو وصال ہوا — قابل عرض میرا حال ہوا
عرس مین فاتحہ مین سال بسال — فکر ذیقعدہ در مہ شوال
گرچہ حضرت کی ہے مدد ہر آن — لیک ظاہر نہین کوئی سامان
کام چلتا نہین ہے یون خالی — بے زر نقد سکہ عالی
اور سوا اسکے وہ زمانہ کہان — وہ جماعت وہ آستانہ کہان
پانوٴن طاقت کا لڑکھڑانے لگا — آئی پیری شباب جانے لگا
صرف افزون نہین کچھ آمدنی — نہ کوئی صورت بہ آمدنی
اسلیے آپ سے گزارش ہے — گر کرین غور کچھ نوازش ہے

جو کہ فی الحال قدر دان تم ہو — قدر افزاے دوستان تم ہو
کیجیے کوشش بلیغ و اتم — آسمان جاہ سے براہ کرم
سعی بہر خدا جو میری کرو — کیا تعجب کہ کچھ مقرر ہو
رہون مشغول تا بقید حیات — بدعاے ترقی درجات
دوست دلشاد دشمنت ناشاد — دوست آباد دشمنت برباد

روز و شب ہی فقیر کی یہ دعا
رفع اللہ قدرکم ابدا

رقعہ دعوت عرس شریف پیر و مرشد قدس سرہ

پس از حمد خدا و نعت احمدؐ — ثناے آل و اصحاب محمدؐ
یہ ہی عرض فقیر خانہ بردوش — برہنہ شہ غلام شاہ خاموش
کہ میری مرشد و آقا کا ہی عرس — مری مالک مری مولی کا ہی عرس
بتاریخ چہارم ماہ ذیقعد — کرم فرما نماز صبح کے بعد
زراہ لطف یان تشریف لائین — تناول ما حضر فرما کے جائین
اگر مقبول ہو اتنی گزارش — نوازش ہی نوازش ہی نوازش
سوا اسکے گزارش ہی مکرر یہ — سہ شب ہی بزم میلاد پیمبرؐ
تکلف برطرف ہی گر ہو منظور — سماعی بزم بھی ہی حسب دستور

دوم سی تا شب سوم چہارم
زیادہ بس سلام اللہ علیکم

اشعار دعائیه که بحق غوث محمد خان برای دفع بخار مهلک گفته شد وهمان روز صحت یافت

خداوندا خدایا کردگارا — کریما خالقا پروردگارا
توئی امرزگار ما وطین ہے — توئی لاریب رب العالمین ہے
مجیب جملہ ادعیات ہے تو — بلاشک قاضی الحاجات ہے تو
ہے تیری ذات سے موجود ہر شے — غرض ہر شے مین یارب تو ہی تو ہے
نہین کچھہ اور تجھہ بن یا الٰہی — ترا جلوہ ہے مہ سے تا بماہی
تو ہی ہر ایک کا حاجت روا ہے — مری بھی تجھسے یارب التجا ہے
تصدق رحمۃ للعالمین کا — جناب پاک خاتم المرسلین کا
تصدق تاجدار ہل اتیٰ کا — تصدق جانشین مصطفیٰ کا
بحق نور مہر برج عصمت — جناب فاطمہ خاتون جنت
تصدق جانشین بوالحسن کا — حسن ابن علی خیبر شکن کا
بحق جان احمد نور ایمان — حسین ابن علی شاہ شہیدان
بحق اہلبیت پاک سرور — ہے نازل آیت تطہیر جنپر
بحق عابد و باقر خدایا — تصدق صادق و کاظم رضا کا
تقی کا اور نقی کا صدقہ یارب — جناب عسکری کا صدقہ یارب
خداوندا تصدق جان جان کا — محمد مہدی صاحب زمان کا
محمد غوث خان کو دے شفا آج — مری غوثو میان کو دے شفا آج

یہی ہے التجا پروردگار آج
نہ آئے رات بھر اوسکو بخار آج

خداوندا مدام آباد رکھیو
مرے غوثو میان کو شاد رکھیو

مری مقبول اتنی التجا ہو
کہ اوسکو صحت کامل عطا ہو

رہے زندہ بعز و جاہ و اقبال
بہ صحت ہمدم و شادان بہر حال

قرین شادمانی دوستانش
اسیر رنج و حسرت دشمنانش

تجھے قدرت ہے یا رب خیر و شر کی
دعا مقبول ہو اتنی بشر کی

چند اشعار کہ حسب فرمائش میان محمد شاہ کہ برای کندہ نمودن بر کشتی یغما کہ از سنگ مرمر ساختہ شدہ بہ اسماے طعام نذری کہ خلائق بہ یغما برند از نوک خامہ بر آمد

ہر کہ خواہد نجات خود از رنج
پر کند با ادب ز شیر برنج

شد کسی مبتلاے حیرانی
پر کند از پلاو بریانی

ور ز مالیدہ پر کند بولا
در امان باشد از ہزار بلا

از مزعفر کسے کند گر پر
صدف حاجتش بود پر در

ہر کسے آنکہ پر کند از آم
خاص گردد بہر مراد ز عام

ناذرش را بود مراد حصول
نذر آن ہر زمان شود مقبول

لیک باید باعتقاد تمام
تا شود زود تر حصول مرام

قصیدہ در تہنیت جلوس نواب غلام رسول خان بہادر جوناگڈہ

ہین پرستار تری دولت و حشمت دونون ... کفش بردار و نمین ہین شوکت و حشمت دونون
دفعتہ گر دیکھتے ہی صورت و سیرت دونون ... جان و دل ہوگئی پابند اطاعت دونون
خان ذیجم تو ہے سرچشمۂ فیضان رسول ... زیر فرمان ہین اقبال و مہابت دونون
صدر فرماندہی ہو تجھکو مبارک دائم ... ہو رعیت نہ فرمان و رعایت دونون
تو ہی نواب سخی ابن سخی ابن سخی ... تیری چہرہ سے عیان عزت و عظمت دونون
حق نے پوشاک عطا کی جو عطا کی تجھکو ... کیا ہی پھبتی ہین تجھی خلق و مروت دونون
ایک سو ایک یادہ ہے خدا کی سوگند ... حسن اشفاق ہے اور حسن وجاہت دونون
حاتم طی سخا اور شہ عادل مشہور ... ہار بیٹھے ہین یہان جرأت و ہمت دونون
مستتر ہین تری بالون مین حیات اور ممات ... ہین بہو ون مین تری اعجاز و کرامت دونون
سچ تو یہ ہے بخدا عالی نسب اور نواب ... حق نے بخشی ہین تجھی سیرت و صورت دونون
تیری بشری سے عیان حسن و جمال بشری ... ہون فدا تجھپہ نہ کیون فہم و فراست دونون
ہے طبیب دل بیمار تری ایک نظر ... قوت دل لب جان بخش و فصاحت دونون
ایک جلوہ ترے دیدار کا بس دیکھتے ہی ... جان و دل ہوگئی پابند اطاعت دونون
مہر انور بہ سما ماہ منور بہ فلک ... ہین خجل دیکھکی یہ چہرہ وجاہت دونون
لعل لب ہین تری یاقوت گہر ہین دندان ... گوش کیا ہین بخدا کان فراست دونون
تجھسا دیکھا نہین نواب محب الفقرا ... تجھپہ قربان رہین عیش و مسرت دونون
تیرا حافظ ہو خدا اور معاون یہ ہین ... یعنی احمد شہ دین شاہ ولایت دونون

تجھسے راضی ہون نبی اور جناب حسنین
خوش رہین حیدر و خاتون قیامت دونون

دوست دلشاد رہین جو کہ ہو دشمن تیرا
حق تعالیٰ دے اوسے رنج و مصیبت دونون

ہو ترے شہر پہ نظر لطف و کرامت الہی
جس سے خالی رہین افلاس و نحوست دونون

این تازہ بہار قصیدہ در مدح محبوب یار جنگ بہادر زیب تحریر یافت

مانندِ مہر و مہ ترا نام و نشانِ فیض
روشن رہے جہان مین سرِ آسمانِ فیض

گلزار عمر و دولت و اقبال و جاہ کو
سرسبز رو جہان مین رکھے باغبانِ فیض

پوچھا جو مینے کون ہے ایسا جہان مین
جسکے کرم سے زندہ ہے داستانِ فیض

دل نے کہا کہ کوئی نہین ہے ولیکن آج
محبوب یار جنگ بہادر جہانِ فیض

تجھسے وجود فیض ترا فیض سے ہے نام
ضامن جو تیرا فیض ہے تو ہے ضمانِ فیض

ہو زیر ران اشہب توقیر و منزلت
ہمت بھی اور لطف و کرم ہمعنانِ فیض

عنقا کی طرح گو کہ سنا نام فیض کا
پر تیری ذات مین نظر آیا نشانِ فیض

کیونکر نہ فیضیاب زمانہ ہو آج کل
محبوب یار جنگ جو ہو نردبانِ فیض

موقوف خاص پر نہین کچھہ فیض عام ہے
زینت ہے صبح و شام تری پاسبانِ فیض

مانند مرغ قبلہ نما جاگزین ہے آج
حق نے بنائی ذات تری آشیانِ فیض

افلاس و بخل دونون ہین معدوم آجکل
آباد تیری ذات سے ہے خانمانِ فیض

زندہ تری سبب سے جہان مین ہے جود و جود
بیشبہ تیری ذات ہے روحِ روانِ فیض

امداد حیدری کا نشان ہے یہ سربسر
مصروف ہے ثنا مین تری جو لسانِ فیض

تو شہسوار اشہب فیض زمانہ ہے — اخلاق و جود و لطف و کرم ہمرہان فیض
دائم سمند چرخ کہن زیر ران رہے — اقبال ساتہہ ساتہہ رہی ہمعنان فیض
دست کرم سی تیری خجل نخل بارور — تیری سبب جہان مین قوی بازوان فیض
باب کرم کشادہ ترا اسقدر رہی آج — حاتم کا سر ہی اور ترا آستان فیض
ہی آجکل دکن مین تری ذات سی ظہور — تہا بے نشان ورنہ جہا مین نشان فیض
ابرو کے اک اشارے مین قتل عدو نہان — جنبش مین چشم کی ہی نہان صد زبان فیض
قربان تجہپہ صبح و مسا ہون بجان و دل — اخلاق و جود و لطف جو ہین دوستان فیض
ہی ذات تیری جوہر و سارا جہان عرض — تو نور شمع فیض جہان شمعدان فیض
خوشخواہ تو چو اہل جہان شادمان بخلد — بدخواہ را سقر برساند سنان فیض

ای ابر نو بہار بشر کی یہ عرض ہے
ہو تہوڑی جای مجہکو تہ سائبان فیض

قصیدۂ دیگر در ستائش محبوب یار جنگ بہادر

پہولا پہلا جو گلشن شاہ دکن ہے آج — ابر کرم سے دشت بہی رشک چمن ہی آج
کسکی شمیم زلف صبا آج لائی ہے — صحرا کی سرزمین جو رشک ختن ہی آج
نرگس کوئی ہی گل کوئی سرو سہی کوئی — شاداب ہر طرح سی دکن کا چمن ہی آج
نرگس ہی آنکہہ غنچہ دہن قد برنگ سرو — سرسبز کیسی رنگ سی باغ دکن ہی آج
ہر ایک نونہال ہی پہولا پہلا ہوا — کچہہ ایسے زور پر مدد پنجتن ہے آج
محبوب یار جنگ بہادر علی الخصوص — واللہ شمع انور ہر انجمن ہے آج

مردم شناس و ذی خرد و فہم و خلق و جود
کیونکر نہو کہ شیفتہ پہ جستن ہے آج

دونون جہان مین خاص ریاست علی کی ہی
سرسبز باغ فیض حسین و حسن ہی آج

لب ذکر فیض سی جو لبالب ہین اسلیے
آگے لبون کی زرد عقیق مین ہے آج

جود و نوال صورت شمس و قمر عیان
معدوم سرزمین دکن سی محن ہے آج

چھایا ہے ابر بخشش محبوب یار جنگ
ہر شاخ و برگ شاہد گل پیرہن ہی آج

لکھہ اک قصیدہ صنعت توشیح مین بشر
ممدوح کی نظر بھی بسوی سخن ہے آج

قصیدہ در صنعت توشیح

نازبردار تری عزت و عظمت دونون
کفش بردار و نمین ہین دولت و حشمت دونون

واصف ابروی پرخم مہ نو قوس قزح
زیر فرمان ہین اقبال و مہابت دونون

ایک سی ایک زیادہ ہی خدا کی سوگند
حسن اخلاق بھی اور حسن لیاقت دونون

بیقراری شب فرقت شب وصلت سکتا
وصل اور فصل تری ہین مجھے آفت دونون

مستتر ہین تری باتون مین حیات اور ممات
ہین لبون مین تری اعجاز و کرامت دونون

حق تو یہ ہی کہ نہین آج مقابل تیرا
حق نی بخشی ہی تجھے صورت و سیرت دونون

بخدا مہر منیر و مہ انور بہ فلک
ہین خجل دیکھہ کی یہ حسن و وجاہت دونون

واسطے تیری ہے امداد جناب حیدر
تجھپہ مفتون ہون نہ کیون عیش و مسرت دونون

بسکہ اقبال ترا ایک ہی ادنی سا غلام
ہین پرستار تری عزت و عظمت دونون

یکبیک کرتی ہین یہ سارے زمانی کو اسیر
دام گیسو تری اے آئنہ طلعت دونون

ایک جلوہ رخ پرنور کا بس دیکھتی ہی — جان و دل ہو گئی پابند اطاعت دونون
رشک بقراط و ارسطو ہی تو ای دانشور — صدقی تجہپر ہین خدا فہم و فراست دونون
جام جم کیا ہی تری ایک گدا کا کشکول — ہو رعیت تہ فرمان و رعایت دونون
نیر برج سخا گوہر دریاے کرم — کیا ہی زیبا ہین تجہی خلق و مروت دونون
گوش فریاد رس بانگ اسیر بیداد — کان کیا ہین ہین خدا کان عدالت دونون
باعث دفع ضرر جنبش چشم حق بین — دست قوت دہ بیمار مصیبت دونون
ہی طبیب دل بیمار تری ایک نظر — قوت دل لب جان بخش فصاحت دونون
آج کے روز تری ذات ہی بی مثل و نظیر — تیری بدخواہ اسیر غم و آفت دونون
دوستون کو تری حاصل ہو نشاط و عشرت — دشمنون کیلیے بدنامی و ذلت دونون

روز و شب حق سے دعا ہی یہ لبشر کی شاہا
عمر و دولت ہون فزون تا بقیامت دونون

نظم بطور شجرہ

پس از حمد خدا و نعت احمد — ثنا سے آل و اصحاب محمد
فقیر بے نوا سے خانہ بر دوش — برہنہ شہ غلام شاہ خاموش
رقم کرتا ہے کچھ احوال اپنا — سناتا ہے یہان کچھ حال اپنا
گھرانا خاص میرا صابری ہے — اجازت ہم میان قادری ہے
اجازت دی ہے مجھکو بادشہ نے — ضیا بخش رخ خورشید و مہ نے
خم وحدانیت کا باعث جوش — معین الدین چشتی شاہ خاموش

ہے اوسکا نام نامی وجہ تحسینی — شہ سید معین الدین حسینی
مرا مرشد مرا آقا ہے خاموش — مرا مالک مرا مولیٰ ہے خاموش
جو کی احمد میان نے مجھسے بیعت — سعادت مند از راہِ عقیدت
تو مینے بھی براہِ خاندانی — دیا لکھکر یہ شجرہ خواجگانی
نظامی صابری چشتی وجیلی — براے ورد ہے اللہ بیلی
خدا دے الفتِ حضرات چشتی — محبان بہشتی ہین بہشتی
ہین واحد گو نظامی صابری ہے — اگر چشتی کوئی یا قادری ہے
خدا توفیق دے احمد میان کو — کہ چھوڑے حق پہ تا دونون جہان کو
رہے ورد زبان شجرہ یہ ہردم — غم ہر دو سرا سے ہو وہ بے غم
بسالِ یکہزار و سہ صد اور نو — لکھا شجرہ یہ ہم نے تازہ و نو
بہ بست و دوم ماہ محرم — بروز جمعہ بس واللہ اعلم

در مدح حاجی مکی میان و مذمت حاسدان

ہم نگر مین جدھر نکلتے ہین — دیکھہ دشمن ہماری جلتے ہین
پیش چلتی نہین جو بات اونکی — پانؤن پڑتی ہین پیچھے چلتے ہین
دیکھہ کر سرخ و سبز انسان کو — تلملاتی ہین ہاتھہ ملتے ہین
خود بخود مبتلاے قہر خدا — زہر کھایا ہوا اُگلتے ہین
دشمن دین جو کوئی اونکو کہے — دوست بنتی ہین اور مچلتے ہین
حاجی مکی کو دیکھتے ہین جو وہ — جون بلا سامنے سے ٹلتے ہین

سر بازار حاجی ملی میان	اونسے کہدی جو لوگ جلتے ہین

حاسدان را حسد مبارک باد
از ازل تا ابد مبارک باد

دانۂ اشک دل مین بوتی ہین	اور منہہ آنسوؤن سے دہوتی ہین
ہای بغض و حسد کی ہاتہون سے	آٹہہ آٹہہ آنسوؤنسی روتی ہین
حاجی ملی میانسے کرکے حسد	سفت ایمان اپنا کہوتے ہین
شب کو سوتی نہین بچہونے پر	غم کے ماری لحد مین سوتے ہین
اپنی محسود کی سواد گناہ	کرکے غیبت تمام دہوتے ہین
حسد و بغض خود تقلب عدو	خار بغض و حسد چبہوتے ہین
کہتے ہین حاسدونکو دیکہکے ہم	راہ مین جب دوچار ہوتے ہین

حاسدان را حسد مبارک باد
از ازل تا ابد مبارک باد

خوش کسیکا جو دیکہتی ہین حال	پس کے ہوتی ہین جون حنا پامال
روتی ہین گہر مین بیٹہکر جو کوئی	نظر آتا ہی صاحب اقبال
حاسدون پر خدا کی مار ہی یہ	کہاتی پیتی کو دیکہکر ہو ملال
جتنا چاہی کری حسد حاسد	ہو وی کندہ نہ ایک پشم کا بال
ہی مرض قہر حق کا یعنی حسد	روز و شب صبح و شام اور مہ و سال
جسکے دل مین حسد ہو ملی سے	اوسپہ لعنت خدا کی در ہمہ حال
حاجی ملی سے ہو حسد جسکو	کہدو اوس سے کہ سن بلیس کا حال

حاسدان را حسد مبارک باد
از ازل تا ابد مبارک باد

متفرقہ

ای یار عشق نے مجھے برباد کردیا
سینے کو درد و رنج سے آباد کردیا
جسکا بیان ہو نہین سکتا زبان سے
ہمپر کشادہ وہ در بیداد کردیا
مینے بنا رکھا ہی دلا حرز جان اوسی
مرشد نے میری جو مجھے ارشاد کردیا
گردون دون پرست کی اس دور نی دلا
ناشاد کردیا مجھے ناشاد کردیا

دونون جہان سے چُن کی بشکر صد ہزار شکر
خاموش پیر نے مجھے آزاد کردیا

دیگر

مشکل سہی تصور تری ان آنکھونکا ہم نے
تار نگہ دیدۂ نمناک سے باندھا

دیگر

وان پہونچا جہان اوڑ نہ سکے طائر سدرہ
انسان بہی سچ پوچھو تو پتلا ہے بلا کا
اوس گل کی خبر آکے جو دیجاتی ہی مجھکو
احسان ہی سر پر مری یہ باد صبا کا
پوچھو تو کسی سے کہ خدا کون ہی کیا ہی
لینے کو تو لیتے ہین سبھی نام خدا کا
جب چشم تصور کی نظر جم نہین سکتی
کیا خاک کھینچے مانی و بہزاد کا خاکا

دیگر

مرد میدان اور ہوتے ہین
سگ دربان اور ہوتے ہین

دیکھنے والے شان صورت کے | ہوئی شان اور ہوتے ہین
دوست مت جان ان رقیبونکو | تیرے قربان اور ہوتے ہین

دیگر

ہین شاہونکو معلوم شاہونکی باتین | جولاہونسے پوچھو جولاہونکی باتین
مجھے پہونک دیگر خبر لی فلک کی | بیان کیا کرو تم ان آہونکی باتین

دیگر

نامہ بر یار کا نہ لایا خط | ڈاک پر بھی کبھی نہ آیا خط
حسن کی جا زوال آیا ہے | خط نے سرکار کا سنایا خط
رخصت حسن دلفریب کا یہ | گل رخسار پر ہے آیا خط

دیگر

حافظ جو آپ ہین تو نہین خوف اہل کین | چشم حسد سے دیکھین اگر حاسدین مجھے
دکھلا دو قرب کا بھی تماشا او نہین ذرا | حضرت سے دور سمجھے ہین جو اہل کین مجھے
پھر تو تیا ہے چشم بصر خاک آستان | کوچہ تمہارا غیرت خلد برین ہے مجھے

دیگر

کیا فکر مین ہے گھر کی کیون اصل سے غافل ہے | دم بھر کا قیام اے دل یان ہر سر منزل ہے
صوفی نہین دنیا مین گر ہین تو ہین پوشیدہ | اب باتین تصوف کی آرائش محفل ہے
دیکھے گا بھلا کیونکر ہوا اصل جو کور دل | فی ہذہ اعمی کی وہ بزم مین داخل ہے

دیگر

اے لشکر ایک ہے گل خار مغیلان کتنے | ایک فرزند علی غول بیابان کتنے

شعر کا علم مجھے ہی نہ کوئی ہی استاد — اسپہ قائل ہین لبشر صاحب دیوان کتنے

دیگر

مین خندۂ گل ہون گلستان مین اور اشک چشم سحاب مین ہون
بہ بحر وحدت برنگ گوہر ہے آب مجھہ مین مین آب مین ہون
عدم سے ہستی مین آکے کیا کیا نہ انقلاب زمانہ دیکھا
ہے آنکھ کھلتی نہ دل بہلتا یہ کیسے غفلت کی خواب مین ہون

دیگر

آپکو چھوڑ کے جائین تو کہان جائین جناب — ہین خبر دامن دولت کی سہارا ہی نہین
کشتی ہستی موہوم ہی غرق گرداب — عشق وہ بحر ہے جسکا کہ کنارا ہی نہین

دیگر

ہے غضب کوچہ کاکل کا بھی رستا اولٹا — دل مضطر جو گیا پھر نہین آیا اولٹا

دیگر

ہم چاہنے والے ہین تو ہر دوست نے مانا — اپنا نہین دنیا مین مگر چاہنے والا

دیگر

قیدی خوف تھی کل بیم و رجا سی پہلے — آج خود گم ہوئے تسلیم و رضا سی پہلے

دیگر

پر از شراب محبت ایاغ کسکا ہے — فزون فقیر سے شاہی دماغ کسکا ہے
وہ میرا سینۂ پر داغ دیکھکر بولے — یہ پھر سیر بتان خانہ باغ کسکا ہے
ہی قصد صید ہمارے وصال جو دل مین — نہین خبر کہ وہ چشم و چراغ کسکا ہے

ہو سیر گنج قفس دائما حصول ہمین | ہمارے فکر اسیر فراغ کس کا ہے

دیگر

وصال شاہد مقصد کی انتظار مین ہون | مین کب تلک رہون غمناک یا معین الدین
کرو مدد مری بہر خدا غریب نواز | بحق پنجتن پاک یا معین الدین

دیگر

وطن سی دور ہون یا خواجۂ غریب نواز | دکن سے دور ہون یا خواجۂ غریب نواز
ہون گرچہ بلبل باغ جناب شاہ خموش | چمن سے دور ہون یا خواجۂ غریب نواز

تاریخ عمارت سماع خانہ کہ در نبی باغ از جانب والدۂ بندگان حضور تعمیر شد

جو ہین صالحہ بیگم نیک ذات | ہمایون صفت اور خجستہ خصال
اونہون نے بنایا ہے بہر ثواب | نبی باغ مین یہ مکان اب کی سال
اسے قصر فردوس ہی جانتا | ہر اک صاحب ہوش و اہل کمال

سر دل سے ہاتف نے مجھسے بشر
کہا لکھہ نبی خانۂ بیمثال
۱۳۰۵ ھ

ایضاً تاریخ دیگر

ہے جو یہ قصر صالحہ بیگم | اک نمونہ ہے خلد منزل کا
اس عمارت پہ قیس کو ہی گمان | لیلی دل نشین کی محمل کا
کوہکن کو ہی اس محل پہ یقین | قصر شیرین پری شمائل کا

ہاتف غیب کہہ رہا ہے بشر
خانہ ہے عاشقان کامل کا
۱۳۰۵ھ

تاریخ مسجد میان عنبر خانساماں کہ در نبی باغ تعمیر شد

بشر خلق عنبر کی بو مثل عنبر
مدینے مین کعبہ بنایا ہے گویا

ہر اک گل سے ظاہر اسی باغ مین ہے
نئی یہ جو مسجد نبی باغ مین ہے

مدینے مین کعبہ نہ دیکھا ہو جس نے
وہ دیکھے یہ مسجد نبی باغ مین ہے
۱۳۰۴ھ

تاریخ ولادت فرزند

خبر مولود کی سنکر کہا یا رب سلامت کہہ
ہوئی جو فکر تاریخ ولادت اے بشر مجھکو

کہ میرے یار جانی کی جہان مین یہ نشانی ہے
کہا ہاتف نے یون مجھسے یہ برخوردار جانی ہے
۱۳۰۷ھ

تاریخ نکاح اجیٹن صاحب جاورہ

اے میر باوقار محمد نصیر خان
شادی کی تیری سنکے خبر بول اٹھا بشر

ہر بات راست راست ہے نہین جھوٹ جھوٹ جھوٹ
اے دوست زندگی کو مزہ لوٹ لوٹ لوٹ
۱۳۰۸ھ

تاریخ رحلت نواب بہادر خان بہادر والی جونا گڈہ

بنا ماتم کدہ جونا گڈہ افسوس | ہوا آئی خزان کی بوستان مین

بہادر خان بہادر تھے جو نواب
بشر ہے ہی بسے باغ جنان مین
۱۳ ف ۹ ۹

ایضاً تاریخ دیگر

نام تہا جس کا بہادر خان بشان مہرو ماہ | ہائے وہ نواب عالی قدر و منصب جم کلاہ

رہ گئی سب وقع دہہو تی یاد مین افسوس حیف
یاد فرمایا جو تو نے ایزد غفار آہ
۱۳ ۰۹ھ

تمت

داستان غم فزا

در بیان رحلت حضرت پیر و مرشد قدس سره

فاعلاتن فعلاتن فعلن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے قلم حمد خدا لکھہ پہلے　　صفتِ جل و علا لکھہ پہلے
اور پہر نعت رسول عربی　　مدنی ہاشمی و مطلبی
اہلبیت نبوی کی توصیف　　کشتی نوح نبی کی توصیف
بعد اوصاف صحابہ کے ضرور　　ایک احوال ہے لکہنا منظور
ذکر اک عاشق فانی کا ہے　　قصہ اک یوسف ثانی کا ہی
واصل حق کا فسانہ ہی یہ　　قطب مطلق کا فسانہ ہی یہ
ایک درویش حقائق آگاہ　　فانی فی اللہ و باقی باللہ
حق بیان حق طلب و حق آگاہ　　رہتا تہا شہر دکن مین ذیجاہ
جان کی طرح سے تن مین تہا وہ　　حیدر آباد دکن مین تہا وہ

تھا بلاشبہہ وہی قطب دکن | مگہ مسجد کے عقب تھا مسکن
راحت افزاے دل غمگین تھا | نام اوس مہ کا معین الدین تھا
لوگ قربان ہوا کرتے تھے | شاہ خاموش کہا کرتے تھے
گوہر درج سیادت تھا وہ | نیر برج شرافت تھا وہ
احمد و حیدر و زہرا حسنین | سب اوسے جانتے تھے نور العین
قطب الاقطاب زمانہ تھا وہ | سارے عالم مین یگانہ تھا وہ
فیض سب پاتے تھے ہر دن اوس سے | شاد تھے کافر و مومن اوس سے
طفل و زن پیر و جوان شاہ و گدا | فیضیاب اوس سے جہان تھا سارا
نوگل باغ تقدس کرنا | فیض مین غیرت گنگا جمنا
خلق مین مظہر خلق احمد | خلق مین چشمۂ فیض سرمد
رہبر راہ شریعت تھا وہ | ساقی بزم طریقت تھا وہ
جو کوئی در پہ طلبگار آیا | در دولت سے وہ خالی نہ پھرا
جو گیا آدمی در پر اوس کے | دل کے سب مقصد و ارمان نکلے
جسپہ کی لطف سے اکبار نظر | پہونچا مقصود کو اپنے وہ بشر
ہے جو مشہور جہان حاتم طے | ایک سائل در دولت کا ہے
پیش دریاے کرامت یہ سحاب | کیا ہے گر دیکھو تو اک قطرۂ آب
دوست دشمن سے غرض کچھہ بھی نہ تھی | فیض بخشی کی تھی عادت اوسکی
اس سن و سال مین محنت کیسی | تھی شب و روز ریاضت کیسی
شب کو سوتے نہین دیکھا ہمنے | اوسے بیدار ہی پایا ہمنے

چاشت اشراق و تہجد تک بہی — ہم نے دیکہا نہ قضا ہوتے کبہی
کیسی آباد تہی بزم فقرا — حلقۂ ذکر خدا صبح و مسا
روز و شب شام و سحر لیل و نہار — تہا مے شوق سے ہر اک سرشار
ہر کلام اوسکا تہا اعجاز نما — اک کنیزک تہی کرامت اوکی
ایک خاموشی مین صد ہا باتین — اک اشارے مین ہزارون گہاتین
ختم تہی عقدہ کشائی اوسپر — تہی فدا ساری خدائی اوسپر
سلسلے قادری چشتی ہر دو — اوس سے جاری تہے یہ تم مجہسے سنو
الغرض وہ مہ خورشید لقا — تہا ہر اک کام مین اپنے پورا
فیض تہا ناخن پا سے تا سر — مہر کی ایک نظر تہی سب پر
بہ عراق و عرب و ہند و عجم — جانتا تہا اوسے سارا عالم
اب سنو اور حکایت غم کی — ہے زبانی دل چشم نم کی
دل نادان ہی کہ ہر تیرا خیال — قرب ہے وصل مگر وصل وصال
قید خانہ ہے جہان فانی — کیا ہی حیرانی و سرگردانی
کون آرام سے دنیا مین ہے — شاد غفلت سے تمنا مین ہہ
طالب یار مگر ہین مضطر — جیسے طائر ہون قفس کے اندر
ہین وہ تسلیم و رضا پر راضی — رہتے ہین اوسکی قضا پر راضی
جستجو ہے تو فقط یار کی ہے — آرزو دولت دیدار کی ہے
وصل معنی اوسکو گو حاصل تہا — ہجر ظاہر سے وہ غمگین دل تہا
ایک دو ماہ سے وہ بدر کمال — ہوا گہٹ گہٹ کے بدن مثل ہلال

غرق دریاے جمال مطلق ذکر جاری تھا زبان پر حق حق

منقضی جب ہوے ایام فراق کئی اک روز رہا استغراق

کوئی کہتا تھا بخار آتا ہے ضعف ہر آن بڑہا جاتا ہے

لوگ کہتے تھے خدایا کیا ہے پر نہ سمجھے یہہ معما کیا ہے

گوش دل ہی جو سنے یار کی بات تو سنے کسطرح وہ اغیار کی بات

آنکھین ہون جس کی رخ یار پہ وا جانب غیر وہ پہر دیکھے کیا

وصل دلدار غذا جب ٹھہری کہانے پینے کی خبر کچھہ نہ رہی

علما جمع عیادت کے لیے عرفا نقد سعادت کے لیے

رات دن گرم جو تھی بزم سماع صوفیون کا تہا شب و روز اجماع

صورت آئنہ ہر اک حیران یا الٰہی یہ ہے کیسا سامان

درد ہے کون یہان کیا ہے مرض شادیِ وصل کی مجلس ہے غرض

جو تھی تاریخ مہ ذی قعدہ وصل دلبر کا جو پہونچا وعدہ

ہاتف غیب سے آئی یہ ندا ای مرے عاشق شیدا چل آ

سنتے ہی بس یہ پیام دلبر ہوگیا عاشق شیدا مضطر

گل خندان کیطرح وہ شادان ظہر کے وقت دیا حکم اذان

روز دوشنبہ وہ خورشید لقا کرکے فرض اپنا جماعت سے ادا

آخری سجدے مین وہ رشک قمر ہوا واصل بہ وصال دلبر

کی نہ تاخیر وہ آخر پہونچا اپنی منزل کو مسافر پہونچا

قطرہ جسوقت کہ دریا سے ملا نرہا قطرہ ہوا وہ دریا

ذرہ خورشید سے واصل جو ہوا
پہر وہ خورشید ہے ذرہ کیسا

حق ہے جب سمع بی ینطق بی
پہر کہو گوش و زبان ہی کسکی

جان ہوئی پیرہن تن سے جدا
بوے گل جیسے ہو گلشن سے جدا

پہونچے مقصود کو محمود و ایاز
ناز معشوق سے عاشق سے نیاز

لا یموتون کہا ہے حق نے
نہین مرتے ہین ولی اللہ کے

بلکہ وہ نقل مکان کرتے ہین
علما سب یہ بیان کرتے ہین

سب کی آنکہوںمین اندہیرا چہایا
چاند جسوقت کہ بدلی مین چہپا

کوئی کرتا تہا گریبان صد چاک
سر رہ سر پہ اڑاتا کوئی خاک

سر برہنہ کوئی کر کر اپنا
مارتا ہاتہہ تہا سر پر اپنا

کوئی کہتا تہا کہ موت آئے کہین
دم ہمارا بہی نکل جائے کہین

تہا کوئی بیٹہہ کے سر کو دہنتا
کوئی دیوانہ سا تنکے چنتا

کوئی فریاد و فغان کرتا تہا
کوئی رو رو کے بیان کرتا تہا

ہمپہ اندہیر ہوا یہ کیسا
چاند بدلی مین چہپا یہ کیسا

کوئی کہتا تہا قیامت آئی
ہمپہ اعمال کی شامت آئی

آٹہہ آٹہہ آنسوون روتا تہا ایک
ہوش بیٹہے ہوئے کہوتا تہا ایک

کوئی کہتا تہا بصد آہ و فغان
کیسے دکہلائون مین داغ نہان

موت جیتے ہین آئی آئی
ہائے کیسی یہ جدائی آئی

ہوئی تابوت کی جب تیاری
جمع تہی خلقت خالق ساری

دیکہکر خلق جنازہ بیہوش
رفت از فہم و خرد شد مدہوش

ملہ مسجد سے بھی باغ تلک | جمع تھے جن و بشر حور و ملک
اک طرف حلقۂ درویشان تھا | ذکر کرتے چلے اللہ ہو کا
دوسرے پہلو مین مردان ظریف | چلے پڑہتے ہوئی مولود شریف
اور مطرب بھی تھے گاتی جاتے | روتے اور گاتے بجاتے جاتے
گاتے جاتے تھے قصاید قوال | نہ غزل ٹھمری نہ ٹپہ نہ خیال
اسطرح کا جو وہان رنگ رہا | جس نے دیکھا بخدا دنگ رہا
تھا یہ سن خلد مین کی جب گلگشت | الف اور دو صد و ہشتاد و ہشت
چھوڑ کر ہمکو ضعیف اور نحیف | لیگئے خلد مین تشریف شریف
ہم رہے بیکس و بے یار و دیار | خود ہوئے محو جمال دلدار
مجھہ سے بیکس پہ نہ کی ایک نظر | دے گئے داغ جدائی بجگر
داغ دل کس کو دکھاؤن اپنا | حال دل کسکو سناؤن اپنا
بار دیگر رخ روشن بنمود | دل دیوانہ ہمارا بہ بود
مہروش پاکے ترا داغ فراق | مین ہوا داخل بزم عشاق
ہون اسیر خم کاکل تیرا | تو مرا گل ہے مین بلبل تیرا
اعتقاد اپنا بشر ہے ایسا | کوئی سمجھے کہ نہ سمجھے ہمین کیا
شان معبود ہے شان مرشد | لامکان صحن مکان مرشد
جس سے خاموش پیا ہے راضی | بخدا اوس سے خدا ہے راضی
گر پھرے مجھسے زمانہ سارا | بخدا کچھہ نہین مجھکو پروا
پر یہ ہے عرض خدایا تجھسے | رہے خاموش پیا خوش مجھسے

فارغ از قصهٔ آن و ائیم | سگ درگاه معین الدینیم
قبلهٔ ماست جناب خاموش | کعبهٔ ماست جناب خاموش

مسکن پاک جنابش بادا
رحمت حق بروانش بادا

مسدس دیگر

کسی حادث سی کب ہو حمد قدیم | کیا بشر کر سکے صفات کریم
ہین صفاتی جو سارے نام علیم | خالق و رازق و رؤف و رحیم

پیش چشمان عارفان خدا
اسم سے خود عیان ہی شان خدا

جس نے کن سی بنا دیے فی الحال | مشرق و مغرب و جنوب و شمال
حمد اوس ذات پاک کی ہی محال | ای بشر ہی زبان ناطقہ لال

جب ہی یون کہے کہ ای مالک
ما عرفناک حق معرفتک

شکر اوسکا ہو کس بشر سے ادا | ہو ادا کس زبان سی وصف اوسکا
ذرے ذرے مین ہمہ سو بخدا | ہے اوسی آفتاب کا جلوا

گرچہ ہر شے مین ہے ظہور اوسکا
پر ہے آدم مین خاص نور اوسکا

پا کے رب العلا سے نقد وجود | ہوا آدم خلیفهٔ معبود

کیا سارے فرشتون نے جو سجود   ہوا اونکا ابو البشر مسجود

پہلے آدم رسول امجد ہے
خاتم الانبیا محمد ہے

مظہر خاص نور حضرت رب   عین رب ہے وہ مہ بشان عرب
ذات احمد جدا احد سے ہے کب   مَن رَانِی سے بھید کھلگیا سب

اوس محمد کا وصف کیونکر ہو
کہ خدا جس کا خود ثنا گر ہو

ذات احمدؐ بس است حمد احد   نعت احمدؐ بس است ذات صمد
فخر کونین وافتخار جد   خالق حق وحق نما احمدؐ

اوس پیمبر کا وصف ہو کیسے
جس کی امت کے لوگ ہون ایسے

یعنی ذی خلق وحاتم دوران   قدر دان شریف و مرتبہ دان
معدن لطف و مخزن احسان   اس زمانے مین دیکھہ لے انسان

میرا ممدوح لاجواب ہے آج
اک جہان جس سے فیضیاب ہے آج

قدر افزاے شیخ وشاب ہے وہ   معدن فیض بیحساب ہے وہ
خلق مین مثل آفتاب ہے وہ   جو ملا اوس سے فیضیاب ہے وہ

مقبل حضرت رسول امین
شیخ علی نسب بہاء الدین

اوسکا اوصاف کس زبان سے ہو — تم سے تعریف یہ کہان سے ہو
ختم توصیف کب بیان سے ہو — ہو زبان سے اگر جہان سے ہو

حاتم عصر ہے سخاوت مین
غیرت شیر ہے شجاعت مین

بردبار و خلیق و کارشناس — دافع رنج و محنت افلاس
نہ پہرا کوئی بہی بہ یاس و ہراس — ہے ہراک درد کی دوا اوس پاس

نیر برج قدردانی ہے
گوہر درج کامرانی ہے

شیر صحراے عز و شوکت و شان — یاور و دستگیر ہر انسان
خوش طبیعت لییق و فیض رسان — مہر برج عنایت و احسان

حسن اشفاق سے تعلق ہے
ماہ کامل بہی جو تصدق ہے

دام الفت مین قید ہر دل ہے — مہر ہر دل مین اوسکی کامل ہے
باشعور و فہیم و عاقل ہے — ردّ ہر گفتگو سے جاہل ہے

اوس کا حامی ہے صاحب لولاک
ہادی اوسکا ہی خالق الافلاک

سر ہے سرگرم فیض و لطف و کرم — سر بلند اوس کے سر کی کہائے قسم
سر ہو بہی غلط نہین ہمدم — ہمسر اوس کا نہین ہے در عالم

جس نے کی زیر سایہ عمر بسر

جنگ افلاس اوسنے کرلی سر

دستگیری مین دست یکتا ہے
اوسے ہمدست علم دلہا

پنجۂ دست دلکش ایسا ہے
ہاتھہ مین اوسکے ہاتھہ جسکا ہے

حاتم طے کے گر لگین یہہ ہات
ملے ہاتھہ اپنے اورکے ہیہات

گوش ہر دل کی سنتے ہین فریاد
کیون نہ غم سے ہر ایک ہو آزاد

گوش کیا ہین کہ ہین وہ کان مراد
سنکے ہر ایک کی وہ دیتے ہین داد

جس کے دل کی خبر لگی اوس کان
نہ رہا وہ جہان مین ہلکان

چشم بد دور انکھڑیان ہین کیا
جسنے دیکھا اون آنکھونکو بخدا

آنکھہ نور رشک نرگس شہلا
کی کسی آنکھہ پر نظر نہ ذرا

آنکھہ اوسکی ہر اک نظر مین ہے
اور تیر نظر جگر مین ہے

وصف بینی کا کیا کرون مین بیان
غیر بینی کا ذکر کیا ہے وہان

سونگھے جب بوے عطر ہر ارمان
ہو نہ خود بینی کا نشان جہان

دیکھہ لے جو کوئی وہ اونچی ناک
نہ رہے وہ جہان مین غمناک

ذکر بخشش سے لب لبالب ہی
زلف مشکین جو غیرت شب ہی

چپ زبان ذکر فیض سے کب ہے
دُرِ دندان برنگ کوکب ہے

متن نسخ کا جو حاشیہ ہی ریش
ہے وہ مرہم براے ہر دل ریش

روے روشن ہے مثل روز امید — بدر پیشانی ابرو ہے مہ عید
جسے حاصل ہے اوس کی دولت دید — ہر دم اوسکو ہے روز عید سعید

پانون اوس کے جو پاے اہل نظر
نہ رکہے وصف سے قدم باہر

اہل سیف و قلم سے ہے شیر مزاج — بے بہا دُر ہے وہ بہادر آج
قدر کے ملک مین ہی صاحب تاج — لیتا شاہ سخن سے ہی وہ خراج

ہے لبون پر اگرچہ جان سخن
لیک وہ گل ہے قدر دان سخن

ایسے خالق کی ہے کیا ہو ثنا — جسکا بندہ جہانین ہو ایسا
اوس نبی کی صفت ہو کس سے ادا — ایسا جسکا ہو امتی بخدا

کون اب اوس سا ذی مروت ہے
ذات اوسکی بہت غنیمت ہے

حیدرآباد ہے جو شہر دکن — اس لشکر کا وہی ہی خاص وطن
ہو کے نالان ز دست جور زمن — آیا یان تا ہو دور رنج و محن

یان بہی دل رنج و غم سے نالان ہی
اک دہان زخم دل کا خندان ہی

بیٹھا تہا ایک روز ہو کے اداس — تہی خوشی دور دل سے غم تہا پاس

اوس گھڑی ایک دوست نیک اساس | بولی کیون ہے یہ آج صورت یاس

جب کہا مینے حال دل اپنا
کہ بہت دل ہے مضمحل اپنا

یون کہا مینے اوس سے سن ای یار | کرے اسجا ہمارا کون وقار
گر ملین جاکے اور کرین گفتار | گل نظم آئے اونکو صورت خار

دیکھکر صورت فقیر ہمین
اغنیا سمجھین سب حقیر ہمین

رات دن غم سے ہمکلامی ہے | کون ہم غمزدون کا حامی ہے
جسکو دیکھو امیر شامی ہے | کون خواہان نیکنامی ہے

نہ یہان ہے نبی کی آل کی قدر
نہ کسی صاحب کمال کی قدر

سنکے کہنے لگا کہ کہتے ہو کیا | اب بہی ایسے ہین بندگان خدا
جوناگزہ کا ہے اک وزیر ایسا | جو ملا اوس سے پہر وہ سب بہولا

قدردان کلام و آل رسول
ہے وہ پروردگار کا مقبول

طاق مین رکہہ ترا سیاق و سباق | اک مسدس تو لکھہ ہو دل مشتاق
ہو ہر اک شعر مین عجیب مذاق | بول چال اوسکی ہو تڑاق پڑاق

جب کہ غمخوار نے یہ فرمایا
تو مسدس یہ مین ہون لکھہ لایا

گو نہین نظم کی لیاقت ہے
جانا وقت حصول دولت ہے

فکر قید ہزار آفت ہے
اسلیئے دل نے کی یہ ہمت ہے

کرکے ہمت بلند اک دن مین
لکھے انتیس بند اک دن مین

گرچہ کچھ عقل ہے نہ دانش ہے
پر بشر کی یہ اب گزارش ہے

جاہلیت سے اپنی نالش ہے
گر سُنین غور سے نوازش ہے

تمھین دائم رکھے خدا قائم
تمھین قائم رکھے خدا دائم

نظم کردم حسب استعداد خویش
شعرہاے چند گفتم یاد خویش

قول البشر

بسم الله الرحمن الرحیم

بیا ای حاصل عمر امید جان زار اینجا / دمی بنشین و بشنو حال جان بیقرار اینجا
مهیا بوده است امشب همه سامان عشرتها / گل و گلزار اینجا و شراب خوشگوار اینجا
اگر سیر چمن خواهی بیا در خانهٔ باغ من / که دارم سینه از داغ فراقت لاله زار اینجا
به می رندان خود را جرعه بخش و وارهان از خود / نماند تا کسی جز تو حریف و غمگسار اینجا
مرا خون نیست اندر تن بخونم پاکدامان باش / طپیدن می نخواهد زیر خنجر جسم زار اینجا
مفرما دعوتم زاهد که ما را نقد وقت اینست / می گلرنگ و هم گلزار و یار گلعذار اینجا

بیا در مجلس رندان بشیر از صومعه بگذر
گل اینجا خارها آنجا خزان آنجا بهار اینجا

اگر آن ترک عاشق کش کشد در خون تن ما را / فدای غمزه اش سازم تمامی دین و دنیا را
اگر آن مهر بمهرم نماید روی زیبا را / سپند مجمرش سازم تمامی دین و دنیا را
تنک ظرفی چو خاک از ابر باران راز کی پوشد / بلندان اندرون کوزه دارند دریا را

چه بندی دل درین فانی سرا بنگر کجا رفتند | سکندر کیقباد و افراسیاب و رستم و دارا
صنم از شوق جان بر لب استغنا تو در نازی | خدا را ساقیا برخیز و پر کن جام صهبا را
برو خوش باش ای زاهد مقیم جنت الماوی | که کوی یار آمد صورت خلد برین ما را
مریض عشق هرگز صورت صحت نمی بیند | که پا در گل همی بینم درین وادی مسیحا را
به بلبل داده صد رنگ داغ حسرت و حرمان | ندیم خار چون گشتی نوای گلرو چمن آرا

غلام شاه خاموشم ز جام شوق در جوشم
بشر امروز مدهوشم ندارم بیم فردا را

قدر مردم دهند مردم را | نه خلافش حمار بی سم را
کلب صورت به جیفهٔ دنیا | خوانده باشی سگان بی دم را
این همه پیش زن منافق کیش | منفعل ساختند کژدم را
بر توکل بدیگران ناصح | فکر صد سال خویش گندم را
طالب حظ نفس و دشمن دوست | پیر خوانند شیخ ره گم را
گه محدث شوند و گاه فقیه | گه مفسر رجوع مردم را
کافران را به شاستر صادق | سجده جوینده جاهل گم را
جیفه خواران همی کنند ببین | با محاسن شکار مردم را
بهر صدقات ساختند غرض | پیشهٔ خویشتن تکلم را

بشر اینسان مجاوری مپسند
بیحیائی ست نسل مردم را

ردیف التاء

ای قبله گاهِ من رخِ نیکوی حیدر است
محرابِ کعبه ام خمِ ابروی حیدر است

جانم قتیلِ خنجرِ ابروے حیدر است
دل پای بندِ حلقهٔ گیسوی حیدر است

گروند طوقِ طاعتِ حیدر بگردنم
جان و دلم سرِ قدِ دلجوی حیدر است

جان علی ست قوتِ بازوی مصطفیٰ
روحِ رسول قوتِ بازوی حیدر است

زانرو بشیر که عشقِ علی داده اند دوش
جانم فدای خاکِ رهِ کوے حیدرؓ است

مه جبینم که شاهدِ شهر است
قائم اللیل و صائم الدهر است

لبِ او بهرِ ماست آبِ حیات
بهرِ اعدا محبتش زهر است

جان بر نقشِ پای او قربان
بخششِ عاصیان که در مهر است

از برای سیاهیِ عصیان
هر دو چشم بصورتِ نهر است

پیشِ او مثلِ آفتابِ جهان
روشن اخفا و قلبی و جهر است

داند او مرگ همچو آبِ حیات
هر کسی را از هجرِ او بهر است

زہے قسمت بشیر که سرورِ ما
شافعِ حشر و دافعِ قهر است

ناوکِ غم از کمانِ دیگر است
هر دم از ما امتحانِ دیگر است

خطرهای ماسوا را بار نیست
دارِ دل را پاسبانِ دیگر است

گوشِ دل باید ترا تا بشنوی
حالِ غم را داستانِ دیگر است

علم ایشانست ایشان را حجاب
علمِ حق در عالمان دیگر است

نحنُ اَقربُ را بود شرحِ دگر
کنتُ کنزاً را بیانِ دیگر است

تا نگری بین جمال یار را — هر زمان با حسن و شان دیگر است

بوم صحرائی نباشد زینهار — مرغ دل را آشیان دیگر است

اے بشر تو بنده خاموش باش

ز انکه او از رهروان دیگر است

ردیف الراء

گنهگارم گنهگارم گنه گار — الٰه العالمین هستی تو غفار

اگرچه مشتهرم شد می پرستی — نه میخوارم نه میخوارم نه میخوار

متاع نیک هر دکان که باشد — خریدارم خریدارم خریدار

بجست و جوی آن رنگین بهر رنگ — بسی خوارم بسی خوارم بسی خوار

بدام زلف عنبر بوی آن ماه — گرفتارم گرفتارم گرفتار

بکار یارم و از کارها دور — نه بیکارم نه بیکارم نه بیکار

اگرچه زارم از جور تو لیکن — نه بیزارم نه بیزارم نه بیزار

سر از گفتار حق پیش خردمند — سر دارم سر دارم سر دار

خداوندا ز بار فسق و عصیان — گرانبارم گرانبارم گرانبار

بحمد الله و المنه که زین دیر — سبکسارم سبکسارم سبکسار

بشر افتاده ام جاے که آنجا

کسی یاری مددگاری نه غمخوار

ردیف المیم

من دوستدار دشمن اعدای حیدرم
من دشمن عدوی احبای حیدرم

من لعن میکنم به عدوی علی مدام
چون قید دام حب و تمنای حیدرم

ای شیخ بهر بخشش جرم و خطا مپرس
روز جزا بس است تولای حیدرم

در جان و دل ولای وصی محمد است
من از الست عاشق شیدای حیدرم

واعظ مرا گذار من الحور و القصور
مستغنی از دو کون به پروای حیدرم

پروانه ساخت شمع رخ شبیر یا
مستانه گرد نرگس شهلای حیدرم

ویرانه ایست خلد بشیر بی جمال دوست
باشد بجای نیز تمنای حیدرم

نه مثل زاهدان پرهیزگارم
نه شکل برهمن زنار دارم

بعالم نیست چون از هیچکس کار
مرا بس میکند پروردگارم

بهر مشکل بهر درد و بهر رنج
بجز پروردگارم نیست یارم

ندارم یار غاری آشنائے
که گویم حال جان بیقرارم

به شکل آئنه حیرانم ای یار
ندانم شد کجا صبر و قرارم

چگونه همدمے آید بدستم
کجا دستم کجا دامان یارم

ایا حال پریشانم چه پرسی
یکے دل رنج و غم صدگونه دارم

چه پرسی مهربان من چه پرسی
بجز غم آشنا دیگر ندارم

بشیر از تو چه گویم من کدامم
غریبم کشته نیم خاکسارم

ردیف الواو

دلبر مه لقای من جان و دلم فدای تو — شاهد خوش ادای من جان و دلم فدای تو

راحت جان عالمی باعث عیش و خرمی — درد و شدی برای من جان و دلم فدای تو

ای غم تو نصیب من حسن رخت حبیب من — درد تو شد دوای من جان و دلم فدای تو

روی تو غیرت چمن زلف تو نافهٔ ختن — عیش دگر بلای من جان و دلم فدای تو

سیدنا معین دین مرشدنا معین دین — هادی و پیشوای من جان و دلم فدای تو

گر تو بگوئی پیش حق نیست عجب بمستحق
هست بشیر گدای من جان و دلم فدای تو

برده دلم ادای تو جان و دلم فدای تو — جان و دلم فدای تو جان و دلم فدای تو

جور و جفا و رنج و غم اینهمه آفت ای صنم — میکشم از برای تو جان و دلم فدای تو

ای بت غیرت قمر برد دلم بیک نظر — نرگس سرمه سای تو جان و دلم فدای تو

حسن بتان مه جبین نامده سرو نازنین — در نظرم سوای تو جان و دلم فدای تو

غیرت خلد کوی تو نافهٔ مشک موی تو — رشک قمر لقای تو جان و دلم فدای تو

نیر برج عارفین سرو حدیقهٔ یقین — شاهد دل ولای تو جان و دلم فدای تو

مرشدنا معین دین یک نظری بمن ببین
هست بشیر گدای تو جان و دلم فدای تو

یا محمد چون نه بینم سوی تو — هست روی حق رخ نیکوی تو

قبلهٔ ارباب معنی روی تو — طاق بیت الله خم ابروی تو

معنی لفظ هو الله روی تو — هست بیت حمد حق ابروی تو

دعوت اسلام رویت میدهد — کفر تلقین میکند هندوی تو

یارسول اللہ بیاید در نظر — ہیچ شئے خالی ز حسن روی تو
قامت تو سرو گلزار جنان — سنبل باغ ارم گیسوے تو
ہر دو عالم مثل تن تو ہمچو جان — ہست عالم پر ز ہای وہوے تو
سینہ پر دارم ز عشقت یارسول — زان ہمی آید ز خونم بوے تو
ہمچو بر گل بلبل بے خانمان — شد دل شیدای من بر بوی تو
حق تعالی خواند چون خلق عظیم — باد جان و دل فدا بر خوے تو
آرزوی مسکن اندر دل مراست — جنت الفردوس بینم کوے تو

من رآنی ہست در چشم بشر
روی حق بینم چو بینم روے تو

زہی شان جناب قطب عالم غوث صمدانی — امیر کشور توحید و شاہ ملک عرفانی
ولی واقف اسرار مطلق شیخ عبدالحق — بحق ہمچو حق گوی حق بینی و حق دانی و حق خوانی
دُر دریای توفیق و چراغ جادۂ تحقیق — باوصاف احد موصوف و مسجود ہر انسانی
انیس بیکس و غمخوار بیدل دستگیر من — بساحل افگن چون من غریق بحر عصیانی
پناہ بی امان ظل الٰہی شان بیچونی — قرار بیقرار دل دوامی دردمندانی

بیان قل ہو اللہ احد آمد بشر ذاتش
یکی گوئی یکی بینی یکی دانی یکے خوانی

متفرقات

در عشق تو شد نامم مشہور برسوائی — مُردم بفراق تو اے دلبر ہرجائی
گر بر سر بالینم در نزع بیت نفسے آئی — کن بر سر تابوتم یک جلوہ برعنائی

ای درلب لعل تو اعجاز مسیحائی

همشکل مه تابان دیدیم چو روی تو — بستیم دل خود را اندر سر موی تو
ای رشک ده بستان دیدیم چو روی تو — کردیم ز خون خود آرایش کوی تو

داری خبری یا نی اے محو خود آرائی

ای مهر درخشانم این نیست ترا شایان — بی فکر چنان بودن از حالت مشتاقان
یا پیر معین الدین خاموش مه تابان — دیگر چه طمع داری از عاشق بیسامان

عقل و دل و دین بر روی هم تاب توانائی

شد صبر و قرار از دل ای محرم راز حق — فریاد بلب دارم من بیتو گریبان شق
از راه عنایات و لطف و کرم ای مشفق — کن پاک بدست خود اشک مژه عاشق

گر دست دهد فرصت از مقنعه پیرائی

من بی تو فدا باشم تو مائل اغیاری — ای دلبر من نبود این شرط وفاداری
از حال لبشر شاها تو خوب خبر داری — غیر از تو امیری نی پیش که کند زاری

بیچاره قتیل تو ای کافر ترسائی

مخمس

در هجر توام غمگین یا غوث محی الدین — بنما ای لب رنگین یا غوث محی الدین
آن کو که دهد تسکین یا غوث محی الدین — جز تو بمن غمگین یا غوث محی الدین

یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین

در هجر تو شد شاها صبر از دل و دل از من — آتش زهوا بر شد آب از گل و گل از من

من منفعلم از خود شد زیست خجل از من	صورت ز وجود آشفت عکس آن ز طل و ظل از من
یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین	
شد در غم تو شاها جان از تن و تن از من	غم یار شد و عشرت شد عهد شکن از من
از شهر دکن دورم دور است دکن از من	من از وطن افتادم افتاد وطن از من
یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین	
بر بود خیال تو تسکین دل ما را	از بهر خدا بنگر حال دل شیدا را
جان بے تو بلب آمد بنما رخ زیبا را	وز بهر خدا بنما اعجاز مسیحا را
یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین	
محتاج تو می بینم شاهان و سلاطین را	شد ذات تو ماوای درویش و مساکین را
بین حال مرا بر کن وا چشم خدا بین را	غیر تو بکه گویم حال دل غمگین را
یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین	
یا غوث چنان پر کن یک ساغر صهبا را	بینیم دران مستی بر فرق جهان پا را
از ما همه یکسو کن این جمله تماشا را	از قید خودی برهان برگیر ز ما ما را
یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین	
چون عزم کند بیرون جان از تن من غمگین	امید ز تو دارم کائی بسر بالین
دست کرم خود را ابنهی بدل مسکین	باشد که بود آندم بس ورد زبانم این
یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین	
من بر تو فدا باشم تو مائل اغیاری	یا غوث محی الدین این نیست وفاداری
از حال بشیر شاها تو خوب خبر داری	غیر از تو ندارم پیش که کنم زاری

یا غوث محی الدین یا غوث محی الدین

نا تمام

یا علی شیر خدا قوت یزدان مددے ‌ ‌ ‌ کعبۂ دین مددے قبلۂ ایمان مددے
سخت حیرانم و احوال پریشان مددے ‌ ‌ ‌ رحم فرما بمن بیسر و سامان مددے
یا علی ہست مرا عقدۂ مالاینحل ‌ ‌ ‌ نیست جز تو بخدا یا شہ مردان مددے
منکہ بے تو نشدم مائل روے دیگر ‌ ‌ ‌ چشم بکشا بمن حال پریشان مددے

دیگر

دی چون شراب زاہد ایزد پرست خورد ‌ ‌ ‌ بسیار خوب شد بت کہنہ شکست خورد
شکر خدا ہمای غم عشق بعد مرگ ‌ ‌ ‌ از بہر استخوان من آمد نشست خورد
ہمت بلند می طلبد عشق وصل یار ‌ ‌ ‌ ورنہ درین مقام چہ بالا چہ پست خورد
شد نفس بد نہاد صداقت شعار دوست ‌ ‌ ‌ برروی خویشتن چو زد تیز دست خورد

چون مست در زمانہ نگردد بشر کہ او
دانم شراب عشق ز روز الست خورد

ترجیع بند

ز وحدت چون بکثرت بادشاہ بحر و بر آمد ‌ ‌ ‌ نبی و حیدر صفدر دو چشم و یک نظر آمد
بہ بحر صورت و معنی بد و جسم و بدو قالب یک ‌ ‌ ‌ نبی مثل صدف آمد علی مثل گہر آمد
علی شد نائب احمد بحکم خالق بیچون ‌ ‌ ‌ منیبش ذات پاک حضرت خیر البشر آمد
بہ برج قدرت خالق تعالی اللہ ید اللہ ‌ ‌ ‌ نبی مانند شمس آمد علی مثل قمر آمد

نعیم و ناعم و منعم علیم و اعلم و عالم　　نصیر و ناصر و یاور علیؑ فتح و ظفر آمد
به برج ممکنات اینک بیک سیرت بدو صورت　　حکیم و حاکم و غالب بشمشیر دو سر آمد
سلیم و سالم و مسلم قسیم النار و الکوثر　　علیؑ افضل علیؑ بهتر زهر فرد بشر آمد
علیؓ در جسم عالم جان و در چشم جهان نور است　　علیؓ در بحر در آمد چو لعل اندر حجر آمد
همه فیضان و نعمتها همه انوار باطنها　　ز احمدؐ آن همه در ذات حیدر سر بسر آمد
صفی و صوفی و صافی و فی حیدر صفدر　　امام جنی و النسی بشهر علم در آمد
بجنگ مدعی بیدین ملک نصر من الله خواند　　علیؓ بر کافران شمشیر و با مومن سپر آمد
علیؓ شد دستگیر دو جهان در جمله مشکلها　　علیؓ مشکلکشا از بهر هر بی بال و پر آمد
زهی عزت زهی عظمت زهی شوکت زهی صولت　　ملائک خواند نصرت چون علیؓ در بدر در آمد

علیؑ حبه جنه قسیم النار و الجنه
وصی المصطفیؐ حقا امام الانس و الجنه

زهی سلطان بحر و بر امیر المومنین حیدر　　وصی شافع محشر امام المتقین حیدر
قسیم النار و الکوثر برای یار و اغیار است　　تعالی الله زهی مقبول رب العالمین حیدر
ید الله فوق ایدیهم بود شان ولی الله　　وزیر خاص احمدؐ افتخار الاولین حیدر
به بحر کنت کنز آگشت باذات نبی پیوند　　که موج اول آمد بود گرداب پسین حیدر
علی چون با محمدؐ گفت رب از وی هویدا شد　　ببین این نکته باریک شان بهترین حیدر
هنوز آدم وجود خود ز آب و گل نیاورده　　کلامی چند می آموخت با روح الامین حیدر
ز بعد احمدؐ مختار هر چه هست حیدر هست　　زمان حیدر زمین حیدر مکان حیدر مکین حیدر
نبی نگذاشت حیدر را میان لیلة الاسریٰ　　بجز حق کس نبود آنجا ولیکن همنشین حیدر

عیانست از دو چشم جادوش سحر قضا نگر　　وصی جانشین رحمة للعالمین حیدر
هو الاول هو الآخر هو الباطن هو الظاهر　　هو الفانی هو الباقی چنان حیدر چنین حیدر
ملک نور علی نور ندا کردند چون دیدند　　ید وش احمد بی میم ختم المرسلین حیدر
گرفتار خم گیسوی خلق حیدری هستم　　مرا صیاد مرغ دل بزلف عنبرین حیدر
مرا روز ازل تقدیر شد حب و ولای او　　نمیدانم دگر چون گشت نقش دلنشین حیدر

عَلِیٌّ حُبُّهُ جُنَّةٌ قَسِیمُ النَّارِ وَالْجَنَّةِ
وَصِیُّ الْمُصْطَفَی حَقًّا اِمَامُ الْاِنْسِ وَالْجِنَّةِ

ظهور خلق ذات احمد بی میم شد حیدر　　ستون خانهٔ دین محمد حیدر صفدر
وجود حیدر صفدر بباغ دین پیغمبر　　علی نخل و علی گلها علی شاخ است و برگ و بر
وجود حیدر صفدر بملک دین پیغمبر　　علی سقف و علی مسجد علی محراب و هم منبر
علی عرش و علی کرسی علی فرشی علی عرشی　　علی شمس و علی بدر و علی افلاک و هم اختر
علی گنج است با مومن علی رنج است با کافر　　علی دریای بی پایان علی بحر و علی گوهر
علی آمد وجود حق علی آمد شهود حق　　علی آمد نمود حق علی در دشت شیر نر
علی باذل علی عادل علی کامل علی واصل　　علی مهدی علی هادی علی مرشد علی رهبر
علی آمد چو جان من علی چون دیدگان من　　علی آمد زبان من علی ایمان را چون سر
علی چون کان جود آمد بعالم حق نمود آمد　　علی آب است و هم شهد است علی شیر است و هم شکر
بهر افسرده و غمگین بهر رنجور و هر بیکس　　علی غمخوار و هم مونس علی یار است و هم یاور
علی حبه جنة بحق مخلص خالص　　قسیم النار و الجنة بحق مومن و کافر
وصی المصطفی حقا بغیر از شبه و شک لاریب　　امام الانس و الجنة علی باطن علی اظهر

غیاث المستغیثین یا علی ابن ابی طالب | بحشر میشود حاضر کشیرم نظم خود دریر

علیؑ حبہ جنۃ قسیم النار والجنۃ
وصی المصطفی حقا امام الانس والجنۃ

ترجیع بند

الا ای معدن اسرار وحدت | مطرا از رخت گلزار وحدت
الا ای دُرِّ بحر کُنتُ کنزا | بکثرت آمدی اظہار وحدت
بلطف جنبش آن لعل رنگین | بعالم گرم شد بازار وحدت
حکیما میرسد از لطف والا | بصحت ہر یکے بیمار وحدت
معین الدین چشتی شاہ خاموش | شہ کون و مکان سالار وحدت
ازان روزیکہ دیدم نقش رویت | نماندہ با کسے تکرار وحدت
بلطف یک نگاہت بادشاہا | بدل شد جلوہ گر انوار وحدت
نباشم در جہان چون مست و سرشار | کہ دارم مثل تو خمار وحدت
بکثرت آمدی لاریب فیہا | بہر یک صورتے ازدار وحدت

ندانم کیستی بر شکل آدم
معین الدین یا مسجود عالم

الا ای رہبر راہ شریعت | الا ای ہادیِ رسم طریقت
الا اے نیر برج حقیقت | الا ای گوہر دریاے وحدت
چراغ خاندان چشت و صابر | منور ہر دو عالم از جلالت

شه سید معین الدین خاموش
مرا شام و سحر بس ورد نامست

حدیث قدسی من قول اقدس
کلام الله مید انم کلامست

بشر یک بلبل شیدا است شاها
تو باشی گل به گلزار ولایت

ترا ای گوهر دریای معنی
خدا دارد سلامت با کرامت

زهی حسن و جمال خلق والا
که هر کس بی درم گردد غلامت

بچشم دل ترا هر کس که دیده
بلا تکرار گفت از روی حیرت

ندانم کیستی بر شکل آدم
معین الدین یا مسجود عالم

فراق یار دل را کرد داغم
بیا ساقی ز می پر کن ایاغم

بود بی شمع بر مدفن چراغم
خوشا یک داغ دل از صد چراغم

بسی گل خورده ام بر دل بهجرت
زمانی سیر کن در خانه باغم

کدامم از کجا یا رب درین دیر
بیک عمری که دل جوید سراغم

چو غم در هجر شد یارم از آن رو
مرا هم گشت پیدا راه باغم

اسیر عشقم ای ناصح ندانم
گر از شادی تو میخوانی کراغم

رهان از قید این و آن الهی
بده از ما و من یا رب فراغم

چرا سودای تو در سر نباشد
شمیم زلف هست اندر دماغم

بیا در کلبهٔ احزان عاشق
بکن روشن ز نور خود چراغم

ندانم کیستی بر شکل آدم
معین الدین یا مسجود عالم

دلم بر بوی تو یا شاه خاموش — بشد در کوی تو یا شاه خاموش

بیکدم گشت شاه هر دو عالم — گدای کوی تو یا شاه خاموش

بغیر از تیغ و خنجر گشت اکنون — مرا ابروی تو یا شاهِ خاموش

تمنای دگر در دل نماند — چو دیدم روی تو یا شاهِ خاموش

بدامی جمله عالم قید کرده — زهی خوشخوی تو یا شاهِ خاموش

همه بینند سوی دلبر خویش — دلِ من سوی تو یا شاهِ خاموش

بیک دیدن مرا زنجیر باشد — خم گیسوی تو یا شاهِ خاموش

ز باغ هشت جنت برتر آمد — مرا مشکوی تو یا شاهِ خاموش

هلال عید گو یدگر ببیند — خم ابروی تو یا شاهِ خاموش

ندانم کیستی بر شکل آدم
معین الدین یا مسجود عالم

نخواهم دین و هم دنیا نخواهم — ترا خواهم دگر اصلا نخواهم

سگ کوی تو بودن از همه به — نخواهم جنت الماوی نخواهم

مراده عزتِ داغِ غلامی — نخواهم افسر دارا نخواهم

بده جایم بزیر سایهٔ خویش — مقامِ عالمِ بالا نخواهم

معین الحق معین الدین خاموش — ترا خواهم دگر کس را نخواهم

بجز آه و فغان در آرزویت — برنگِ بلبل شیدا نخواهم

مرا بس بوی زلف عنبرینت — نخواهم عنبر سارا نخواهم

ببین بر حال زارم بادشاها — به هجرت زیستن اصلا نخواهم

سر سودای خود ده دستگیرا | بذات حق دگر سودا نخواهم

ندانم کیستی بر شکل آدم
معین الدین یا مسجود عالم

دل دانای من دیوانهٔ تو | به شمع حسن شد پروانهٔ تو
خدا را یافتم در خانهٔ دل | چو کردم کعبه را بتخانهٔ تو
بیک دیدن فدا گشتم بصد جان | زهی آن غمزهٔ جانانهٔ تو
بیا یکدم خدا را کن قراری | که دارم دیده و دل خانهٔ تو
کجا این بندهٔ درویش صورت | ق | کجا آن مجلس شاهانهٔ تو
مگر این هم مرا بس بادشاها | که باشد بر زبان افسانهٔ تو
همین گویند مرا از یار و اغیار | ق | به عشق نرگس مستانهٔ تو
بنامش داده جان آفرین باد | بشر بر همت مردانهٔ تو
چو روی تست شمع نور ایمان | نمانم پس چسان پروانهٔ تو

ندانم کیستی بر شکل آدم
معین الدین یا مسجود عالم

نیم مائل به عز و جاه دنیا | نیم مفتون به نعمت های عقبی
پی حسن و جمال یوسف مصر | نیم شوریده سر مثل زلیخا
ندارم طوق در گردن چو قمری | نیم عاشق به ناز سرو رعنا
بحسن روی شمع محفل ایجان | نیم من شیفته پروانه آسا
بسان بلبل شیدا نیم من | درین گلشن برای حسن گلها

نیم مجنون که بهر وصل لیلی / بسازم مسکن خود کوه و صحرا
نیم آن کوهکن کز بهر شیرین / بجان خود کشیم رنج و المها
الهی کرده ام من قبلهٔ جان / معین الدین چشتی صابری را
سگ کوی شهٔ خاموش گردان / بشیر آسا مدامم دار گویا

ندانم کیستی بر شکل آدم
معین الدین یا مسجود عالم

غزل

بنام عشق کتا نام ذو المنن باقیست / بروزگار ز نام و نشان من باقیست
اگرچه سوخته گشتم برنگ پروانه / هنوز سوز دل ای شمع انجمن باقیست
ز دست عشق بجان در رسیدم و اکنون / بمردم آرزوی مرگ در کفن باقیست
جهان ز من شد و من از جهان چه بوالعجبیست / خیال و از نشان زیر پیرهن باقیست
مپرس نام و نشان من اندرین عالم / ز بی نشان چو بعالم نشان من باقیست
بهار رفت و خزان رو نمود لیک بسر / هوای سیر جوانان گلبدن باقیست

غلام حضرت خاموشم ای بشیر بخدا
میان جان و دلم ذوق این سخن باقیست

قصیده

کیست ایندم بجهان مرتبه دان فقرا / کیست ایندم بجهان رتبه شناس شرفا
کیست ایندم بجهان نخل گلستان شرف / کیست ایندم بجهان صاحب اخلاص و وفا

کیست ایندم بجهان نیر برج اکرام	کیست ایندم بجهان مهر کرم ابر سخا
کیست ایندم بجهان معدن لطف احسان	کیست ایندم بجهان گوهر دریای وفا
کیست ایندم بجهان نخل گلستان شرف	کیست ایندم بر شاخ شجر حلم و حیا
کیست ایندم بجهان مهر سپهر اقبال	کیست ایندم بجهان رونق بزم امرا
کیست ایندم که بود سایه نشینش خورشید	ابر پیش کرمش پیش قمر هیچو سها
نام آن قطب زمان شاه معین الدین ست	ابن شاهِ شهدا بود بخلق حسنی
شاهِ خاموش لقب ساکن حیدرآباد	تاب خورشید جمال شهِ مکی مدنی
بست آن شاه چو از دار رفنا رخت سفر	اے بشیر کرد همه خلق جهان سینه زنی

سال تاریخ وفات شه عالی درجات
گفت هاتف شده خاموش چراغ دکنی

۸ ۱۳۰۰ھ

تاریخ کدخدائی میان محمد نصیر خان صاحب جیٹن مرحوم

زهی خان والا محمد نصیر	امیر کبیر و محب فقیر
بانعام و اکرام ممدوح خلق	بخلق نکو بابِ مفتوح خلق
جوان بخت و ذیجاه و روشن نفس	کسان را همین قدردان است و بس
چو شد کدخدائی آن مه جبین	بشیر هاتفی گفت با من چنین

بگو با سر و پائے محمد حبیب
که نصرٌ من الله فتحٌ قریب

۱۲ ۷۶ھ

تاریخ رحلت نواب بهادر خان بهادر والی جوناگڈھ ہا

بروز کاف والف از جمادی الثانی　　به غین و شین و به واو به جیم سال روان
به عین عهد شباب آن رئیس جوناگڈه　　بروز جمعه بحکم خدای هر دو جهان

بمرگ خویش بقلب زمانه داغ نهاد
دریغ درد که رفت از جهان بهادر خان
۹ ۱۳ ھ

تاریخ تولد پسر آسمان جاه بهادر

نوگل باغ امیر اکبر عالی وقار　　گوهر دریای مکنت مهر برج اقتدار

مصرعهٔ سال تولد گفت هاتف ای بشر
آفتاب آسمان جاه و دولت پایدار

هر شخص چنین چرا نگوید که بشر　　می داشت بهر کلام لاف و افر
می گفت که لا اله الا الله　　گوید کافر و گر نگوید کافر

قطعه

قطعه

ای شهنشاه رسل شافع محشر مددی　　بهر زهراو پی حیدر صفدر مددی
من غریب الوطنم بیکس و بی یار و دیار　　بهر شبر پی شبیر و مشبر مددی

قطعه

آنانکه لاف کشف زنند آن همه زنند　　مردان بفرق کشف همه کفش می زنند
چون من مقیم میکده و رند مشربم　　زین اهل زهد و توبه طامات بد ظنند

قطعهٔ تاریخ وصال حضرت پیر و مرشد جناب سید شاه معین الدین حسینی عرف شاه خاموش صاحب قدس سره

زهے ذاتِ پاکش که آمد برش	بیک دیدنش نقد دل یافت مُفت
بهر سر زمینے که شد منزلش	از ان خاک آخر چه گلها شگفت
زهے شان والا که هر اهل دل	بنوک مژه خاکِ درگاه رُفت
گر اهل زبانے بخدمت رسد	بسلک ثنائش گهرها سُفت
بخلق و کرامات آن قطب هند	یکے بود با خود نه همتاشت جفت
زهے لطف چشمش که بیدار شد	بیک دیدنش بخت بسیار خفت
چو پیوست با دوست آن پاکذات	چو جان در تن از چشم عالم نهفت

بگو هاتفِ غیب سال وصال
حبیب احد شاه خاموش گفت

۸۸ ۱۲ ۶

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY HYDERABAD-1